

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كُوَاْلِعَارِث

# كليد معرفت المعروف بزمه وارثي

مصنف مؤلف

جناب آخاچ حضرت مهتاب شاه وارثي مدظلله العالى

محمد مواتيان شهرگونده یونپي



امام الفتوح وارثہ ارشدی میں سیدنا حاتم ہراثت میں شاہ قدس سرہ المخرج



حضرت سید عبد السلام  
عرف میان بالکا رحمتہ  
الله علیہ کر جاذب سے  
کتب وارثہ کی بہ  
بینہرین کاوش کی گئی جو  
کہ ایک سفید پوش  
گردے بین ایسے وقت کے  
کامل ترین عالم با عمل  
ولی فقیر جو داخل  
سلسلہ حضرت عبداللہ  
شاه شہید رحمتہ اللہ  
علیہ سے بین لکھ اسٹار  
صدر کراچی میں ان کا  
مزارت ہے

بہ کام وارت پاک علام  
تو از عظمہ اللہ ذکرہ کیے  
حکم پر کیا گیا اس کام کو  
کوئی وارثی اپنے جانب  
مسوب کر کیے تو بس  
حکم مرشد کا ارتکاب نا  
کرے اگر کوئی بھی  
شخص بہ کہیے کے اس  
ذی بس ذی ایک بنای تو  
مان لیجیے کا کہ بہ  
جهوت بول بیه غلام کا  
کام خلاص کرنا ہے بعض  
مرشد کے حکم کی  
تعمل کرنا ہے ناکہ  
تعریف اور وادہ وائی وصول  
کرنا

برائی مہربانی سب  
وارثوں پر حکم مرشد کی  
اداع لازم ہے جھوت  
بولیے اور وادہ وائی سے پر  
بیز کریں شکریہ

پڑھئے ایسے یہ تحفہ بہت اپنے لازمی  
بھروسہ دو سے یہ مجھت کا سارے

بِاللّٰهِ

جَسْنُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دَرِكٌ لَا تَنْدِيْدٌ فِي قُرْبٍ أَوْ أَقْرَبٍ خَيْرُ الْوَالَّفِينَ

خَوَالِ الْوَارِثَ مَوْلَانَ

# کلیدِ معرفت

= المعرفت =

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مُعَيْنٌ فِي قُلُوبِ عَالِمِيْجَاجِ حَفَرَ مَهْبَّاتَهُ وَارْتَأَ طَلَائِلِ

مُؤْلِفٌ حَلَّهُ مَوَاطِيْسَ الْمُهَرَّجَاتِ زَيْلَلِ

مُؤْلِفٌ حَلَّهُ مَلَقَقَهُ قَمَرَ وَارْشَادِيْسَهُ عَالِيَّهُ دُوَّاهُ شَرِيفِ حَلَّهُ بَارِيَّنِ

بَا هِيَّا مَامِ بِجَابِ الْمَحَاجِ حَفَرَ تَحْيِيْرَ شَاهِ دَارِيَّ صَادِقِ بَلَمْ طَعَنَ قَوْرَاءَ

دَارِيَّ حَفَرَتْ كَلَابَ شَاهِ دَارِيَّ سَاحِنَيْنَ بَلَمْ حَلَقَ قَوْرَاءَ طَرَائِ

آسَانَهُ عَالِيَّهُ دُوَّاهُ شَرِيفِ . صَلَعِيْهِ شَلَعِيْهِ (بَلَمِ)

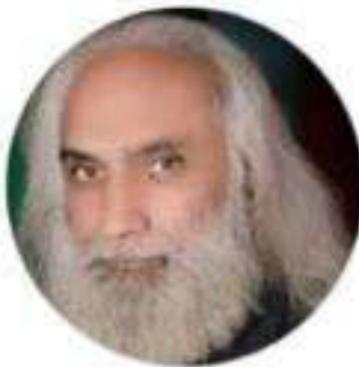
بِالْفَاطِمَةِ

بِيْهِ مُحَمَّدٌ

بِالْعَلِيِّ

مَذَكُورَتِهِ اصْفَرَ مَلِيِّ دَارِيَّ حَلَّهُ مَسِيْحِ شَهْرِ كُوَنَدَهُ (بَلَمِ)

# حوالو ارش



سید راحیل شاہ وارثی الوارث گوال منڈی لاہور  
والے جو دیوبند شریعت کی لائبریری سے نایاب  
کتب وارثیہ لانے اور انکی وجہ سے ہمیں یہ  
کتب میر آمین جیسے جیسے وہ کتب ہمیں ارسال  
کرتے رہیں گے ویسے ہی ہم آپکی خدمت  
اقدس میں پیش کرتے رہیں گے۔ اللہ انکو  
جز ائے خیر عطا فرمائے۔ آمين

نہیں ہے فرق کچھ اہل بہشت و اہل واہش تیں  
کہ ہم اعداد ہیں جو وارثی ہے وہ بہشتیا ہے



نادہ تاریخ

مشکوٰلات شہر وارثی

۱۳۹۲ ہجری

علم اسرار معرفت

۱۳۹۳ ہجری

لشکر طا احوال حکم

۱۹۶۳ علیسوی

صلنے } اصغر علی وارثی محلہ بنگونج شہر گونڈہ (بیوی)   
کے پستانے } ایم رائس وارثی محلہ میواتیان شہر گونڈہ (بیوی پی)

بھج کر کے جو کھجور کے سچی ہیں  
ذہن فتن اگر تلاش کرو مذرا نہ ہو جائے

(۶۸۶)

## هُوَ الْوَارِثُ

### پھر پھر لھڑت

کلیدِ معرفتِ تصنیف کی وارثت کی وجت میں  
خوشاقمت کر یہ رقبوں اپنے دربار دلایت میں

میں کیا، میری شاعری اور مصنفوں نگاری کیا۔ پھر ہی میں ان خواہیں ارادت و تقدیم کی  
کی بناء پر اس اسلامہ کلیدِ معرفت المعرفت بزمِ والیش و مختصر سوانحِ حیاتِ دار شاد انشیں  
آیات و نیز معرضِ حضرات کے اکثر اعترافات اور سوالات کے جوابات کیا پڑے سرکار شہنشاہ  
عرش پائیگا، باری رحقِ حضور امام الادیا علام حضرت مسیح نازدیکی میں زندگانی پاک نام نواز  
اعظم اللہ ذکرہ کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب کر کے ستانے عالیہ کے جمع برائیں مظاہریت  
و نیز جمیع بزرگان و بیان و عزیزان کی خدمت ایزگست میں با مید قبولیت پیش کرتا ہوں۔

پیش تو آور دئے اصل پیش ایسا حضرت  
گر قبول افتدر زبے عز و شرف

حستا بھج کرم

و بھر مہتاب پاہ واری عَلَيْكَ اللّٰهُمَّ إِنِّي

# یَا وَارِسِ شَرِيكَتِهِ

تَقْرِيرٌ لِطَاهِيْجِهِ فَكَرِسَا فَشِيشِيْهِ اَخْتِرِهِ حَسِيرِهِ عَلَوْ اُواْفِيْهِ وَهُوَ مُشِرِّفِهِ مُخْلِعِهِ بَارِهِ (بِنِکِیْهِ)

بِنَامِ اوْ کَرْ آں نَانِے نَوَارِد  
بِهِزَانِے کَرْ خَوانِی سَرِ برَارِد

حضرت تبادلہ نہایت شاہ وارثی صاحب کا حکم ہے کہ میں اس نئی نئی لا جو اب پر لکھوں۔ سمجھو میں  
نہیں آتا کہ کیا لکھوں اور کیسے لکھوں۔ کچھ بہت بھی نہیں پڑتی ہے  
نہ ہر جائے مرکب تو اس تاختن  
کے جایا سپر بید اندا فسترن!

یہ ایک بڑے کے کاوش کا نتیجہ ہے کوئی بڑا ہی اس پر قلم اٹھا سکتا ہے۔ مگر بہر حال  
**اکْسَرْ فَوْقُ الْكَدَبِ۔** مجھے ایسا نظر آ رہا ہے کہ اٹھ۔ اٹھ۔ آدمی، آنساں  
آرائش و غیرہ الفاظ جو انت فروزان سے شروع ہوتے ہیں، زندگی کے یہ از اب  
غیر وحی ہے۔ اللہ خالق کا ہے۔ احمد بن زینی کے سخوارو! آرزوی زندگی کا ظہور  
ہے۔ اور آرائش زندگی کا آئینہ ہے۔

تبکہ شاہ صاحب نے نئی کامیاب مترقبت المعرفت بزم وارثی پیر سائنس  
دارائیش زینی کے وہ بالطفی پہلو انہی شیئے امداد میں پڑھ کر دیے ہیں۔ جن کی بشاری یہ  
وہ ایسے ارجس لعل ہے بہا نعدان جو درختنا بھر کرم تباہ عالم سرکار وارثت کر۔ خلیل احمد  
ذکرہ کی دیات ظاہری سے یہ آئینہ پڑھ کیا ہے۔ اس کو تقریب کر لے کجھے تو کیا کچھے  
اور سمجھے تو کہاں تک سمجھے۔ انتظار ہے کہ شاہ صاحب قبلہ کی یہ حق مشکو نظر نواز  
از اب بصریت ہو کہ سرکار والا تبارکے ذکر جمل کئے ساقو ان کا داش بھی لکھ جائے

جو چاند کے گرد ستاروں کی شال رکھتی ہیں اور یہ کتاب بالاستیاب اَنَا حَسْنٌ وَ نَكْبَرٌ  
مَاقَدَ مُؤْا وَ اَثَارَ هُمَّ کی آئینہ بن جائے۔

باده در جوش است و زمان منتظر	سَاقِيَا خُنْ مَاصَفَادَعْ مَا كَلَّا رُ
در خراباتِ منگار بگذر که هست!	هُر صُرَاجِيْ حِشْنَهُ هُر سَاقِيْ خَضْر
بنده ساتی شوم کز یک قدر	نَكْرَانِ عَشْقَنْ رَاسَازِ دَمَقْر
اے رفیقِ از من مشو غافل کزیت	عَشْقَنْ در فَرْمَادِ دُمْجَنْوُنْ سَخْر

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَ كَفِرْ عَنَّا سِيَاتِنَا وَ تَوْفِيقَنَا مَمْ أَلْأَبْرَارَةُ وَ مَا  
تَوْفِيقِيْ رَأَكَ بِاللَّهِ د

بِهَتَمَهَ

اَخْرَ حَسِينٍ عَلَمْ الْوَالِيْ وَ لِهِ وَ شَرِيفٍ

منلِعْ بارَهْ بَنْجَنْ یوْنِی

مودودی، مذکون الاول سنه، الیزیں سنه

(منظور بر قی پریس کا پنور)

## ہو الوارثۃ الکریم

از خامہ حقیقت نگار مصہور طریقہ سجاوہ نشین حضرت مولانا شاہ آفاق احمد صاحب احمدی صابری حسینی درگاہ روی شریف ضلع بارہ بکی

بھکم مایہ اور کم علم سے حضرت مہتاب شاہ دارثی صاحب کا یہ فرمانا کہ اس کتاب پر کچھ لکھا زبردستی نہیں تو اور کیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب کلیدِ معرفت المعرفت و زم وارثی مصنف نے اپنے پیر و مرشد حضرت حاجی سید وارث علی شاہ صاحب قدس سرہ کے حالات میں لکھے ڈالی ہے۔ مصنف کے انداز تحریر سے انتہائی محبت اور عقیدت کا انہما رہا ہے۔ معرفتیں کو تنبیہ یہ بھی ہو رہی ہے، اور سلسلہ والوں کو خبردار بھی کیا جا رہا ہے کہ یہ بڑوں کی سیراث ہے۔ بگڑنے نہ پائے۔

اعتراف کرنیوالے یہ بات نظر انداز کر جاتے ہیں کہ ہر جماعت زیادتی بھی ہوتی ہیں اور خرابی، نخلیق بھی ہوتے ہیں اور غیر مخلص بھی چھپوٹے ہوئے ہر قسم کے اور ہر انداز کے لوگوں سے جماعت بنیتی ہے۔ اگر کوئی ایک فرد جماعت کے اصولوں کے خلاف چلتا ہے تو پوری جماعت پر اعتراض کرنا حق اور انعامات کے خلاف ہو گی۔

ناظرین اس کتاب کو ادبی پہلو سے زد بھیں بلکہ لکھنے والے کی نیت اور خلوص پر نظر سر رکھیں۔

مالہ پا بند نئے نہیں سہی  
فرما دکی کوئی نئے نہیں سہی

از وکلم فقیو

شاہ آفاق احمد صاحب درگاہ احمدی صابری حسینی پرحاڑی  
ضلع بارہ بکی (یون. پا)

شبانہ عظیم سرہ احمدی طابن  
۲۵ نومبر ۱۹۶۳ء

# تہذیب لطیف

حضرت مولانا اکجاج شاہ غلام مصطفیٰ صاحب دارالشیعہ گنج کا پو

بسم اللہ الرحمن الرحیم • خودہ دفعہ علی رحمة الکریم

یادوارث یا کسی دفعہ

حضرت ہتاب شاہ صاحب دارالشیعہ نے زیرِ نظر کتاب ترتیب دیکر سرکار وارث پاک کی غلامی اور عقیدت مندوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ یعنیا کتاب معقول عام ہوگی اور رب کریم جسرا عظیم عطا فرمائیگا۔

شاہ صاحب موصوف سرکار تالمیم پناہ کے دیوانے ہیں اور دیوانے تقدیر و تبرہرے سے بے نیاز ہوتے ہیں اور کسی اصول و قواعد کے پابند نہیں ہوتے۔ لہذا اس کتاب کو ادبی، علمی، صرفی، خوبی، تاریخی، ملکی فلسفی، معنوی، بیان کے نقطہ نظر سے لاحظہ نہ کیا جائے ز کسی نکتہ جسی کی کوشش کی جائے۔ اہل عقل و فہم کو اکثر نظر ادا نہ پائیں اختیار کرنا پڑتا ہے۔

شاہ صاحب موصوف کا سب وجد کہیں کہیں سخت ہو گیا ہے اور اسکے لئے شاہ صاحب قطعاً معذور ہیں۔ اسلئے کہ جب آگ لگائی جاتی ہے تو پھر اسے جلنے سے کوئی رک نہیں سکتا۔ جب حضیرہ باسے تو پھر اسے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

مجھے کتاب مکو رکنے کے لئے پہلوتے کوئی تعلق ہے نہیں نے پوری کتاب کا سلسلہ کیا ہے صرف اس سلسلہ سے، اصل میں شاہ صاحب موصوف نے سلسلہ غالیہ دار شیعہ کی بوندیت کی بہبود اور اس سلسلہ میں جو کارنامہ انجام دیا ہے اسی مقتضد و مفہوم کی تائید و تکمیل کے لئے یہ چند سطریں پیش کر رہا ہوں۔

گرتوں افسوس دز ہے عز و شرف

اعترض

سلسلہ وارثیہ میں ای صرکار دعا زاد اللہ بنور باللہ رضا بازیز ہے۔ اسلئے کہ سرکار وارث پاک نے کسی کو خلیفہ  
نہیں مقرر کیا بلکہ یوں فرمایا کہ عاشقون بنا کوئی خلیفہ نہیں ہوتا۔

### جواب

۱. معتبر افسن اعتراف کر دیا ہے کہ سرکار نے کسی کو خلیفہ نہیں مقرر کیا۔ جب بھی سلسلہ وارثیہ میں  
بیت یقیناً باز و درست ہے۔ اور ناکش برہن معتبر افسن کا قول غلط ہے۔

۲. معتبر افسن کا یہ قول ہی غلط ہے کہ سرکار عالم پناہ نے کسی کو خلیفہ نہیں مقرر کیا۔ جانشینی یا سجادہ نشینی  
کی نفعی فرمائی ہے۔ جانشینی کی نفعی سے خلافت کی نفعی نہیں ہوتی۔

۳. معتبر افسن اعتراف کرنے کے لئے اعتراف کرتا ہے۔ حسد کے جذبات سے مغلوب ہو کر اعتراف کر لے ہے  
اعتراف میں تحریک کا پہلو نہ تھا ہے۔ حقیقت تحقیق کرتا ہے اور تحقیق میں تغیر کا پلہو ہوتا ہے۔  
دیکھنے والے جب دیکھتے ہیں کہ کوئی تنظیر نہیں کوئی پروگریڈ نہیں کوئی شودناش نہیں۔ پھر بھی  
یہ سلسلہ ترقی کر رہا ہے تو حسد کی آگ میں جل کر اول نول بکنا شروع کر دیتے ہیں کچھ نہیں تو یہی معتبر افسن  
کر راحبکی کوئی تجیہت نہیں۔

### خلافت

اہمیت نامنیکث ہے کہ اب تم اس بات کے اب ہو کر ہماری بلکہ پر اگر ہمارے زادش انجام دو

### خلافت اور سجادہ نشینی

رونوں میں فرق ہے۔ سجادہ نشینی آستانے کے نظام و نسخ کو ہر حیثیت سے ہر قدر دیکھنے کے لئے  
ہوتی ہے اور خلافت اجازت بیعت ہے۔

سرکار وارث پاک نے سجادگی کی نفعی فرمائی خلافت کی نہیں۔

### رِجْلَةُ خِلَافَتٍ مَرْوَجَهُ

کی نہ کوئی خاص اہمیت ہے نہ اس کا کوئی خاص طریقہ مقرر ہے۔ کوئی لگھ کر سند دیتا ہے کوئی عمرہ بامضتا ہے، کوئی ٹوپی یار وال دیتا ہے۔ سیرے سرکار عالم پناہ احرام شریف رحمت فرمائے خلافت عطا فرماتے تھے۔ پھر دستیخن کا یہ کہنا کہ خلافت نہیں دی کہاں تک حق بجا نہ ہو گا۔

### سُرْكَار کی دینیت کا زر ال انداز

جو بھی دیکھ لے وہ نیڑا مردی۔ جس کو بچھے سے محبت ہے وہ نیڑا مردی۔ جو احرام پکڑ لے وہ نیڑا مردی۔ کسی بچھے کو آغوش سیالیا فرمایا یہ نیڑا مردی۔ خواب تیر بھی دینیت کے دانوں تھے ہیں۔

### خِلَافَتٌ كَارِثَةُ الْأَنْدَازٍ

اکثر احرام پوش فقروں کے سامنے فرمایا ہے کہ یہ ہاقد مرد ایسی ہاقد ہے۔ اسی بناء پر احمد بن پوسٹ فقیر اپنے کو دستیخن بناتے ہیں، اور مردی سرکار ہکا کما کر رہے ہیں۔

### رَسْمِيٌّ خِلَافَتٌ ضَرُورُكِيٌّ نَهِيٌّ

اہمیت راشراست مرشد ہی خلافت ہے۔ خلافت کے لئے یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ خود خلیفہ ایسا ہو تو اسے کو بعد صحن متعلقین دو سلیمان خلیفہ منتسب کر لیتے ہیں۔ حضرت مسیونا ابوکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتخاب بند کیا ہوا ہے۔

اگر رسمی خلافت ضروری ہوتی تو مولا نے کائنات کا خلافت نامہ شائع ہوتا، کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مولائے کائنات میڈنا علی مرتفعے صحن افسد عنہ کو خلافت رسمی مردجہ عطا فرمائی۔ نہ خبر اسی ٹھیکانے تکواران سے یہ بازو مرے آزمئے

ہوئے ہیں۔ تو بر بنائے اعتراف صورتیں سلسلہ قادریہ و سلسلہ چشتیہ کی بینت بھی چونکہ باتفاق رسمی ناجائز ہوئی چاہئے۔

میر خدیں کو معلوم ہونا چاہئے کہ سلسلہ دار شریہ کا دار و مدار محبت پر ہے اور محبت کسی انسوں و قواعد کو برداشت نہیں کر سکتا۔ لہذا اہل محبت کو نہ چھپڑیے آپ رسمی اصول و قواعد پر بندھ رہے اور رامیوں کو آزاد رہنے دیجئے

رند خسرا ب حال کو زاہر نہ چھپڑ تو
تجھ کو پرالی کیا پڑھی اپنی نبیر تو

وارثی کو اپنی آزادی میں استوار رہنے دیجئے۔ آپ تید و پابندی میں نہ رہئے۔ بلا وجہ کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں۔

بہر حال سلسلہ قائلہ دار شریہ اپنی جگہ پر صحیح اور ذر عرت اور مکمل ہے۔ غاثت ان دارثی ان کے دشمن کے میر نہ آئے۔ مخفیوں بالآخر شفاقت کے اعلیٰ نزد، کے لئے کافی دوافی ہے میر خدیں کے لئے دفتر فائز فائز ناکانی سپردیں

درست کا تذکرہ دلیل و قریب اور آنحضرت سیدنا ابو ارشاد

## فقیر غلام مصطفیٰ وارثی

دانش اسلامیہ احمدیہ احمدیہ

۱۰۵/۲۰۹  
۱۰۵/۱۰۵

۳۰ نومبر ۱۹۶۴ء

در دارَث کا اک اویں گدا ہنا سب دیوانہ  
مرہ مخانہ اعْرَفَانٍ پھرا کرتا۔ سب مخانہ  
ہزاروں یوں تو ہیں عشاوقی بزم در ان شانہ میں  
صرگاس شش دیوبند پورہ یہ سمجھے قبرانہ پر دارَث



در منزل عشقت نہ بود منبع فرانغ  
جز آتش عشقت نہ بود قلب حاشی  
گنجید دریں سینہ توی پردہ شیخی  
لشہ زیک جلوہ بدھ گاہ سُرائی



ضیب بجہ کو جو عشق رسول ہر بائی  
تو سر پر رحمت حق کا نزول ہر جائے  
ظفیل دارِ شریع عالم پناہ لے ہتا سب  
صحیح یقین ہے یہ تحفہ قبول ہو جائے



رسول ایں اس قدر یاد آیں  
محبت کے جذبات اتنا ستائیں  
دیستے پہنچ کر دیستے کے اندر  
تمذا ہے تم راستہ بھول جائیں



مرے پا تھیں دامنِ داری ہے  
جس شاید دارث کے درج تھی ہے  
ہے مجھ و م دارث کا جو خدمتی ہے  
خلا میں جو آگیا وہ دلی ہے



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰہُمَّ إِنِّي حُمِّلْتُ عَلَىٰ حُجَّةً وَعَلَىٰ إِلٰهٍ حُجَّةٌ فَقُدْسِسِنِی بِحَمَالِی

# پاک پیر سلام



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرابان میرے آتا میر اسلام لے لو  
اے دو جہاں کے مولا میر اسلام لے لو  
میں ہوں غلام ان کا میر اسلام لے لو  
میں بنوں ہوں شاہا میر اسلام لے لو  
حاجت روائے دنیا میر اسلام لے لو  
اسے تا جدار بھٹا میر اسلام لے لو  
خناک دینا دنیا میر اسلام لے لو  
دارشی سے فیض پایا میر اسلام لے لو  
ہور جم عنان مبانے میر اسلام لے لو  
ہے برس بھی متن میر اسلام لے لو

شد شاہ بھٹا میر اسلام لے لو  
لے دین حق کے رہبر صدق و صفا کے بیکر  
حمد تو عطا ہو بخود کو مظاوم کر بلبا کا  
سائل بخارے در کا کس در پر اور جائے  
فریاد میر تسانی لو بکیس ہوں ناتوال ہوں  
بعد از خداۓ واحد بخارکی تھیں ہو  
ناحت روائے عقبی مشکل کشائے دنیا  
یہ لذت نا انس بخوبی پرے شاہ دیں کہ میں نے  
بند وستاں میں آتا بھپور دناتوال ہوں  
منڈ ایک آرزو بے طبیہ میں جلد پہنچوں

مہتاب کی زبان پر ہو وقت نزع یاد ب  
ایس پر آ کے آت میر اسلام لے لو

## یادوارث

۲

اُن کے اصحاب و عترت پر لاکھوں سلام  
لور بزم ہدایت پر لاکھوں سلام  
لاکب باع جنت پر لاکھوں سلام  
پرستہ فتوح ایراثت پر لاکھوں سلام  
روزی بزم وحدت پر لاکھوں سلام  
صاحب جاد و نظمت پر لاکھوں سلام  
بار شاہ نبوت پر لاکھوں سلام  
اُن کی بے ای اُنفت پر لاکھوں سلام  
صاحبان خلافت پر لاکھوں سلام  
ایسے ہر دلایت پر لاکھوں سلام  
دارث رہن اُنفت پر لاکھوں سلام

اُس شہنشاہ اُمت پر لاکھوں سلام  
ظمت کھشنہ کافور ہو کر رہی  
اپنی اُمت کو ہمراہ پہنچائیں گے  
اُستی میں تو حق بھی ادا کیجئے  
شع تو حید روشنہ ہولی ہر طرف  
عرشیں اعظم جو کہ اور دمی یہ ندا  
بزم میثاق میں انبیاء کہہ اُسکے  
جن پر نصیحے خدا نے لکھ نے درود  
آپ کے بعد کی رہبری خلق کی  
جس کے انوار دیوب سے پھیلا کئے  
راستہ حق سے طینے کا بتلا دیا

جس نے مہتاب کو کر دیا مہتاب ایسے پیر طریقت پر لاکھوں سلام
--

جلود ذات بسیار پر لاکھوں سلام  
رونق بزم دوراں پر لاکھوں سلام  
اس جگہ ہوتا ہے جس کا درود  
کنجہ دن د ایمان پر لاکھوں سلام  
ذکر کیجئے تو ہے ذکر اعْسَنَه درود

نیز نوریز داں پر لاکھوں سلام  
شع کن نور امکاں پر لاکھوں سلام  
ہے جہاں ذکر بجوب ریت درود  
قبلہ ہر دو عالم پر لاکھوں درود  
وہ در کھنے تو ہے وہ ایمان وہ درود

پڑھئے بھجوں سبھاں پہ لاکھوں سلام  
جو حقیقت ہے عقیقی کی روشن ہوئی  
شیع انوارِ عرشِ نبیان پہ لاکھوں سلام  
نور کا جسکے شیدا ہے ربِ امانت  
پڑھئے اس شاہِ خوبیاں پہ لاکھوں سلام  
پھر پنچ بیت المقدس بحکم خدا  
ایسے سکولانِ دلشاہ پہ لاکھوں سلام  
خاص تھیں جو عطا میں تھیں خدا میں  
رونقِ عرشِ سبھاں پہ لاکھوں سلام!  
کیوں نہ بصیرے سلام اس پہ غاؤقِ رب  
ہادی جن و انساں پہ لاکھوں سلام!

بصیرے نائبِ حق پہ صدِ ۱ درود!  
جیشتِ جو ہے دنیا کی روشنی ہوئی  
معروف حق تعالیٰ کی روشن ہوئی  
نور سے جس کے کونین میں ہے ضیا  
سارا عالم ہے پروانہ مصطفیٰ  
شب میں ہمراہ جبریلؑ خیرالورا  
اتذا جب کیا انبیاء نے کہا  
بہر امت دعائیں لفیں میران میں  
قدسیوں کی صدائیں تھیں معراج میں  
جلوہ گرد نوں عالم ہیں جس کے سبب  
بانیاز و بصدِ استرام وادب

امتنی تیرا انتاب ہے وارثی  
اس گنہگار پر بھی ہو نظرِ نہر کی  
آئے طبیبیہ میں کہتا ہوا یہ بھی  
نیرے آقا و سلطان پہ لاکھوں سلام

رہبرِ جن و انساں پہ لاکھوں سلام  
امینہ فضلِ رحمان پہ لاکھوں سلام  
عرش کے جلوہ انگلیں پہ صدِ ۱ درود  
واقفِ سرِ پنهان پہ لاکھوں سلام  
نائبِ ربِ داور پہ پڑھئے درود  
وقوفِ سرِ پنهان پہ لاکھوں سلام

ہادی دن و ایماں پہ لاکھوں سلام  
صاحبِ نورِ قرآن پہ لاکھوں سلام  
جادہ شیعِ امین پہ صدِ ۱ درود!  
جانِ گل روچ گلشن پہ صدِ ۱ درود  
سب کے اعلیٰ ربِ بہتر پہ پڑھئے درود  
شافعِ روزِ محشر پہ پڑھئے درود

پیئے ہیں سب وہ پہنچا نہ مصطفیٰ  
 ساتیٰ باہم عرفان پہ لاکھوں سلام  
 نور شریٰ الصفیٰ مصطفیٰ مجتبیٰ  
 اُس شہر جن دانساں پہ لاکھوں سلام  
 عشق بنکر پڑی جس پر رب کی نظر  
 ایسے محبوب ہماں پہ لاکھوں سلام  
 رحمتِ عام ہے ساتھِ لائی ہوئی  
 اُس بہارِ گلتاں پہ لاکھوں سلام  
 حُسنِ دانزارِ طیبیہ پہ تسلی عطا  
 نکھتیٰ باش سبھاں پہ لاکھوں سلام  
 ہے جہاں حمد و تسبیح بالاستقام!

خلق میں جو ہیں مستانِ مصطفیٰ  
 کھل گیا بابِ سخنِ مصطفیٰ  
 سرورِ انبیاء مصطفیٰ مجتبیٰ  
 حسن بدر الدُّجیٰ مصطفیٰ مجتبیٰ  
 مخللِ قدس میں جو ہوا جلوہ گر  
 میزبانِ جس کا اللہ ہے عرش پر  
 جو فضلاً فضلِ بنکر ہے آنی ہوئی  
 جو ازل سے ابد تک ہے چھائی ہوئی  
 گیا جو کوئے طیبہ میں کہنے لگا  
 جس نے خوشبو پسینہ کی پائی کہنا  
 شہرِ طیبہ ہے شہروں میں عالمِ مقام!

یہ تنا ہے مہتاب کی صبح و شام  
 اس شہنشاہِ ذیشان پہ لاکھوں سلام

تو ہی شاہِ عالم تو ہی جانِ عالم  
 ہیں قربانِ تجھ پر نہ دہر باہم

تو ہی فخرِ عیسیٰ تو ہی فخرِ آدم  
 ہے نازِ اہل کرم پر تیرے عرشِ عظیم

نبیٰ الکرم، رسولِ عظیم  
 سلامٰ علیکم، سلامٰ علیکم

تو ان نور ذات نیوں کے جھیٹ می خاتم  
ترمی ذات نیوں کے جھیٹ می خاتم  
ہمه رحمت فیض و خلق مکرم  
لگا ہے قدم سے ترے ایک عالم

نبی ا المکرم، رسول مختار	
سلام علیکم، سلام علیکم	

فناۓ دو عالم کی تریں تو ہے  
قاویں دو عالم کی تکمیں تو ہے  
پے ذکر و تمجید و تحسین تو ہے  
مرزا ہے اللہ ہے مسیں تو ہے

نبی ا المکرم، رسول مختار	
سلام علیکم، سلام علیکم	

ہر سے ختم ججہ پر روزِ نبوٰت  
ترے سر پر موزوں ہے تائیں رہات  
دو عالم کے لب پر ہے تیری اشہادت  
بیان و صوت کرتا ہے خود رہت بجزت

نبی ا المکرم، رسول مختار	
سلام علیکم، سلام علیکم	

ترے نام سے سب کوں بلگی ہے  
ترے نام سے عبد کی رہبری ہے  
سلاموں سے برکت فرشتوں نے لی ہے  
خدا نے درودوں کی بوجھار کی ہے

نبی ا المکرم، رسول مختار	
سلام علیکم، رسول علیکم	

نکساں نے سے ہمارے یہ بڑا م  
سمجھیں کب تک ہندیں رنج اور نرم  
ترے درے اٹھ کر کہ تھر جائیں بزم  
بناویجھے ہم کو اے غیر آدم

نبیُّ الْمَكْرُمُ ، رَسُولُ مُعْظِلَتِهِ  
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ، سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

ترے پاس ہے در د عصیاں کا چارا	شفاعت کو کافی ہے تیر اشارا
نہیں ہے کوئی اور حامی ہمارا	ہے مہتاب کو ایک تیرا سہارا

نبیُّ الْمَكْرُمُ ، رَسُولُ مُعْظِلَتِهِ  
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ، سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

گروہ مائنک ہے تیر اسلامی!	شرت ہے دو عالم کا تیری غلامی
خدا سے تری عرش پر ہم کلامی	محمد اور احمد ترانام نامی

نبیُّ الْمَعْظِلَمُ ، رَسُولُ گُرَامِنَا  
عَلَيْکَ السَّلَامُ ، عَلَيْکَ اشْلَامُ

سلف نے سُخنائیں عنایات تیری	صحائف میں آئیں روایات تیری
لکھی نوح پر ہیں حکایات تیری	نسفت میں ہیں قرآن میں آیات تیری

نبیُّ الْمَعْظِلَمُ ، رَسُولُ گُرَامِنَا  
عَلَيْکَ اشْلَامُ ، عَلَيْکَ اشْلَامُ

تیرا نور ہے نور باری تعالیٰ	دو عالم میں ہے تیرے دم سے جالا
ترے عشق کا بوجہ جس نے سنجھا	دو عالم میں اس کا بیو ابوں بالا

نبیُّ الْمَعْظِلَمُ ، رَسُولُ گُرَامِنَا  
عَلَيْکَ اشْلَامُ ، عَلَيْکَ اشْلَامُ

قدم تیرے پہنچے سر عرش باری	ہے بزم ولیٰ تیری جائسرداری
خدا نے جہنم سے دمی رستگاری	کہ محبوب کو اپنی امت ہے پیاری

نبیُّ الْمَعْظِلَمُ ، رَسُولُ گُرَامِنَا

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، رَسُولُ الْجَنَانِ  
عَلَيْكَ السَّلَامُ، عَلَيْكَ السَّلَامُ

گنہگار مہتاب ہندی بپاری  
غم ہجر سے دیجئے مرستگاری  
ملا کر مدینہ کرد چاہ کاہی!

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، رَسُولُ الْجَنَانِ  
عَلَيْكَ السَّلَامُ، عَلَيْكَ السَّلَامُ

## سلام

یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک  
یا حبیب سلام علیک، صلواتہ اللہ علیک  
آمنہ بھی کے دو لارے ہم میں دیوانے تھارے  
لطف کے کیجئے اشارے تماکر دل ہر دم پکارے  
یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک  
یا حبیب سلام علیک، یا رسول سلام علیک  
غم کی چھالی ہے بوریا ہے اندر صحریا ہر دنگر یا  
آئے میں تھری دریا نیجیے داتا خبر یا  
یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک  
یا حبیب سلام علیک، یا رسول سلام علیک  
کفر کے سائے اڑے ہیں راہ میں کانتے پڑے ہیں

زندگی کے دن کڑے ہیں سر تجھکاۓ ہم کھٹے ہیں  
 یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک  
 یا جیب سلام علیک، حملۃ اللہ علیک  
 عاشق نور نسبتی ہیں خادم ابن علی رضی ہیں  
 ایک پچھے نسبتی ہیں الغرض ہم وارثی ہیں  
 یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک  
 یا جیب سلام علیک، یا رسول سلام علیک  
 عشق میں ریخواب دیکھے جلوہ نایاب دیکھے  
 خدا کا ہر باب دیکھے کہہ کے یہ ہتھاب دیکھے  
 یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک  
 یا جیب سلام علیک، حملۃ اللہ علیک

## ہدایہ سلام ہمارگاہ تحویل احمد فرمدی اللہ

السلام اے غوث یزدال السلام	السلام اے قطب دوال السلام
السلام اے شاہ جیلان السلام	السلام اے شاہ جیلان السلام
السلام اے نجت قلب مرتفع	السلام اے نور پشم مصطفیٰ
نوہاں گلشن بنست رسول	السلام اے راحت جان بتوں ڈا
السلام اے زینت بزم حسین	شمع دیں شاہ حسن کے نور عین
السلام اے قطب افلاک زمیں	السلام اے غوث رب العالمین

السلام اے شاہ عنوث الا منھیا	السلام اے سرگردہ او لیا!
السلام اے مقتدا یہ آئیا	السلام اے دین حق کے رہنا!
السلام اے واقف سرہناں	السلام اے نور قلب عارفان
السلام اے دستیگیر بکیساں	السلام اے پحراہ بھپارگاں
السلام اے با شاہ خاص و عام	تیرے گھرے بے ولایت کا فرقاً
اے طبیب در دعصیاں السلام	لے داوائے دل وجہ السلام

ورد ہے مہتاب کا یہ قن و شام!	
السلام اے عنوث الا عنظر السلام	

السلام اے رحمت رب العالم	السلام اے دائرث عالمیقان
السلام اے سینج بجود و کرم	السلام اے سرور عالی حشم
السلام اے مریم دل خشکان	السلام اے عاصیوں کے ہبہاں
السلام اے دستیگیر بے نزا!	السلام اے سالکب راہ خدا
السلام اے ہاری روشن ضیر	السلام اے غمزدوں کے دستیگیر
السلام اے دارث بیس فواز	السلام اے در دل کے چارہ زان
رحم کن اے دارث فخر نہماں!	رحم کن شاہا بحال بکیساں
یاد آ جاتے ہیں سب اپنے گناہ	حال پر اپنے جو کرتا ہوں زنگاہ!

بندہ ناچار ہوں اب رحم کر  
کچھ ذعنی کا کیا ہے میں نے کام  
آپ کے در پر ہے یہ سائل کھڑا  
وہ مل کا ساغر پلاو یجھے بمحض  
راستا دن نظارہ اس درگاہ کا  
اور رہنے کی اجازت دو مجھے

دار شاً اس سمت بھی ہوا ک نظر  
عمر گزری ہے گناہوں میں تمام ا  
میر کی اب سُن یجھے یہ احتبا  
آستانے پر بلا یجھے بمحض  
عمر طہر ہوتا رہے بجھ کو شہرا  
در پر اپنے اب تو بلوالو بمحض

زندگی بکھر ہو ترے در پر قیام  
ہو ترا مہتاب در باں صحیح دشام

پلاکھ بادہ عرفان کیا عالم کو مستانہ  
سجا کھر فقر کی مند و کھانی شان شاہانہ  
سلام اے جان محبوی سلام اے جان جانانہ  
سلام اے کاشف مرر حقیقت شیخ فرزانہ  
انیرت بینا ہے انداز فقیر رانہ  
سلام اے عارف بن کوش قدسی رشک زندانہ

سلام اے عاشق دحدت سلام اے پیر منخار  
سلام اے رہبر عالم سلام اے مرشد دو راں  
سلام اے بیگ عرفانی سلام اے یوسف شانی  
سلام اے قدوة العمالک سلام اے زبد العارف  
سلام اے یادگار اہلبیت ضر دل پیغمبر  
سلام اے مرشد کامل سلام اے دارث ذلیشا

عطاء مہتاب خستہ کورہ عرفان ہو شاہما  
تمامی عمر تجھ پر ہی رہے قربان دلوان

سلام اے نطلع خورشید ذات پاک مجھانی  
 سلام اے شاہن شاہاں دو عالم تاج سلطانی  
 حدیث کمک لمبی سے رفت آپکی جانی  
 تہیں زیبابے اُست کی شفاعت فلی جانی  
 سلام اے بخشنخ اے دافقاں بربریز والی  
 سلام اے نور حیثیم بخشنخ اے فخرانی  
 مجھے بھی ایک شتمہ ہو عطا از فیض رو جانی  
 جو سوجیسا مرتا ہے آستاں پر بھر عرفانی

درود دحد سلام اے منظہر الزوار رب ایان  
 سلام اے صاحب معراج بسیحان الذی ایشی  
 سلام اے حضرت مولا علی خ اے فاتح خیر  
 سلام اے فاطمہ بنت بھی اے الک بنت  
 سلام اے حضرت حسنین پڑے بسطامیں بیشہر  
 سلام اے وارثہ گلگاؤں قباۓ وارثہ عالم  
 ہلا ہے بخشنخ سے جو خزانہ تم کو درشی میں  
 نقطہ اک جامِ رسی دست کرم سے اسکا کافی ہے

اگر ہبتاب سیر اتام رکھا ہے محبت سے  
 تو رہتوں کو مٹا دوتاکر ہو جائے یہ اڑانی

السلام اے باو قار با صفا  
 السلام اے حضرت وارث علی خ  
 السلام اے شاہ کاشانہ شریف

السلام اے نور حیثیم سلطنتی  
 السلام اے دین و دنیا کے ولی  
 السلام اے زینت دیوبہ شریف

السلام اے یادگارِ پختن ۴۳  
 اور ہم ہیں آپ کے منگت حضور  
 جو ہوئیں فرمان والا کے خلاف  
 منح دکھاؤں کس طرح سرکار کو  
 دین و ریا کے بزم مختار ہیں  
 ہو نظر مجھ پر براۓ منصاف  
 خالی دام ہے مرا بھر دیجئے

السلام اے بادشاہ علم و فن ۱۱  
 آپ تو ہیں فیض کے دریا حضور  
 کچھے میری خطا میں سب صاف  
 رو سیاہی اے مفر جب تک نہ ہو  
 آپ ماک ہیں مرے سرکار ۱۱ ہیں  
 کچھے میری مدد بہسیر خدا ۱۱  
 آپ داتا ہیں کرم کو دیجئے

آپ کے در پر ہے حاضر یہ خدام  
 لیجئے سہتاب کا اپنے سلام

السلام اے ماک کون دلکان  
 السلام اے ماک روزِ جسترا  
 میری مشکل دور کو مشکل کشا  
 حشر کے دن بخشوانا مجھ کو بھی  
 تجھ پر قربان اے مرے آقا حسن  
 تم پر قربان جان دل پایے حسین  
 پایا ہے صدیقی اکبر فرم کاظما  
 مہربان کی رہے مجھ پر نظر

السلام اے وارث ہر دو جہاں  
 السلام اے منصاف دیجئے  
 السلام اے بو تراب با صفا  
 السلام اے فاطمہ زہبیت نبی  
 السلام اے منصاف کے بصفت  
 السلام اے فاطمہ زہبیت کے نور عین  
 السلام اے شاہ دیں ہائی خباب  
 السلام اے شاہ فاروق ۷ و عمر

ہو نوازشش دولت دارین کی  
 مجھ پر بھی چشم کرم بہر خدا  
 کیجئے میری مدد پر ان پسیر  
 پورے ہوں میرے ارمانِ رلی  
 کیجئے مجھ پر کرم کی اک زیگاہ  
 میرے دل کی بھی شکفتہ ہو کلی

السلام اے شاہ عثمان و عنی !  
 السلام اے نائب رب العمالا  
 السلام اے غوث اعظم دستگیر  
 السلام اے خواجہ ہندالوی !  
 السلام اے حضرت مخدوم شاہ  
 السلام اے رشد دارث علی

اے مرے آتا جیب بکسر ریا  
 لو خسرو ہبات کی بہر خدا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# ڈارِ قوام سماں اور شاہ

جلوہ نہ کاہے تو بی تو نور میں اور نار میں  
پرکاہ بُعْد میں ہی بندہ و کردگار میں  
کہنے کی بات تو نہیں کہروں مگر نہار میں  
بس یہم اقیاز ہے نور میں اور نار میں  
مجھے میں جمال یار ہے میں ہوں جمال یار میں  
کیونکہ یہاں پر مشتمل دورِ خزان بہار میں

حسن کی تیرے سے بہت سے دیرگل و برگ و باریں  
یہ جو ہیں مشتِ ناگ میں کبر و غرور و دسری  
آپ کے جو صفات تیرے وہ الی تو خیان ذاتیں  
ایک صفت جہاں کی ایک صفت جسمان کی  
جب سے مثالی ہے خود میں الحدیث پرده دوئی  
باعِ جہاں کی سیر سے پورا نہ ہو گا مدد عطا

خیرہ نظر ہے ماہتاب کیسے بجدا ہو کامیاب  
تا بشیں میں بڑھی ہوئی جلوہ حسن یار میں

خود ہی صورت گر عالم ہوا شیدا تیرا  
تیرے عشق اکتوپاچا ہے کوچہ تیرا  
حسن یوسف میں نظر آتا تھا جسلوہ تیرا  
کس اچھک پھر یہ حمل اتنا ہے اوچا تیرا

جب کھینچا روزِ ازل نقشہ ریسا تیرا  
چاہئے خلد بہیں اور ن حور و قصور  
دانست کش عشق سے کس تاریخ ریخنا ہوئی  
کیا قمر دیکھی نہیں تو نے کف پائے نجی

اتیرا جلوہ نظر آنے لگا ہر سمت است  
جب سے جنتاں کا دل ہو گیا شیدا تیرا

گزاروں گاہیات اپنی سردازِ تیر ہمیہر میں  
محمد مصطفیٰ نختار ہوں گے بزمِ محشرہ میں

ہوا ہوں بعتلا عشق جدیب سب اکبر میں  
تھیں کیا ڈر قیامت کا ہیں کیا خوف دوزخ کا

پاگو یک مذلت را آپنے داری یا رسول اللہ یا رسول اللہ میں  
ہم امامت فوت فوراً واقعہ مسٹر ان کا نکر  
ضیائے جلوہ حق ہے ضیائے لوزِ اوزر میں  
ز ہوتا فیض جو سلطان عالم کے پیشے کا  
عرب میں جلوہ گر ہے روشنی ہے ہفت کشور میں  
جمالِ احمدیٰ کی ائمہ اللہ شان تو دیکھو  
خوش اقامت یتربے کام آگیا سوز غم الفت

رسول پاک ہبتاب سے کیا ہو سکے مردت! خدا جب ان کا خود مذاج ہے قرآن اپنے
--

اللہ رے یہ عظمت سلطان مدینہ  
خود خالق اکبر ہے شا خوانِ مدینہ  
کعبہ تیری عظمت پر ہو سوار تصدق  
حوروں کی ہوسا ہے نہ تنائے ارمہ ہے  
ارماں ہے دل میں تو بس ارمانِ مدینہ  
اب عمر بسر ہو تو وہ میں جا کے بسر ہو  
مشکنِ میرا ہو جائے گلستانِ مدینہ  
پکھ اور سمجھنے لگیں پھر مجھ کو مانگ  
ہر لخڑ نیزی عمر کا اس طور سے گزرے  
ہبتاب کی قدر پر کرے فخر زمانہ!

ہبتاب کی قدر پر کرے فخر زمانہ! بنجا ہے بھو خاک در سلطانِ مدینہ
---

ہبتاب ہے زمانہ سمجھے بیساارِ محمد  
لنڑوں میں رہے جلوہ رخسارِ محمد  
دل میں ہیں تماں ہو انوارِ محمد  
آنکھوں سے دکھادے مجھے دبارِ محمد  
اللہ کو معلوم ہیں اسرارِ محمد  
میں جب سے ہوا طالب دیدارِ محمد  
آنکھوں میں سائے نہ ہو مددنا پر تو  
لصویرِ حرم سینے میں مردت سے لئے ہو  
اے رحمتِ حق گلشنِ طلبہ بُجھے پوچھنا  
آدمی ہی نہ آیگے یہ بندوں کی بھیں

مہتاب شب و روز پڑھو صلی اللہ علیہ وسلم  
ہے تم کو اگر خواہشیں دیداں مُحَمَّد کا

جو بھول گیا ذکرِ افسانہ مُحَمَّد کا  
وہ بن ہنس سکتا ہے رب کانہ مُحَمَّد کا  
ہر بات سورج اے بigrat می مری نجاح  
یارب تو بنا دے گر دیوانہ مُحَمَّد کا  
اس شمع نبوت پر قربان نہ کیوں نہیں  
دل روز ازل سے ہے پروانہ مُحَمَّد کا  
سچ پوچھئے کبعد ہے اک بارگہ وحدت  
اور قصرِ محبت ہے کامشانہ مُحَمَّد کا  
قرآن میں پڑھ لیجئے الحمد سے تاؤ انس  
ہے وصف کے پردے میں فرش مُحَمَّد کا  
دینا کانہ عزم اسکو عقیقی کی نہ فکراس کو  
مستخفی ہے دونوں سے دیوانہ مُحَمَّد کا

مہتاب کو محشر میں سر کارنے جب دیکھا  
فرمایا وہ آتا ہے دیوانہ مُحَمَّد کا

حد جس کو بے آں خیر الورا سے  
اُسے واسطہ کیا جیب خدا سے  
طلب کر تو حق بیں نظرِ مصطفیٰ سے  
وہی بات جو عینِ مشائی حق ہو  
اے گرمیِ حشر کا خوف کیا ہو  
یہی ارزد لیکے آیا ہوں طیبہ  
وہ خوشنودیِ حق کا فشا نہ سمجھا  
ہزاروں لاوار ماں میں جما کر مدینہ  
یہ کہتے ہیں جو بات ملتی ہنسی سے  
وہ رب کا ہے مخصوص و محبوب بندہ  
محبت ہے جس کو جیب خدا سے

زیارت کو مہتاب چل تو بھی طیبہ  
پس ایامِ مدینہ ملائے صبا سے

نَزَدِيْكِيْ بَأْنَجِيْلِيْسَارِرَسُولِ عَرَبِيْ  
 کیسے پھر دیکھوں میں دربار رسول عربی  
 افضل الازم ہے دربار رسول عربی  
 کوئی ہوتا بھلا بیسا در رسول عربی  
 مرسے غنچا رہیں سر کار رسول عربی  
 کس جگہ پر نہیں انوار رسول عربی  
 ہے شب و روز ہی میری دعائیے ارث  
 اب بلا لیں مجھے سر کار رسول عربی

خواب میں ہو گی دیدار رسول عربی  
 دیکھو کر آیا ہوں دو بارہ بتنا ہے ہی  
 پڑھ سے کیوں نہ ملک آکے خونگے پوشاک  
 دیکھنے کیتے آجا یہ میسا کنپھکر  
 گرم حشر کا پچھے خوف نہیں ہے جمکو  
 عرش ہو طور ہو کعبہ ہو کہ ہوں ہفت فلک  
 ہے شب و روز ہی میری دعائیے ارث

اہل فرش اسکو سمجھ ہی نہیں سکتے ہمتا ب  
 ہے بلند عرش سے کردار رسول عربی

ایسی ہی آپ کی بے شان رسالت عربی  
 آپ ہی فرش پر انوار الہی کی طرح  
 شب اسرائیل بھی رہا امت عاصی کا خالا  
 منبع سریر ولایت ہیں علی شیر خدا  
 غنم عقبی سے بہر حال یہ مستغنى ہیں  
 آپ طیبہ میں بلا لیں تو سکوں مجاء  
 میں گنہگار شفاقت سے نجروں رہوں  
 مجھ پر ہوتے رہے ہر دن گلطف کرا

جس کا شاہد ہے یہ قرآن رسالت عربی  
 آپ ہی عرش پر ہماں رسول عربی  
 حق سے آخر لیا پیمان رسالت عربی  
 آپ ہیں مخزن عرفان رسالت عربی  
 آپ کے حلقة گوشتان رسالت عربی  
 ہند میں ہوں میں پریشان رسالت عربی  
 حشر میں ہوں نہ پیشان رسالت عربی  
 مشکلیں میری ہوں آسان رسالت عربی

ہے ہر دل سے یہ ہمتا ب کی کوشش دنات  
 تم پر قربان ہو میری جان رسالت عربی

خلق سب آپ پر قربان رسالت عربی!  
 مہربان آپ پر سمحان رسالت عربی  
 بیس ملک تیرے در بان رسالت عربی  
 اللہ اکبر رے تیری شان رسالت عربی

یکے اللہ کا فرمان رسولِ عرب!  
 تم پہ نازل ہوا قرآنِ رسولِ عرب  
 جن کو ہو جاتا ہے عرفانِ رسولِ عرب  
 مغفرت کا کیا دامانِ رسولِ عرب  
 آپ کے عشق کا دامانِ رسولِ عرب  
 آپ کی دید کا ارمانِ رسولِ عرب  
 سر پہ ہو آپ کا دامانِ رسولِ عرب

آئے ہیں آج گنہگاروں کی بخشش کیلئے  
 سابقہ چند ہی نبیوں پہ کتاب میں اتری  
 وہ سمجھتے ہیں فقط نام کی تیر غلط  
 دیکھ سر حضرت شہبزیر نے امت کیلئے  
 ہاتھ سے میرے بہر حال نہ چھیننے پائے  
 قلب کو رکھتا ہے مجھیں ہمارے مردم  
 حشر میں جاؤں میں جب دادخشن کے حفزوں

مال سے جان سے ایمان سے دل سے والہ  
 تم پہ ہتھا بے قرآنِ رسولِ عرب

پی کر میں دعا لوں کسی میخوارِ نبی سے  
 آیا ہے بلا وادا مجھے سرکارِ نبی سے

میں جا کے میں عشق لوں بازارِ نبی سے  
 حاصل کروں کچھ عترتِ اہماءِ نبی سے

پالوں میں عطیہ کوئی دربارِ نبی سے

کیا بڑھکے اس آرام سے آرام ہے کوئی  
 کیا اس سے فرزد اور بھی انعام ہے کوئی

اس جام سے پر کیف بھی کیا جام ہر کوئی  
 کیا اس سے سکون بخشن بھی اب کام ہے کوئی

آنکھیں میری روشن ہو میں دیدارِ نبی سے

کوئین میں پھیلا دی محہر کی ضاکو  
 بخار و ز ازل ہی سے یہ منتظر خدا کو

بلوکے شرف بخش دیا عرشِ علی کو  
 چڑکا یا اسی نور سے سب رض و سما کو

پر نور دو عالم رہیں انوارِ نبی سے

<p>مکدرستہ کو بننے ہے قدموں پر پختا اور رہنے لگا ہر گونہ کو فیض معطر</p>	<p>خوبیوں سے پسند کی بہاریں ہو میں بہتر اس باع دو عالم کا ہنسیں اب کوئی ہمسر وہ نچتیں آنے لگیں گھر زار بننے سے</p>
<p>ادھاف دئے آپ کو سب کامل و اکمل جودین مکمل نہیں ہو جائے مکمل</p>	<p>نبیوں سے کیا آپ کو ہر بات میں افضل اس دی اس طے بعثت ہوئی اس نور کی اول منتظر رکھنا اللہ کو اظہار بننے سے</p>
<p>اللہ کا ہے حکم جو ہے آپ کی سنت جو ذکر میں اللہ کے مجاتا ہے لذت</p>	<p>در پرداہ حقیقت ہے جو کہتی ہے شریعت لازم ہے سلام کو دو نوں کی محبت</p>
<p>پانے ہیں حلاوت وہی اذکار بننے سے</p>	
<p>آنکھوں سے روایاں اشک ہیں اوزار ہے جات کیا لا ہے ہوتم خاک مدینہ پر صحت</p>	<p>قابل ہوں سفر کے نہ ہے اب حجم میں ملت آنکھوں سے لگا لیتا تو لوٹ آئی بھارت</p>
<p>حالات بیکی میں ہوں نا دار ہوں ہو مداوا مسرے غنم کا بیمار ہوں</p>	<p>دور پیری ہے کمزور ہوں زار ہوں بے مددگار و غنچوار و لاچار ہوں</p>
<p>مشکلتوں میں ہوں مشکلکش یا علیؑ المَدَد یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ</p>	
<p>آپ ہیں نائب سید المرسلین باعث شادمان قلب حزیں</p>	<p>آپ ہیں نائب سید المرسلین آپ کو رب نے بھیجا ناکر حسین</p>
<p>مشکلتوں میں ہوں مشکلکش یا علیؑ المَدَد یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ</p>	
<p>مرد میسد ان دیں پہلوان زمیں رافیقیں واقع در در و رنج و محنت</p>	<p>آپ شیر خدا آپ خیر شکن بہر اللہ ہیں آپ کے جان و تن</p>

	مشکلتوں میں ہوں مشکلکشا یا عسلیٰ السَّدَد یا عسلیٰ یا عسلیٰ	
ایک سائل کی بحدہ میں منکر چھدا آپ کے در کا ہتھا بھی ہے گدا	آپ سے ہے وہ تکشیر جود و سخنا خوش کیا اس کو سخنی جو طلب دیدیا	
مشکلتوں میں ہوں مشکلکشا یا عسلیٰ السَّدَد یا عسلیٰ یا عسلیٰ		
خطاب اللہ کی جانب سے پھر بھائی کہ ہو خضر طریقت تم بھی اے سر کار جیلانیٰ کہ تم ہو کاموں کے رہنماء غوث صمدانیٰ کہ پورستاج جملہ اوپیا اے قطب ربانیٰ نبی کے لخت دل ہو با فنا ہے وہ شان لٹانا کہ تم ہو پیر کامل اے محی الدین جیلانیٰ	محی الدین خاص عالم شیخ لاثانی قدم را ہ طلب میں بہکے بہکے ہیں مدد کر دو تمہارے پائے اقدس پرہے گردن سار دیلوں سر پر جا از لکھا ہوادیکھا ہے ولیوں نے تمہارا مرتبہ خورشید جلیسا سب پر رونش ہے اسی سے قادر یہ رسیسلہ کو ناز ہے تم پر	
	کرم کی اک لنظر ہتھا بے عاصی پر بھی ہو جائے تمہارے در کا وہ بھی ہے گدا یا شاہ جیلانیٰ	
	مدد فرمائیے میری امام الا ویا، وارث مرے آقا مرے مولا میرے مشکلکشا وارث	
جناب دیندار وارث نے یہ رذایت کی تو پہلے ایک قبرستان میں جما کر اقامت کی	سُناؤں اک حکایت وارث پیر طریقت کی سواری آئی جب میسور میں شاہ ولایت کی	
	مننا اک نخل سے آواز آلت ہے کہ با وارث مرے آقا مرے مولا میرے مشکلکشا وارث	
خدا کے واسطے بندھن مرے کھلوپے وارث میری فریاد منئے پاس میرے آئیے وارث	میں قدمی ہوں رہائی مجھکواب لوائے وارث نبی کا واسطہ مجھ پر کرم فرمائیے وارث	

	میری مشکل کو حل کیجئے میرے حاجت روا وارث مرے آقا میرے مولا میرے مشکلکشا وارث	
مد کے واسطے اس غمزدہ قیدی کے جا پہنچنے سوامنہ کے سماں یا ہے بدن سب پیٹ میں سکے	تو جو کی یہ سنگر اس طرف سر کار والے تو دیکھا اک شجر کی جڑ ہے اک انسان کو کرڈا	
	زبان پر اس کی بس اتنا ہے یا اندھریا وارث مرے آقا میرے مولا، میرے مشکلکشا وارث	
تو وہ بولا بڑا گستاخ ہے یہ دیلو کا بندہ میقید جس کے کہنے سے کیا ہے حکم لفڑا اسکا	کہا حضرت نے کیوں اے خل تو نے اسکو یونہجدا نہ ہرگز میں کبھی اس کو رہا کرتا مگر آقا	
	کہ اس کو چھوڑ دینا جب کہیں میرے پیا وارث مرے آقا میرے مولا میرے مشکلکشا وارث	
پہلا لفڑا ایک دن آنا میرے مرشد کا یاں ہو گا اسی باعث رہا کرتا ہوں اس کو سید وala	بتایا تھا مجھے سب نام و جملہ سے نے حضر کا غرض تشریف لائے آپ میں نے بھی ہے پہچانا	
	چھڑا سکتا لفڑا ورنہ کون اے تیرے سوا وارث مرے آقا میرے مولا میرے مشکلکشا وارث	
لکھا یک دکتو پھر وہ شجر اس زور سے چڑکا ہزار دل آدمی بہر تک اشہ آگئے اس جا		
	لکھیں ہو یادگار سچعن نام خدا وارث مرے آقا میرے مولا میرے مشکلکشا وارث	
لکھا کر کے شجر اسکو طا پھر جیسے پہلے لفڑا خلامت باقی ہے اب تک ہے دیندار لکھا		
	لکھا پھر اس نے اب سنیئے ہمارا ماجرا وارث مرے آقا میرے مولا میرے مشکلکشا وارث	

<p>میرے ہمراہ میرا اک بڑا بھائی بھی تھا آقا ہوا وہ غرق دریا میں چلا کچھ بھی نہ بس اسکا</p>	<p>شکار اک دن گیا میں کھیلنے دیا پہ ماہی کا چنسی مچھل جو کانٹے میں تو پیغامِ اجل آیا</p>
<p>بہت میں نے بھی روکا پرندہ ڈھوند سے رکناوارث مرے آقا مرے مولا مرے مشکلکشاوارث</p>	
<p>تو دیکھا اک فقیر اس نخل کے سایہ میں ہے جیسا فقیر دل کو ہمیشہ بدعتی مشرک سمجھتا تھا</p>	<p>بجھوری وہ میں سے لوٹ کر گھرا پہنچا تھا میں تھا اک بد عقیدہ شیخ بحدی کے عقیدے کا</p>
<p>مگر اب لشیک ہے میرا عقیدہ پیشواوارث مرے آقا مرے مولا مرے مشکلکشاوارث</p>	
<p>کہا میں نے میاں صاحب گر تھم پیر پے ہو تو میرے بھائی کو زندہ کرو جل کر ابھی المحتو پھر اتنی مار ماروں گا کرو گے یاد تھم مجھے وہ</p>	<p>وگرنہ میں سمجھ لوں گا کہ تھم اک چور ہو ٹھک ہو</p>
<p>یہ شنکر اس نے اک لغڑہ لگایا دل سے یاوارث مرے آقا مرے مولا مرے مشکلکشاوارث</p>	
<p>ہزاول ایک مردے کی اٹھا کر اپنے ٹپکا مجھے بھی خوب مارا خوب پڑکا خوب ہی رکڑا</p>	<p>منا میاں نے جو یاوارث تو مجھ کو آگیا عقد ہزاروں گالیاں اسکو منا میں پھر وہ بھیٹھا</p>
<p>چھٹی کا دودھ مجھ کو داقعی یاد آگیا وارث مرے آقا مرے مولا مرے مشکلکشاوارث</p>	
<p>کہا پھر اس شجر سے قید کر لے اس فادی کو زبرگز پتھورنا اس بدعقیدہ شیخ بحدی کو مگر وہ چلدئے کچھ بخت دو اس اپنے قیدی کو</p>	
<p>ہوئے ہیں سات سال اس قید میں تھا بتلاؤ اور مرے آقا مرے مولا مرے مشکلکشاوارث</p>	
<p>جلیبت اللہ اس کا باپ تھا یہ اس کا بیٹا تھا دہی تھا جو ادھر بھی اتفاقاً آن پہنچا تھا</p>	<p>کہا سرکار نے محبوب نام اس داری کا تھا سیاحت کیلئے اس سمت ہم نے اسکو بھیجا تھا</p>

	<p>مُسنا ہستاب جس نے واقعہ بولا کہ یا وارث؟ مرے آقا مرے مولا مرے شکلکشا وارث؟</p>	
	<p>مخفف جس کے ہیں ذیدار ایخن سے یہ روایت ہے دل را ہست قدرت ازالہ اسکی دلالت ہے</p>	<p>لکھی مقبول وارث میں یہ ایک زندہ گرامت ہے تعجب بھی نہیں سرکار کی وہ شان و عظمت ہے</p>
	<p>زالی شان ہے واللہ میرے پیر کامل کی بجھاد یتے ہیں دم بھر میں میرے وارث لگی دلکی</p>	
	<p>گبھی آکر ہوئے تھے یہ سد وارث سے وہ بیعت سکونت آجکل میسور میں رکھتے تھے وہ حضرت</p>	<p>بنارس میں تھے کوئی میر بحتم الدین با عزت تھے اولادوں میں غوث پاک کی وہ حسب عظمت</p>
	<p>زالی شان ہے واللہ میرے پیر کامل کی بجھاد یتے ہیں دم بھر میں میرے وارث لگی دلکی</p>	
	<p>خبر ان کو ملی میسور میں اک پیر آیا ہے ہزاروں کافروں کو دین کا کلمہ پڑھایا تو</p>	<p>جو فرستان میں قیدی لفڑا اک اسکو چھڑا یا ہے نظر ڈالی ہے جس پر اس کو دیوانہ بنایا ہے</p>
	<p>زالی شان ہے واللہ میرے پیر کامل کی بجھاد یتے ہیں دم بھر میں میرے وارث لگی دلکی</p>	
	<p>خبر پاک گئے جب میر بحتم الدین تو دیکھا بڑھے بڑھکر گرے قد منپہ اور بولے کیا مولا</p>	<p>اگر وہ تو میرے مرشد ہیں شہ وارث علی آقا نظر جو دہ برس کے بعد آیا جلوہ زیبا</p>
	<p>زالی شان ہے واللہ میرے پیر کامل کی بجھاد یتے ہیں دم بھر میں میرے وارث لگی دلکی</p>	
	<p>خبر جس کی سنی تھی وہ تو خود سرکار ہیں سن تو  محلہ والوں کو بھی جنکے فوراً مطلع کر دو</p>	<p>دہاں سے آگے بڑوی سے ہبہا بیوی مبارک ہو بھی کھانا یکا د میں ایخن بھاتا ہوں لینے کو</p>
	<p>زالی شان ہے واللہ میرے پیر بصل ف بجھاد یتے ہیں دم بھر میں میرے وارث لگی دلکی</p>	

<p>پیر کاہیا گیا تو لئے سے گر کر جانب جنت مکار کاڑ کا آنا ہے میرے دامتہ رحمت</p>	<p>کہا بھی نے میں خدمت کو حاضر ہوں اور ستر کہا اب کیا کروں یہری آنکھ سے غیر ہے طلاق</p>
<p>پس کی لاش رکھدی کوٹھری میں بادل مختصر ہنسیت شان سے لا کے غرض سرکار کو جا کر</p>	<p>غرض دلوں میں ایسا بیوی نے بخت حق کی ہوان پر کیا سب انتظام دعوت حضرت بھایا گمرا</p>
<p>زوالی شان ہے وائیڈ میرے پیر کامل کی بچھادیتے ہیں دم بھر میں میرے وارث تلی دلکی</p>	<p>ہوئے تشریف فرمائند شفاف پر آقا دھلانے میزبان نے ما تھہ دستِ خوان بچھوایا</p>
<p>زوالی شان ہے وائیڈ میرے پیر کامل کی بچھادیتے ہیں دم بھر میں میرے وارث تلی دلکی</p>	<p>کہا سرکار نے کہاں ہے صاحب خانہ یہ بولے میر صاحب ہے بھبھا ارشاد فرمانا</p>
<p>بغیر اس کے نہ کھا لیں گے بھی اس گھر میں ہم کھانا پس باہر گیا ہے غیر ممکن ہے اسے لانا!</p>	<p>زوالی شان ہے وائیڈ میرے پیر کامل کی بچھادیتے ہیں دم بھر میں میرے وارث تلی دلکی</p>
<p>ہمیں معلوم ہے وہ گھر میں سونا ہے جگلا لو لتفقیں جو حکم دیتا ہوں اسے دل سے بجا لاؤ</p>	<p>کہا حضرت نے دیکھو جھوٹ ملت بولو بلالا لو کہا وہ آہنیں سکتا کہا آجھا لے گھا لاؤ</p>
<p>زوالی شان ہے وائیڈ میرے پیر کامل کی بچھادیتے ہیں دم بھر میں میرے وارث تلی دلکی</p>	<p>زوالی شان ہے وائیڈ میرے پیر کامل کی بچھادیتے ہیں دم بھر میں میرے وارث تلی دلکی</p>
<p>کہا حضرت نے لگے تھے دوسرے بھان جو کھانا وہ بولے ہم کو کی معلوم ہے سرکار ہمیں دانا</p>	<p>ادھر کھانے لگے تھے دوسرے بھان جو کھانا پڑی ہے گھر میں بتت چاہئے ہے تکو شرما</p>

	نرالی شان ہے وائیڈ میرے پیر کامل کی بجھاد دیتے میں دم بھر میں میرے وارث تگی دلکی	
یہ کہتے ہیں چلو بیٹا تمیں حضرت بلا تے ہیں میرے سر کار تو اک آن میں مردے جلاتے ہیں	غرض وہ میر صاحب لاش پر میئے گی جاتے ہیں وہ مگر بڑکے اللہ بیٹھا کہا فوراً ہم آتے ہیں	
	نرالی شان ہے وائیڈ میرے پیر کامل کی بجھاد دیتے میں دم بھر میں میرے وارث تگی دلکی	
وہ بیٹا ساتھ اے ہتھ آیا اپنے والد کے کھلا یا اسکو کھانا ساتھ اپنے شاہ وارث نے خوشی سے وارث اس طرح ملکر گیت گاتے تھے	کرامت دیکھ کر سر کار کی سب محیت تھے	
	نرالی شان ہے وائیڈ میرے پیر کامل کی بجھاد دیتے میں دم بھر میں میرے وارث تگی دلکی	
جنما نہ آیں عبا اسلام وارث پاک کا بے قبائلے بر نیا اسلام وارث پاک کا	منہبہ نور خدا احمد اسلام وارث پاک کا لانق حمد مرجا اسلام وارث پاک کا	
دل پہ کرتا ہے جلا اسلام وارث پاک کا		
پوشش ارکانِ نوح مقبول ربت ذوالجلال	یہ مکمل ہے ردائی خلعتِ حسن و جہصال	
ذخونِ رضنے سے ذہر میں طقی ہنیں جس کی مشاں	موج نہگت اوین عطرت طرہ تاج کمال	
المادل بھجے ہے کیا اسلام وارث پاک کا		
اگن پہ سارا حال روشن ہے جسم ان غ طور میں نا ایسی کیوں ہے اتنی کس لئے رنجور ہیں	دل سے وارث کے قریں ہیں گول بغاہر در ہیں معصیت میں بتلا ہم ہر کے گر بجور ہیں	
در دل کی ہے دوا اسلام وارث پاک		
کیوں نستاتا ہے تھیں عنم کس لئے بتاب ہو راہ نیلم و رضا کی اصل نزل ہے سنو!	واسطہ ہے جس سے اسکی ذات پر نتا کر رہو حرمی محشرے تم گھبراو گے جب مومنو!	
سماں بجا لے کو اسلام وارث پاک کا		

<p>طالب مشتاق کے دل پر لقصور جنم گیا بھر تو حاصل ہو گیا دیدار محبوب خدا</p>	<p>صاحب احسرام نے کردی توجہ گر ذرا کس سب آلاتوں سے آئینہ دل کا ہوا جس کو مرشد سے ملا احسرام دارث پاک</p>
<p>زندگی ہی میں مزہ دارین کا حاصل ہوا بر کیس نازل ہو یہ محبوب خدا</p>	<p>مدد قریب دارث کے بر آیا ہے دل کا مذکور ہونے ہی داخل غلامی میں مجھے سب کچھ دیا ہے خزانہ فیض کا احسرام دارث پاک کا</p>
<p>ہے کرامت سے بھرا احسرام دارث پاک کا دیکھ کر سب نیں فدا احسرام دارث پاک کا جاننتے ہیں رتبہ احسرام دارث پاک کا ان کا وارث بن گیا احسرام دارث پاک کا اس نئے پیلا ہوا احسرام دارث پاک کا خود مجھے لیں۔ ہے بندھا احسرام دارث پاک کا جس پر سایہ پڑ گیا احسرام دارث پاک کا جس کو ہوتا ہے عطا احسرام دارث پاک کا جس نے زیب تن کیا احسرام دارث پاک کا ہے بہت ہی در بار احسرام دارث پاک کا شیفتہ عالم بننا احسرام دارث پاک کا جلوہ گستہ ہو گیا احسرام دارث پاک کا</p>	<p>زدمولانے کیا احسرام دارث پاک کا کس قدر ہے خوشنما احسرام دارث پاک کا جو میں اہل معرفت اہل نظر اور اہل دل باندھ کر احسرام جن کو دین کی دولت میں رنگ پیلا ہے زین کا اور ہے مرغوب نظر مجھ سے آ کر قبر میں پوچھیں گے کیا نکنگیر گر می خور شید محشر کا ہنسیں اسکو خطسر وہ گدا سے شاہ بنجا تا ہے یہ اگ راز ہے آجھے آجھے اس کے ہولیتی ہے مخلوق تھدا اہل عالم گیوں نہ ہوں قربان اسکے حسن پر ائٹ ایٹڈر شان رفت اور یہ حسن کمال نلامت شب میں اجالا ہو گیا ہتھاب کا</p>
<p>کیا لکھے ہتھاب عاجز رتبہ احسرام پاک دیکھو ہے آئینہ احسرام دارث پاک کا</p>	<p>کیا لکھے ہتھاب عاجز رتبہ احسرام پاک دیکھو ہے آئینہ احسرام دارث پاک کا</p>
<p>دکھاتے ہیں مجھے نیرنگیاں شام و سحر دار کبھی بن کر سکون راحت قلب و جسم وارث</p>	<p>لطفاہر جلوہ گروارث بناطن جلوہ گروارث کبھی ہیں در دل وارث کبھی سوداۓ مرداث</p>

	مرے دل میں کیس وارث مرے پیش نظر وارث میں دیوانہ ہوں وارث کا ادھر وارث ادھر وارث	
	فنا کے ذات وارث ہو گے ہوں میں اسرابر وارث خبر وارث کی ہوں میں اور میں میری خبر وارث	بنادیتے ہیں ذرا کو بھی خورشید و قمر وارث کبھی ہیں جلوہ گر مجھے میں باہیں حال درگ وارث
	مرے دل میں کیس وارث مرے پیش نظر وارث میں دیوانہ ہوں وارث کا ادھر وارث ادھر وارث	یہ انا ظاہری آنکھوں سے میری ان کا پردہ ہے بطاہر بھی باطن بھی بہر نو ان کو دیکھا ہے
	مرے دل میں کیس وارث مرے پیش نظر وارث میں دیوانہ ہوں وارث کا ادھر وارث ادھر وارث	بتا سکتا ہوں میں ہر خال و خداڑ کی تھوڑا یہ فرضان لقین ہے یا کر شمہ ہے عقیدت کا
	مرے دل میں کیس وارث مرے پیش نظر وارث میں دیوانہ ہوں وارث کا ادھر وارث ادھر وارث	مقدار جاگ الحٹا ہے میری چشم بصیرت کا چمک الحٹا ہے ہر گوشہ صری دنیا نہ نہ کا
	مرے دل میں کیس وارث مرے پیش نظر وارث میں دیوانہ ہوں وارث کا ادھر وارث ادھر وارث	عنایت مجھ پر ہر لخڑک تو جہ مجھ پر ہر دم ہے! ندنیا کا الہ مجھ کو نہ عقین کا کوئی غم ہے
	مرے دل میں کیس وارث مرے پیش نظر وارث میں دیوانہ ہوں وارث کا ادھر وارث ادھر وارث	مرے دل میں کیس وارث مرے پیش نظر وارث میں دیوانہ ہوں وارث کا ادھر وارث ادھر وارث
	میں بزم وارث میں شمع وارث کا ہوں پر دانہ زمانہ مجھ سے جب چوتھا ہے تب دارث کو بھاننا	حیات بہاؤ دال بمحاجہ ہوں اس آتش میں جاننا مجست کی کتابوں میں لکھا ہے میرا افسان
	مرے دل میں کیس وارث مرے پیش نظر وارث میں دیوانہ ہوں وارث کا ادھر وارث ادھر وارث	مرے دل میں کیس وارث مرے پیش نظر وارث میں دیوانہ ہوں وارث کا ادھر وارث ادھر وارث

<p>مرے احسَام کی ظہت سے ہوتی ہے مری عزت ہوا سایہ فگن خیر الوری کا دام شفقت</p>	<p>بفیضِ دارثؒ عالم ملی احسَام کی دولت سرِ مہتاب پر اشدا ہے سایہِ رحمت</p>
<p>مرے دل میں دارثؒ مرے پیشِ تظر دارثؒ میں دیوانہ ہوں دارثؒ کا ادھر وارثؒ ادھر دارثؒ</p>	<p>جی کفر و جہالت پر کبھی شکر شیر دارثؒ کی دلایت کے مدارج میں اگر تفسیر دارثؒ کی</p>
<p>کبھی علم و فقہ پر بارش تبھیر دارثؒ کی طریقتوں کے صحافُ میں بھی ہے تحریر دارثؒ کی</p>	<p>مرے آئینہ دل میں ہے جب تصویر دارثؒ کی ہے میری روشنی زندگی تنویر دارثؒ کی</p>
<p>لقدق ہیں دل و جان ہوں میں شیدا شاہ دارثؒ کا سمایا ہے مری آنکھوں میں نقشہ شاہ دارثؒ کا</p>	<p>نظر آیا ہے جب سے روئے زیبا شاہ دارثؒ کا لکھوڑ میں رہ کرتا ہے جلوہ شاہ دارثؒ کا</p>
<p>مرے آئینہ دل میں ہے جب تصویر دارثؒ کی ہے میری روشنی زندگی تنویر دارثؒ کی</p>	<p>مرے دارثؒ نے بے انگے مجھے سب فتحیں میں طریقتوں کی قبایل میں مرے دل کے واسطے سی ہیں</p>
<p>مرے دارثؒ نے جب تصویر دارثؒ کی ہے میری روشنی زندگی تنویر دارثؒ کی</p>	<p>مرے دارثؒ نے میرے جسم پر احراام باندھا ہے ہمارا اپنا دیکھ غیر سے چھے کو بچایا ہے</p>
<p>علائق میں مجھے پابندیاں ہیں اس کو توڑا ہے یہ انا ناظہ مری آنکھوں سے میری ان کا پردا ہے</p>	<p>مرے دارثؒ نے میرے جسم پر احراام باندھا ہے ہمارا اپنا دیکھ غیر سے چھے کو بچایا ہے</p>
<p>مرے آئینہ دل میں ہے جب تصویر دارثؒ کی ہے میری روشنی زندگی تنویر دارثؒ کی</p>	<p>مرے دارثؒ میں یا آئینہ فرمانِ احمد ہیں دلائے حق تعالیٰ سے مجھے الفاظ ماسوارد ہیں</p>
<p>مرے دارثؒ میں یا آئینہ فرمانِ احمد ہیں مری آنکھوں میں تھے جتنے نقوش ماسوارد ہیں</p>	<p>میرے دارثؒ سراپا نورِ حکامِ محمد ہیں دلائے حق تعالیٰ سے مجھے الفاظ ماسوارد ہیں</p>

	مرے آئندہ دل میں ہے جب تھویر وارث کی ہے میری روشنی زندگی تھویر وارث کی	
میں ہوں وارث کا اور وارث مرس آقا مولانا الخیز کو میں نے سمجھا ہے الحس کو میں نے پہچانا	میں اتنا ہوش رکھتا ہوں کہ ہوں میں ان کا دیوان بالآخر مرشد و مادی الحس کو منق نے جانا	
	مرے آئندہ دل میں ہے جب تھویر وارث کی ہے میری روشنی زندگی تھویر وارث کی	
بھروسہ ہے مجھے ہستاب پورا اپنے وارث پر تھیں حشر کے آگے گے ہوں ہیں یہ میرے بھروسہ ہمنا ہے پکڑ کر دامن وارث میر محشر	تو جھ مجد پہ وارث کی انجام ہو بہتر شیخ حشر کے آگے گے گے ہوں ہیں یہ میرے بھروسہ	
	مرے آئندہ دل میں ہے جب تھویر وارث کی ہے میری روشنی زندگی تھویر وارث کی	
ذرا بنایا ہے مجھے حناک راہ کا منصب ملا ہے مجھکو بڑے عز و جاه کا	ممنون ہوں نہ کیوں کرم بے پناہ کا نقش ہے اور ہی مرے شام و پگاہ کا	
	میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا دامن ہے میرے ہاتھ میں شیرالا کا	
تکید وارثی میں وہ اب آگئی نظر ہوں پیش بارگاہ میں احرام باز خکھ	جن چیز کی نہ لفٹی مجھے اب تک کوئی خبر آزاد ہو کے قیسہ علاقے کو توڑ کر	
	میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا دامن ہے میرے ہاتھ میں شیرالا کا	
وارث کی یاد تازہ بے گام دل میں ہے القاب بیں زبان پہ تو نام دل میں ہے	احرام تن پہ و قعہ احرام دل میں ہے لقویر روز و شب سحر و شام دل میں ہے	
	میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا دامن ہے میرے ہاتھ میں شیرالا کا	

درگاہ وارث کی وہ عظمت ہے قلب میں  
ب پر ہے انکی یاد مجست ہے قلب میں

میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا  
دامن ہے میرے ہاتھ میں شیرِ اللہ کا

ہبیت کو میری دیکھ کے خود چل گیا پتہ  
سائل ہوں کس کے در کامیری جانبیں اہیں کیا  
خود کہہ رہا ہے کون مرا اس کا نام کیا  
 حاجت روایہ کوں مرا احسرام باندھنا

میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا  
دامن ہے میرے ہاتھ میں شیرِ اللہ کا

احسرام کے سوانحیں میرا لباس اور  
سماں زندگی کا ہنسیں میرے پاس اور  
وارث سے توڑ دوں تو کروں کسے اس اور

میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا  
دامن ہے میرے ہاتھ میں شیرِ اللہ کا

وارث کی خاک راہ سے آنکھوں میں نور ہے  
وارث کے ذکر پاک سے دل میں سرور ہے  
ان سلسلوں میں ستر خفی کا ظہور ہے  
زدیک میرے وہ بھی ہے جو سبے درجے

میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا  
دامن ہے میرے ہاتھ میں شیرِ اللہ کا

وارث کے دیکھتا ہوں جو لطف و عطا کو میر  
پاتا ہوں پیشِ مفعح جود و سخا کو میں  
سمجھا ہوا ہوں عظمتِ خیر الوری کو میں

میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا  
دامن ہے میرے ہاتھ میں شیرِ اللہ کا

پڑھتا ہوں میں کتابِ مجست ورق ورق  
وارث کا اپنے یاد بے ٹھکو بیق بین  
لکھا ہوا ہے ارض و سما پر مبق طبق!  
گو پیش رہتے ہیں میرے صنمون ادق ادق

میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا  
دامتہ میرے ہاتھ میں شیر اللہ کا

پڑ کیف ہے جو ساغر عرفانِ رب سے دل  
وارث کے آستان پر جھکا ہے ادب سے دل  
اب پھر گیا ہے عالم فانی میں سب سے دل  
پیتا ہے اس کے جامِ محبت کو جب سے دل

میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا  
دامتہ میرے ہاتھ میں شیر اللہ کا

سامان فقر تھا جو رسولِ خدا کے پاس  
جو سلسلہ سے پہنچا تھا آل عبا کے پاس  
کسی چیز کی کمی ہے بھلا بجھ گدا کے پاس

میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا  
دامتہ میرے ہاتھ میں شیر اللہ کا

ہر دم خیالِ شاہ رسالت کا دل میر ہے  
ہر احترامِ اہل طریقت کا دل میں ہے  
بہرہ قدم پر پاسِ شریعت کا دل میر ہے  
بہتابت بن کے دامِ محبت کا دل میر ہے

میں وارث ہوں وارث عالم پناہ کا  
دامتہ میرے دل میں شیر اللہ کا

محبت کی شرابوں سے بھرے ہیں جامِ دیگانہ  
عجائبِ دلکشا طریقوں سے ہے یاں ترین کاشا  
پیا جس نے ملائس کو مسرور و کیف زندانہ

خدا رکھے قیامت تک میرے وارث کا میخانہ

عقیدت وارث ہو در میان زندگی اپنی  
رسے اگ ناہم وارث بُرزبان زندگی اپنی  
کھلاۓ غنیمہ و گل گھستان زندگی اپنی  
بننے پوں جہنم بالشان شان زندگی اپنی

تو سمجھو ہے مکمل زندگی کا اپنی افسانہ

کہاں رکتے ہیں سیطابِ محبت میں جو ہتھی ہیں  
غم جاناں نئے کیا کیا زندگی میں رکھ سہتے ہیں  
ہم ان کے ہیں اچھیں اپنے لکھور کیا میں نہیں

### خدالاگھر سمجھئے حضرت وارثہ کا کاشانہ

سوائے واڑتھ عالم کے کس کا آستانہ دیکھیں  
نظر آتا ہے ہر سو جس طرف دیکھیں جہاں دیکھیں

سکون قلب مضطراً تھا آتا ہے کہاں دیکھیں  
ادھر دیکھیں ادھر دیکھیں یہاں دیکھیں یہاں دیکھیں

کوئی وارثہ کا پیدا لی کوئی وارثہ کا درلوانہ

نظر پڑتی ہنس زہمار بخمام مجتہ پر!  
خیر کوں نہ ہو عالم کو میرے ہوش وحشت پر

نگاہیں جنم کے رہ جاتی ہیں اکثر حسن صورت پر  
بے اندر جنوں یاتے ہیں جنت ایک جنت پر

مجھے جو دیکھتا ہے کہتا ہے وارثہ کا دیوانہ

یہ وہ صیقل ہے جس سے دل کا ایندھن سختناہ  
مبارک وقت وہ جو یاد وارثہ میں گزناہ ہے

مجتہ کیا ہے شے، ہفتا بے میں نہ سکو سمجھائیں  
زبان خاموش ہو جھی ذکر مرشد قلب کتنا ہے

انھیں کے عشق سے رنیں ہے میرے دل کا فاخت

### لکھیں پر نحر لستہ پر ہم شوا وارث

تذکروں میں سے امثلی ہے بیانِ پنجتن  
داستانوں میں ہے بہتر داستان پنجتن  
حضرت وارثہ چسر غی خاندان پنجتن

یاد گار پنجتن نام دشان پنجتن

دیکھتا ہے پیار کی نزاوں سے ان کو خود خدا  
صاف آتے ہیں نظر یہ عاشق خیر الوری

خواجہ گنگوں قباروں روایں پنجتن

مرح خواش شاہ رسولان کا ہے رب العالمین  
آپ ہی کی آل ہیں ہیں شاہ وارث بالیقین

راحت قلب حزیں اے جانِ جانِ پنجتن

جاری ہیں اللہ کی رحمت کے دریا ہر طرف نیر بُرُج سیادت گو ہر تاج شرف	تم پر صدقہ ہوتا ہے اہل مجت کا شغف بوز چشم ان بنی لخت دل شاہ بخفر
اے گل ز ہر آبہ سارِ بوستانِ پختن	اے گل ز ہر آبہ سارِ بوستانِ پختن
بھر بھی ہیں زیر جس ن نقش قد و حرم الہیت قبلہ اہمان و دیں نقش قد و حرم الہیت	بھر بھی ہیں نقش قد و حرم الہیت جانِ ہمارا بَحْرِ حزین نقش قد و حرم الہیت

## لطفِ ہر ن پر غزلِ حضرت پیدم شاہ وارث

عاشقِ محظوظ ہیں عاشقانِ وارث قدیموں میں ہے شاہِ خادمانِ وارث	عشقِ مذہبِ عشقِ قلت عشقِ جانِ وارث اہلِ دنیا سے الگ ہے عز و شانِ وارث
رشکِ فردوسِ بریس ہے آستانِ وارث	رسکِ فردوسِ بریس ہے آستانِ وارث
یوں بھی بجھے پر بھی کرم کر جلد آ کر اے صبا دل کے ذریعوں کو وہیں لے جل اڑا کر اے صبا	حس طرحِ خوش ہے گھولوں کو تو کھلا کر اے صبا حس تو ہے خندہ زنِ مجھ کو مٹا کر اے صبا
جس جگہ ہو خاک یا نے عاشقانِ وارث	جس جگہ ہو خاک یا نے عاشقانِ وارث
ہے وہی جو روزِ اولِ دی گئی تھی جیشیت عالمِ میثاق میں پی تھی مشراہ معرفت	بادہ ٹھواروں کی یہ قدرت نے کیا ہے تربیت راتِ دن طاری ہے دل پر بنخودی کی کافیت
ہوش میں اب تک ہیں ہیں میکشانِ وارث	یاد و ارثِ ذکر و ارثِ نعمتیں ادونوں پا اس اس قدرِ خبودِ بخشش اور شفاعت کی بے اس
پھر رہے میں جھوستے دیوانِ گانِ وارث ! :	پھر رہے میں جھوستے دیوانِ گانِ وارث ! :
مدحت و ارثِ کوہی پا ہے خطِ نور میں پختن کے نام کا طفرا ہے خطِ نور میں	قدیموں نے لوح پر دیکھا ہے خطِ نور میں اور سراپا آپ کا کچنچا ہے خطِ نور میں

## دور سے چکے گا محشر میں نشانِ وارث

یہ محنت ہے یہ ہر حالت میں ہے سب کی رفین  
دینا وملت سے جدا ہیں یاں کے آئین وطن

کافر دمومن ہیں دنیا میں اگرچہ دو فریق!  
اس سے بڑھ کر کوئی ہو سکتا نہیں پناشین

## یعنی دنیا کے محنت ہے جہاںِ وارث

اور آنکھوں میں چھپائے ہوں میں تصویرِ ہنم  
بھر تو بیدم منزلِ مقصور تک پہنچنے گے، ہم

جان گزیں ہے دل میں اسے ہتھاٹ ایڈ کرم  
جب یہی ہے آخرت کا تو شہ کیا مرنے کا غم

## بن گئے جب مثلکے گرد کاروائیں وارث

بہاں ہر ذرا ہ پر اشتر کی رحمت برستی ہے  
کہ جس کا قطرہ قطرہ لال ہے نایابِ موتی ہے  
کہ جس نے اک شارہ میں مری دنیا بدل دی ہے  
مئے وارث، مجھی یا وارث، ہی کہہ کر میں نے پیا ہے  
مجھے شاہی عطا کر دی مری، سخن بدل دی ہے  
بہاں کی مئے زالمی ہے بہاں ہر چیز سستی ہے  
سر لوح ازل جتنی مری رو داد لکھی ہے  
مرے پیشِ لطف وارث، تیری تصویرِ روتی ہے  
خدا سے بھی کہہ دوں گا شراب وارث پی ہے  
مئے وارث، ابھی جبی بھر کے تو میں نے نہیں پی ہے  
یہ میری بخودی ہے اور یہ میری ہو شمندی ہے  
کہ ہم اعداد میں جو وارث ہے وہ بہشتی ہے

بہاں کوئے وارث پاک ان آنکھوں نے دیکھی ہے  
وہ دریا کے عطا کے فیض وارث ہے رواہِ ہرسو  
نگاہِ نازِ وارث پر پزاروں جان سے قربان  
ٹاہے بحالم بسم اللہ کہکر دستِ وارث سے  
لتمدن نام وارث کے مجھے احرام کیا بختا  
خزیداروں کا جمگھٹ کیوں نہ ہو بازارِ وارث میں  
اسے پڑھنے بشوقِ دل درِ وارث پر آیا ہوں  
نظر جس سمت جاتا ہے یہ عالم ہے لقصور کا  
اگر شر میں مجھ سے پوچھا تو ہے کس کا مستوا لا  
ابھی تلمجھٹ، ہی پی ہے اور یہ عالم ہے مستی کا  
درِ وارث پر پلتا ہوں ہرم میں جا کر کہتا ہوں  
ہیں ہے فرق پچھے اہل بیہت وابل وارث میں

تر احمد جو وارث کے بہاں ہے جھگو پہنچے گا  
درِ وارث پر اے ہتھاٹِ نعمت تیری لا لہے

میکتے رہتے ہیں جو دامنِ محبوب سمجھاں میں  
شلگفتہ ہو کے پہنچنے کے کبھی باغِ رضوان میں  
کہ ہے ڈوبا ہوا ہر لفظ بھر لوزِ عرفان میں  
دہی تو نعمتیں موجود ہیں وارث کے دامان میں  
ڈبوتا ہے جنخیں اللہ بھر جو دو احوال میں  
نظر پڑتے ہیں ہودہ حوصلہ کمزور النال میں  
رہے باقی نہ کوئی تاراس کے جیب دامان میں  
چھپا دیں گے مجھے وہ دامنِ محبوب سمجھاں میں  
نہ ڈوبے گا ز ڈوبے گا کسی بھی وہ بھر عصیاں میں  
بیا بان ہے مرا گھر رہتا ہوں جا کر بیا بان میں  
قدم رکھا ہے میں نے جب سے وارث گھٹاں ہیں  
مجست ہو اگر وارث کی چشم و قلب انہاں میں

کچھ ایسے پھول ہیں محفوظ وارث کے گھٹاں ہیں  
جو غنیمہ ہیں ابھی لب بند وارث کے گھٹاں میں  
بنت ایسے بڑے ہیں میں نے وارث کے دیتاں میں  
کیا تقسیم جو محبوب رب نے اپنی امت پر  
کئے جاتے ہیں جنت میں وہ داخلِ دستِ وارث سے  
نوجہ میرے وارث کی کرادے پسپردِ عالم  
جنونِ عشق وارث توڑے زعیمِ رفوگر بھی  
بھا میں گے مرے وارث مجھے گرمیِ محشر سے  
جو خوش بخشی سے وارث کے سینہ میں ہوا داخل  
پتہ ہے کہ بعد از جمۃ السال در وارث  
بہاریں چوتھی ہیں پاؤں ہر جانب سے آہ کر  
ہے دامنِ لطفِ جنت تو دل کا کاشانہ راحت

وہ وارث میرے بتا سب ازال سے ہوں یا بتا سب ازال سے

میں ان کا چھوڑ دوں دامنِ بہیں یہ میرے اسکاں میں

کرتا ہے دل منور وارث کا آستانہ  
تکین قلبِ مضطرب وارث کا آستانہ  
سب کیلئے برابر وارث کا آستانہ  
دیکھ آئیں پہلے جا کر وارث کا آستانہ  
ہے منہظہ منور وارث کا آستانہ  
ہے فیض کا سمندر وارث کا آستانہ  
کہہ دوں گا پیشی دا ور وارث کا آستانہ  
ہو نقشِ لوحِ دل بار وارث کا آستانہ

دیکھو نگاہ بھر کر وارث کا آستانہ  
پر کیف ور روح پر در وارث کا آستانہ  
ہر ایک کیلئے وہ قبیلہ طریقت  
قبرِ جہاں کو واعظِ دیکھیں گے بعد تیہم  
انوارِ حق کی بارش پردم ہے نورافشاں  
اپنی مراد اس جا پاتے ہیں خوشِ عقدت  
قبلہ ترا کدھر ہے پوچھے گا حشر میں جب  
عاشق کی زندگی میں یہ شرطِ بندگی ہے

ڈھونڈ میں پہاڑ پہ جا کر تیکن ح دل ہم  
رکھو بیہادل کے اندر وارث کا آستانہ  
لیکن ہے دل کے اندر وارث کا آستانہ  
تطرد کے سامنے ق طور درم سمجھی ہیں

ہتھا ب بعد حرون د گز میں ملے گی !  
پھوڑو نزدیکی بھر وارث کا آستانہ

بینت کے سلسلہ کی اک بڑی سر کارہے  
ذات وارث پاک اک گنجینہ اسرار ہے  
چاند اگر رخ ہے تو سبل گیسوئے خدا رہے  
دیکھتے ہی کہہ الشاہر شخص کیا دبارہ  
جس کو دیکھو جان دینے کیلئے تیار ہے  
کوئی دیوانہ کوئی بیوہ کوئی سرشار ہے

مر جما حل علی کیا وارث دربارہ  
ہر نفس ہر گام ہوتا ہے کرامت کا ظہور  
کیوں ن گھائی ہو زمانہ دیکھ کر صورتی  
سینر گنجید کیا بلندی پر پڑیا جدم نظر  
شخ ہو چاہے برہن ان کا جلوہ دیکھ کر  
آپ کے عاشق ہیں جتنے طے ہیں ہرنگ میں

جھٹک جھٹک نے کافی ہے اپنی زندگی !  
لگد گیا جو آپ کے تزویل سے وہ مشیار ہے

تو ہی رنگ ہے تو ہی بو ائمہ وارث ائمہ ہو  
لاکھوں اسم مسمی تو ائمہ وارث ائمہ ہو  
غرض کر سبک تو ہی تو ائمہ وارث ائمہ ہو  
اندر باہر تو ہی تو ائمہ وارث ائمہ ہو  
تو ہی کوئی کی کو کو ائمہ وارث ائمہ ہو  
ہو جا ہو جا ہو میسا ہو ائمہ وارث ائمہ ہو

ظاہر باطن تو ہی تو ائمہ وارث ائمہ ہو  
وحدت سے کثرت میں آبے رنگی کورنگ دیا  
الا موجود الا الله لا مطير الا الله  
نور وحدت جان کی جان اپنے آپ کو پہنچان  
خندہ گل ہے تیری اور نالہ بلبل تیری صدرا  
بود ہی نابود ہی نبویت کا سود ہی

ہتھا کے مانند نور تراویش ہے ہر گھر میں  
جلوہ نہ ہے تو ہی ہر سو ائمہ وارث ائمہ ہو

دل کو دینے لگی بھر پا دمڑہ دیوے کی  
تجھ سے آتی ہے جو یہ بولے دفادریوے کی

پچھے خر لائی ہے کیا باد صبادیوے کی  
در وارث سے چلی آتی ہے کیا باد سحر

دھوم دراصل ہے تاریخ و مادیوے کی  
دیکھنے کیسے بے خل ادا دیوے کی  
دل کی پاتے، میں دواں کے دھادیوے کی  
بوئے وارث سے معطر ہے ہوا دیوے کی  
ذی شرف ہے دم دارث سے فضادیوے کی  
خود یک الٹی در دل پر ضیا دیوے کی

ہند ہی تک نہیں متوقف ہے شہرت اسکی  
جو حق آتی ہے ہر سخت سے مخلوق خدا  
جموم جاتے ہیں یہاں آتے ہیں جتنے زائر  
ہر قدم پر تجھے لازم ہے کہ پڑھ صلی علی  
ساتھ دیوے کے لکھا جاتا ہے جو لفظ شریف  
جب ہو میں جلوہ وارث سے منور آنکھیں

وہاں ہستابت حیں بارگہ وارث سے ہے :

۱ جو بھی تعریف کرو سب ہے بجا دیوے کی !

روح تازہ کئے دیتی ہے فضادیوے کی  
چاہئے ابے مریغیوں کو دھادیوے کی  
جو لیاں بہر ایسا بہ ننگا م عطا دیوے کی  
خوب اس نام نے دیا قدر بڑھادیوے کی  
دیکھ اے کو نظر خاک لگا دیوے کی  
لطف دیتی ہے ہر اک موچ ہوا دیوے کی  
بات ہے سب سے زانی بخدا دیوے کی  
پال جاتی ہے گرث ان جدا دیوے کی

بجا گئی دل کو سرے آب و ہوا دیوے کی  
بھر وارث سے جو بیمار رہا کرتے ہیں  
ہم نے جب دیکھا در فیض کھلا ہی پایا  
کھل گیا وارث ذیجاہ سے دیوے کا فیض  
اس کی برکت سے ترمی ہنونگی منور آنکھیں  
مجھ کو وارث کی عقیدت سے طاچین و سکون  
کردیا روضہ وارث کی پہاروں نے عیاں  
لتے ہیں اور مزاروں سے بھی برکات دیو من

ذرہ ذرہ سے ہے منابع کرامت کا ظہور  
کوئی دیکھئے تو رہ صدقہ و صفا دیوے کی

ارض طیب میں وہ مصطفیٰ بن کے چکے  
وارث علم شیر خدا بن کے چکے  
مشکلوں میں وہ مشکلکشا بن کے چکے  
دو نوں عالم میں غوث الورثی بن کے چکے

عرش پر نور رب العلماں بن کے چکے  
نور چشم شر انبیاء بن کے چکے  
 حاجتوں میں وہ حاجت رو بن کے چکے  
فرش پر عین حق کی رضا بن کے چکے

اور کہیں پر وہ صابر پسیاں کے چیز کے  
دہر میں وارث انسانیاں کے چیز کے

خواجہ قطب و نظام اور کہیں پر نصیر  
راز عشق اور محبت کی سوغات لے کر

ایسا وارث پہ ہتھا ب لکھا طفیل حق  
ہر طرف شمع را ہ زہریاں بن کے چیز کے

محبت کی حلاوت اور جو نہت عشق کی چاہے  
یہ وارث پاک کا ہے عرس آئے جس کا جمی چاہے  
یہاں دنیا کی شاہی ہے یہاں عقبی کی دولت ہے  
یہ وارث پاک کا ہے عرس آئے جس کا جمی چاہے  
طلب سے بھی سوا سرکار رے ہم فیض پاتے ہیں  
یہ وارث پاک کا ہے عرس آئے جس کا جمی چاہے  
یہاں ہر اک اشارہ و آخرت کا فیض پاتا ہے  
یہ وارث پاک کا ہے عرس آئے جس کا جمی چاہے  
بنانا چاہتا ہے پنی گر بگڑی ہونی حالت  
یہ وارث پاک کا ہے عرس آئے جس کا جمی چاہے  
بقید زہر میتی ہے یہاں پرہ دولت ایمان

رضاحق کی توجہ مصطفیٰ کی جو کوئی چاہے  
جو سر پر شامیانہ ابر رحمت کا ابھی چاہے  
یہاں ایمان ہے تو یہ صد ہے در حقیقت ہے  
یہاں رحمت ہی رحمت ہے محبت ہی محبت ہے  
جب اپنی جھولیوں کو لیکے خالی در پر آتے ہیں  
یہ وہ در ہے یہاں اہل ارم بھی آتے جاتے ہیں  
یہاں ہر بات پینماں فلاح دینا و دنیا ہے  
بنائے اپنی قسمت کو اگر دل میں لٹھنا ہے  
جگانا چاہتا ہے کوئی گرسوئی ہوئی قسمت  
ملے دنیا میں راحت آخرت میں بھی ملے عزت  
بقدر ظرف ملتا ہے یہاں جاہم میں عرفان

بجا ہے دعورت ہتھا ب بننا ہو جسے انساں

یہ وارث پاک کا ہے عرس آئے جس کا جمی چاہے

کہ حوریں لانی ہیں جنت سے اس ادبار کی گاگر  
یہ ہے نورِ زنجہہ یہ زندگی کا رکی گاگر  
یہ ہے وارث علی سر شمہہ اسرار کی گاگر  
یہ ہے خادم علی کے جانشیں دلدار کی گاگر  
ادیب عشق و میر حلقة ابرار کی گاگر

الٹھاؤ بڑھ کے کلمہ دھوم سے سرکار کی گاگر  
صلحاب کو بھی پیاری خوش و خواجہ کو بھی پیاری ہے  
فرید الدین علاء الدین نظام الدین بھی خوش ہیں  
شہ قربان کے ہے لاڈے کامعدن فیضان  
سمجھ کر ایک نعمت اہل سر پر اٹھا رہے ہیں

بُور کھلے سر پر جو اس کو خلد کا سرایہ بھائے مرے ہادی امر مرضہ مرے سر کار کی گاگر ہے۔	درِ وارث پر یہ حضرت لئے ہمتا پ آیا کہ دیکھئے اپنی آنکھوں سے شہہ ابرار کا گاگر
بن گئی تقدیر میرے حشم ناہنجار اس کی جب میرے ذوق نظر نے خواہش دیدار کی	کھل گئی اس پر تحقیقت روئے پرانی اور کی یہ توجہ خاص ہے جو پر مرے سر کار کی
کھنچنچھ لئی لقوہ آنکھوں میں جمال یار کی	
اپنی ہستی کو مٹا دینا ہے اسکی انہتا جل گیا پرواز اتنا شمع سے کہتا ہوا	دل کو نذر بریار کرنا عشق کی ہے ابتداء عشق کی منزل میں لاکھوں ہو گئے عاشقانہ
تیرے اوپر میں نے قرباں اپنی جان زار کی	
چلکیاں لیتے میں دل میں ہر ہماری خدمت دلم اپ نے دل کھول کر اتنے کے ظلم دسم	بندہ پر در کیا سُناؤں آپکو رو داد غشم بھول کر مجھ پر نہ فرمایا کبھی لطف و کرم
جانتے ہیں آپ خود حاجت ہیں انہیں انہیں اپنے سارے کی	
اب وہاں پر کون جائے دیکھئے اپنی قضا کاش جا کر اتنا کہہ دے آج سارے اقربا	انگی خدمت میں جزو اسہ برگی مارا گیا ایک صورت ہے اگر اس شوخی سے باہمیا
رزو ہے ہیں دیکھئے صورت یتیرے بیمار کی	
ہو گئی خدمتوں سے بیان زار بھانڈر الم بکر کے اتنی بات رخصعت ہو گیا بیمار غنم	عمر بھرا اس شوخی نے اتنے کے ظلم دستم وہ نہ آیا دیکھنے تو آگیا بھنوں پر دم
ذائقہ حضرت لے چلا میں آرزو دیدار کی	
خالا تو آہ سے منظوم کی واقف ہیں خاک ہو جائیں گے جنکر آسمان اور یہ زمیں	کیوں جھاتا ہے کہی کوڑیکھوا دی جریخ بریتیں یہ اثر ہو گا مری آہوں ہاتو کر لے یقینیں
ہم نے فرقت میں اگر اک اور آنحضرت کی	
فیصلہ ہونے کو لیکن جب ہوا عشر بپا	اپنے عصیاں سے مجھے روزِ جزا کا خوف لقا

پیشِ دادر عاصیوں کا دفتر عصیاں کھلا	نامِ اعمال میرا پڑھ کے دادر نے کہتا	
تیرے عصیاں گھٹ گئے کثرت سے استغفار کی		
ہو گیا جب سے جدا بخوبی سے مرار شک تقر	دردِ فرقہ سے تڑ پتار ہتا ہوں آنکھوں پر	
راتِ دن کی اشیا رمی نے دکھایا یہ اثر	خون ہو کر بہہ گئے ہستاب سب قلب و جگر	
سرخیِ غم بے روائی دیدہ خوبی کی		
<b>تضمین بر حکم قیصر وارث کراچی پاکستان</b>		
اوامر طریقت کی تنویر ہیں او گھٹ شاہ	اذکار شریعت کی تنویر ہیں او گھٹ شاہ	
ہر خواب عیقدت کی تعمیر ہیں او گھٹ شاہ	وارث کی محبت کی تصویر ہیں او گھٹ شاہ	
آئینہ رحمت کی تفسیر ہیں او گھٹ شاہ		
ہے جلوہ گری جس میں بر نور دہ بستی ہے	نظراء کی حضرت میں ہر آنکھ ترسی ہے	
جامیں میں وارث کی چھائی ہوئی بستی ہے	رنگینی وارث میں ڈوبی ہوئی بستی ہے	
والہ گل باری تو قیر ہیں او گھٹ شاہ		
مولاسے جو پایا ہے ہر گام پر وارث نے	دہ ان کو دلایا ہے ہر گام پر وارث نے	
بر نور بنا یا ہے ہر گام پر وارث نے	جو ان کو دکھایا ہے ہر گام پر وارث نے	
اس جلوہ کامل کی تنویر ہیں او گھٹ شاہ		
اسرار لمحے جو جذب کامل میں بحمد اللہ	پاتے ہیں اسے قلب شاغل میں بحمد اللہ	
ہیں جلوہ فلک اعلیٰ منزل میں بحمد اللہ	آنکھوں سے اترائی جو دل میں بحمد اللہ	
اس شوخی وارث کی تنویر ہیں او گھٹ شاہ		
کاشانہ وارث تک ہے راہگذر ان کی	اُن کو بے خبر ان کی ان کو بے خبر ان کی	
اسرار الہی سے واقف ہے نظر ان کی	عنظمت کو نہ کیوں سمجھے ہر فرد دل بر ان کی	
بغاید حقیقت پر تعمیر ہیں او گھٹ شاہ		

دیوہ کے بستیا کو پھر یہ سبھی ممکن ہیں  
یہ مرشد کامل ہیں یہ صاحب باطن ہیں

پُر کیف سی راتیں ہیں اور نور بھرے دن ہیں  
دارث کے مریدوں کے ہر طرح معادن ہیں

یہ باعثِ صدعزو تو قیر ہیں او گھٹ شاہ

ہمتا ب کہیں کیسے قربان ہیں ہم ان پر  
قیصر مرے وارث کا ہے لطف و کرم ان پر

دنیا نے لٹایا ہے ہر جاہ و حشم ان پر  
گردیدہ ہوا جاتا ہے شیخ حرم ان پر

واللہ بڑے روشن تقدیر ہیں او گھٹ شاہ

تیرا جلوہ ہے زالا شاہ او گھٹ وارثی  
بے ہماروں کا ہمارا شاہ او گھٹ وارثی  
ہے جہاں میں تیرا ہمرا شاہ او گھٹ وارثی  
آپ ہیں پھولوں میں اعلیٰ شاہ او گھٹ وارثی  
آستان تیرا زالا شاہ او گھٹ وارثی  
ساقی کوثر کا پیارا شاہ او گھٹ وارثی  
میری نیا کا کھویا شاہ او گھٹ وارثی  
اس طرف بھی اک اشارہ شاہ او گھٹ وارثی  
نام یوا ہوں ہمارا شاہ او گھٹ وارثی

ہے جو تیری شان اعلیٰ شاہ او گھٹ وارثی  
تو غریبوں کا ہے داتا اور میتوں کا ولی!  
تیرے فین معرفت سے گستاخ میں ہے بہار  
خوش چیس غوث و قلندر گلستان فین کے  
در کے در بالوں میں ہیں سب جو رو غلام لک  
ہے جیب شاہ وارث شمس کا ہے لاڈلا  
سب کی نیا کے کھویا سیکڑوں لاکھوں گر  
گر کرم ہو جائے بگڑے کام بن جائیں مرے  
آپ ہی کے فین سے وارث کا در محبکو ملا

صدقے میں وارث کے ہو ہمتا ب کو بھی پچھے عطا

پھرتا ہے وہ مارا مارا شاہ او گھٹ وارثی

دورہی سے اک جھلک مجھکو دکھا کر چلدے  
معرفت کا درس اشارے سے پڑھا کر چلدے  
باتوں باتوں میں مجھے اپنا بنا کر چلدے  
خود بنے لیلی مجھے جنوں بنا کر چلدے  
کیوں دکھائی اپنی صورت از دکھا کر چلدے

بام بربے پردہ آئے اور آکر چلدے کے  
عشق کی اپنے مجھے را ہیں دکھا کر چلدے  
وہ گئیں نظروں سے دیکھا مسکرا کر چلدے  
دل کو میرے کر دیا گھائیں نکاہ نازے  
آپ کو پردہ ہی کرنا کتنا تو رہتے پردہ میں

سر پر کوہ غم ہمارے آپ ڈھا کر چلدے  
اپنے دیوانے کو وہ بخود بنائے کر چلدے  
تم نہ گھبرا نا میں گے پھر تا کر چلدے

چاہئے تھا آپ کو درمان قلب مضطرب  
زلف کو عارض پے سمجھرا کرو آئے سانے  
دا گئے ناکامی لصور میں بھی آئے جب کبھی

آگئی ہتھا ب کی باری جو نوشنا نوش کی!  
پچھے جو ساغر میں بجھی تھی وہ پلا کر چلدے

یہ تمیل عشق خدا ہو رہی ہے  
عیاش از سماک تاسما ہو رہی ہے  
نظر میری ایسی رسا ہو رہی ہے  
جو ہر چیز میں رو نہ ہو رہی ہے  
کہ ہر سمت قبلہ نہ ہو رہی ہے  
کہ مخلوق پچھے پر فدا ہو رہی ہے  
لظر کیلئے رہنمایا ہو رہی ہے  
نگا ہوں میں جلوہ نہ ہو رہی ہے  
میری جان تن سے جدا ہو رہی ہے

مری جان بھی پر فدا ہو رہی ہے  
بہر نگ تیری تجھی و قدرت  
حمدہ دیکھتا ہوں تجھے دیکھتا ہوں  
بجز تیرے کس کی یہ جلوہ گردی ہے  
تجھے بے کس سخت بحدہ کروں  
ادائیں تیری دل نشیں، میں پچھے ایسی  
میں کیا جاؤں در و حرم خود تبلی  
یہ پرده عبث ہے کہ تیری حقیقت  
مرے مدد جبیں تجھے سے ملنے کی خاطر

اگر چشم باطن سے ہتھا دیکھو!  
ہر اک شےٰ حقیقت نہ ہو رہی ہے

ترزاپ ہے رنج ہے غم ہے الم ہے بیقراری ہے  
پیشے ہے میں نے بھی تیری طرح سے شب گزاری ہے  
میری آنکھوں سے اپاٹکوں میں مکر خون جاری ہے  
جمال یار سے کب عاشقوں کو آنکھ پیاری ہے  
ز جب آنکھوں میں جنبش ہے دل میں بیقراری ہے  
دم آنکھوں میں بے لین لب پرانا نام جاری ہے

تری فرقت میں کیا کیا نعمتوں کا فیض جاری ہے  
لصور سے کسی کے صحیح تک کیھلا کیا میں بھی  
کسی کی یاد میں کیا جائز کیا دل پر مرے گزری  
وہ چاہے کور ہو جائے مگر دیدار ہو جائے  
پچھے ایسے وقت وہ بیمار کی بالیں پاے میں  
دم آخر خدا نے سن لی آخر مرنے والے کی

لیکچہر پچونک ڈالا آتش فرقت نے اے دارث  
جگر تو جل چکا ہمتاب کا ب تن کی باری ہے

فزوں اور ذوقِ لنظر دیکھتے ہیں  
نظر آ رہے ہیں جو صدر دیکھتے ہیں  
ہر اک ذرہ میں جلوہ گرد دیکھتے ہیں  
ہمہ سارا وہ ذوقِ نظر دیکھتے ہیں  
کہ دامن پہ لخت جگر دیکھتے ہیں  
حضرت مرے چارہ گرد دیکھتے ہیں  
تجھے ہر طرف جلوہ گرد دیکھتے ہیں  
تجھے پھر بھی پیشِ نظر دیکھتے ہیں  
ترے نگ در پر یہ سر دیکھتے ہیں  
ترا جلوہ آٹھوں پھر دیکھتے ہیں

ترا جلوہ ہم جس قدر دیکھتے ہیں!  
جبلِ حسن ازل کے کوشے  
پشمِ حقیقت تجھے تیرے عارف  
ہنسے بسب لن ترانی یہ موسیٰ  
خدارا ترجم بس اے پشمِ گریاں  
چسرا غِ حیات اپنا گل ہو رہا ہے  
لیسا و کبھے پہ کیا منحصر ہے  
ہیں گو تابش حسن سے خیرہ آنکھیں  
نہ ہو خسیر مرشد ہمیں کس لئے پھر  
ہماں قیدِ دن کی ن شام و سحر کی

رہِ عشق صادق ہے ہمتاب بہتر  
ز اس میں کوئی ہم خطہ دیکھتے ہیں

ابھی دل ہے تیرِ نظر کا نشانہ  
ربا عمرہ بھر تیر غم کا نشانہ  
ہیں انداز جس کے سبھی کافرانہ  
بناؤں گا ہرشاخ پر آشیانہ  
طا مجھ کو قسمت سے وہ آستانہ  
ہو پیشِ نظر آپ کا آستانہ

لہبہر جا ابھی حادثاتِ زمانہ  
مرے دل کا کیا پوچھتے ہو نسانہ  
ہے دشوار تراس سے دل کا بچانا  
جلائے گی جبلی ہماں تک میں دیکھوں  
ہماں کے گداستاہ کہلا رہے ہیں  
جھکاؤں جیں جب کبھی بھر بجدہ

میں ہمتاب اس ماہِ رحمت کے صدقے  
ہوا نیفن جس سے مجھے عنایا نہ

رہے آباد یو ہنی حشر تک یہ جن از نداز  
مبارک ہو تجھے اے دھشتِ دل کو سمجھا  
کہ میرے بعد رہ جائے جہاں میں میرا افسانہ  
زبان تک بھی نہیں لاتا ہے کوئی رازِ میخانہ  
خوشی سے شمع پر قربان ہو جاتا ہے پرداز  
تیرا ساغر ترا مینا تیری میتیرا میخانہ

یہ درِ جام و مینا ہے افیضِ پیرِ میخانہ  
چلا ہے شمع کعبہ کو برہن سوئے تباہانہ  
اسی سے ذرہ ہائے دل میں ان کے درِ چھوٹیا  
یہ طرفِ بادہ کشا دیکھو کر پی کر دستِ ساقی سے  
اے جب آتشِ عشقِ اسکی جانب کھفع لاتی ہے  
خوشی تیری پلا دے مجھ کو پیار کہ لشنا لب ساقی

اُو کھافیضا ہے ہستاب ساقی کی کرامت کا  
مرے منہ تک پھونخ جاتا ہے خود بڑھ کر ہکے پیانہ

دل جس سے مرار و شن ہو ساقی میخانہ  
تا حشر نہ ہوش آئے ایسا بول دیوانہ  
ہو سانے آنکھوں کے ہر دم ریخ جانا نہ  
شید رائی ہوا تجھ پر دل صورت پروانہ

ایسا می الفت کا دیدیے مجھے پیانہ  
سرشار مجھے کردے وہ جام پلا ساقی  
ایسا تو لقصور ہو جس سمت نظر اٹھے  
جس روز سے دیکھا ہے آنکھوں کے خیارخ

ہستاب ادا کر لے اس طرح قضا بحدے  
چھوٹے نہ کبھی تجھ سے منگ در جانا نہ

جسے پی کر نہ آئے ہوش میں پھر تیرا دیوانہ  
مری نظروں میں سب میں ایک کعبہ ہو کہ تباہانہ  
مجھے کوئی نظر آتا ہنسیں عالم میں بیگانہ  
تیرے قبضہ میں ہر شے ہے ہر کٹے تیر کا شاہ  
مری ہر سالنی مجھ سے کہہ رہی ہے تیر افغانہ  
لقصور میں چلے آئیں اگر وہ بے محابا د  
کہیں وہ شمع کی صورت کہیں پر شل پرداز  
خود کی دل سے ٹاکر جو ہوا ہستی سے بیگانہ

پلا دے ساقیا ایسا می وحدت کا پیانہ  
ہوا ہوں جب سے اوپر دہ نشیں میں ترکیا نہ  
ہر اک صورت تیری ہوئے ہر صورت صفت تیری  
نگاہِ بتجوہ میلے جس طرف دیکھا ہی دیکھا  
زبانِ دل تیرے ہی ذکر میں صرف ہے ہرم  
قسمِ اندکی اک بار سینے سے لگا لوئیں  
کہیں عشاق کے جھرمٹ میں میشوں قیمودت  
اسے تو مل گیا وہ منزل مقصود کو پھوپخا

<p>لصدق شمع پر ہوتا ہے اب وجدہ پروانہ</p>	<p>کوئی تو بات ہے جو تجھیہ صدقے ہوتا رہتا ہوں</p>
<p>لبھی ہستاب عارف ہو نہیں سکتا کوئی جب تک نہ ہو شمع ولایت پر لصدق مشیں پروانہ</p>	
<p>آنکھ کہتی ہے تیرے حسن کا آینہ بنوں اپنے ہی حسن کا پھر آپ ہی دیوانہ بنوں سر میں سودا ہے تیر ہائیش کا نذر انہوں لخت دل کا یہ لقا خانہ ہے کہ پیازہ بنوں</p>	<p>دل یہ کہتا ہے کہ گیسو کا تیرے شانہ بنوں آپ ہی عکس بنوں آپ ہی آینہ بنوں ہے جگہ کی یہ تمنا کہ رہوں میں زد پر کاسہ سر کی تمنا ہے بنوں جامِ دُبُو</p>
<p>ذوقِ دیوانگی ہستاب ہی کہتما ہے اپنی سستی کا رہ عشق میں افسانہ بنوں</p>	
<p>شبِ ہنالی ہے میں ہوں دلِ دیوانہ ہے میری پیشانی ہے منگ درِ جانا نہ ہے قبح تو یہ ہے کہ وہ عکسِ رخچ جانا نہ ہے دوں نگاہوں میں ہنال جلوہ جانا نہ ہے آتشِ شمع جو ہے آتش پروانہ ہے میرے ساتی کا چھلکتا ہوا پیازہ ہے میری پیشانی کا کبھی درِ جانا نہ ہے ہوش آئے نہ کبھی سب کہیں دیوانہ ہے</p>	<p>کوئی اپنا ہے یہاں اور نہ بیگانہ ہے اب نہ کبھی ہے نظرِ میانہ تو تباہ نہ ہے لوگ کہتے ہیں ضیائے مہ دخور شیدہ جے بوئے گل جس طرح پوشیدہ ہو حسن گل میں جب جما باتِ دوئیِ الٹھگئے دیکھا ہم تے دین دنیا سے جو بیگانہ بنادیتا ہے زادِ انجمنہ کو مبارک ہوں حرم کے سجدے مئے پلا دے مجھے تو اے شہ وارث ایس</p>
<p>میرے وارث جے کہتا ہے زمانہ ہستاب ہے وہ دیوانہ مگر آپ کا دیجانہ ہے</p>	
<p>مقدار اس کا بن جائے وہ اک فرزانہ ہو جائے کوئی وحشی کوئی بجنوں کوئی دیوانہ ہو جائے دہی کعبہ بھی ہو جائے دہی تباہ نہ ہو جائے</p>	<p>تمہارے عشق میں کوئی اگر دیوانہ ہو جائے وہ اپنا زلف بکھرا کر سیرِ محفل جو آجائیں باندازِ دگر اپنے قدمِ تم جس جگہ رکھ دو</p>

ز ہے فتحت اگر منتظر یہ نذرانہ ہو جائے  
دل صد چاک فتحت سے اگر اک شانہ ہو جائے  
کہ مجھ سے ساری دنیا بھی اگر بیگانہ ہو جائے

بھا کر کشی دل میں جگڑ کے مکڑے اصیجے ہیں  
سنوارے خوب ہی جو لکر پھر زلف کو تیری  
مختاری اس میں مرصن ہے تو غم نہیں اس کا

پھر اس کی زندگی بن جائے دنیا رشک سے دیکھے  
اگر ہستاب کے دل میں ترا کاشانہ ہو جائے

وہ بے نیاز کعبہ و بخانہ ہو گیا  
اور سر بھی تینا ابر و کان نذرانہ ہو گیا  
بس ختم حسن و عشق کا افسانہ ہو گیا  
مشہور استقدر میرا افسانہ ہو گیا  
میں اپنے ہی وجود سے بیگانہ ہو گیا

جو آنسناٹے جلوہ میخانہ ہو گیا  
دل بھی اسی رجلوہ جبانانہ ہو گیا  
لو ہو گیا مراعین عزم، مجر جان بحق  
بھولے ہیں لوگ قہقہہ فرماد و قیس کو  
واعظ نجھے سزا و بزا سے نہ تو ڈرا

ہستاب دل میں رہنے لگی یاد شان  
کعبہ ہے بنایا تھا بخانہ ہو گیا

کئے گی رات یہ کس طرح سے خدا جانت  
رشیع پہ ہو جائیں جیسے پروا نے  
توں میں حسین خدامی ہے شیخ کیا جانے  
کہ غنچہ ہائے تبا لگے ہیں مر جہانے  
بخلاف دل میرے دل سے چہار کے انسانے  
ہمارے دم سے ہیں آباد اب تو ویرانے

کسی کی یاد پھر آئی کسی کو تڑپانے  
مختارے حسن پہ دیتے ہیں جان دیوانے  
ملی ہو چشم حقیقت اگر تو پھپانے  
پچھا ایسی چل گئی ایوسیوں کی باد سکوم  
بس ایک بھلک میں بنا کر کسی نے موجوداں  
پرانی بات ہے محنوں دشت پیاسی

براۓ بحمدہ ہے ہستاب کا بلاوا کہیں!  
کہ اس نے خوارہ میں دیکھے ہیں بخانے

نہ پایا آج تک ترا نشان بے نشان ہم نے  
بنایا سر کا مرکب تیرانگ آنساں ہم نے

حرم میں دیر میں دھونہ نہیں آخر کمال ہمنے  
جو بخانہ میں جھک جاتا تو پھر کعبہ نہ جاتا

رکھا تھا بچپوں کی زد پر خود ہی آشیاں ہم نے  
الخیں تنکوں کو سمجھا ہے متائے دوجیاں ہم نے  
بنایا ہے تیری ہد پر ہم میں آشیاں ہم نے  
ہیں تو سجدہ کرنا تھا کیا چاہا جیاں ہم نے

شکایت کیا تم سے با غبائل کے خود ہی تگ اُک  
جو تکے بچپوں سے پہنچے ہیں آشیانے کے  
گرا جو رخ ستمگر بچلیاں کرتے تک گراۓ گا  
محبت میں ایک دار و حرم سے کیا غریب نا بد

کہیں ہمتا ب عشرت ہے کہیں ہے نالہ فرازی  
زمانے کی یہی دیکھیں عجب نیز نگیاں ہم نے

آئینہ سامنے رکھ کر نہ تماشا کرنا  
شیوهِ عشق نہیں حسن کو رسوا کرنا  
کفر ہے تیرے سوا غیر کو سجدہ کرنا  
ورنہ آن ہیں ان کا لظاہرہ کرنا

یہی پردہ ہے تو اپنے سے بھی پردہ کرنا  
ان کے دیدار کی ہر گز نہ تمنا کرنا  
پچھے بھی ہو کعبہ و تبحانہ مگر میر سے لئے  
تابش رخ کیلئے تائب لنظر پیدا کر

آن ہمتا ب کی لفردی سے وہ چھپ جائیں مگر  
کھل سر حشر نہ کام آئے گا پردہ کرنا

تیری نگاہ کرم کا ایس دوار ہوں میں  
قرار جس کو نہ آئے وہ بیقرار ہوں میں  
زمانہ مخلو تھتا ہے بادہ خوار ہوں میں  
گناہ اتنے کئے ہیں کہ شر منثار ہوں میں  
اسی لئے ہوئے لگشن کی یاد گار ہوں میں  
بہماں میں آج دنیرنگ روزگار ہوں میں

شکور کہتے ہیں تجھ کو گھنٹہ ہڑی میں  
پر ایک لمبے ترے سے کام ہے بخکو  
ہے پشم ملت کا ایسا سر در آنکھوں میں  
الی حشر میں اسکال کا حساب نہ لے  
کیا سہ جس کو زمانے نے پائیا لہنڑاں  
کسی پر کھل نہ سکا راز میری ہستی کا

کریمگی کیا میرا ہتھا بُر گرمیِ محشر  
کسی کے دامن شفقت سے ہمکنار ہو رہیں

ماں یوس ایسے ہو گئے دورِ خستہ ال سے ہم  
مجوز ایسے ہو گئے دردِ نہماں سے ہم  
تقدیر کو بدلتے ایسے گئے یہاں سے ہم  
واقف ہوئے نہ لذتِ دردِ نہماں سے ہم  
ناشاد نامدار چلے اس جہاں سے ہم  
کیا خاکِ دل کی بات کہیں پھر زبان سے ہم  
لائیں وہ ذوقِ وتابِ نظارہ کہاں سے ہم  
خود ہی قفس میں آگے کجباں سے ہم  
اپھا ہوا کہ حچوٹ گئے اپنی جاں سے ہم  
ہم آنچ بھی وہیں ہیں چلے تھے جہاں سے ہم

پچھے واسطہ نہ رکھیں گے اب گھستاں ہے ہم  
اب کام لے سکیں گے نہ ضبط و اغفار سے ہم  
وابستہ اسلئے ہیں ترے آستاں سے ہم  
جب تک نہ آشنا ہو ادل دردِ عشق سے  
پوری ہوئی نہ حسرتِ دل کوئی بھی کبھی  
جب حالِ زار ہی سے نہ سمجھے وہ رازِ دل  
جو تاب اس حیس کے جلوؤں کی لا سکے  
صیاد سے عبشت ہے ایسی کا اب گلہ  
آخر یہ روز روز کے جھگڑے تو مت گئے  
ہر ایک ابتدائی ہے اک انتہا مگر

ہتھا بُر سے ہو گیا دیوانی کا زور!  
رہتے ہیں دور دردِ گل و گھستاں سے ہم

پھر میرے طالع بیدار کا کہنا کیا ہے  
تو اگر مجھ سے جفا ہو تو لمکانا کیا ہے  
آنکھوں کا پردہ ہوا کرتا ہے پردہ کیا ہے  
بزمِ انجداد میں دن رات یہ ہوتا کیا ہے  
لن تراں کو نہ سمجھے کہ اشارہ کیا ہے

وہ اگر پوچھ لیں مجھ سے کہ تمنا کیا ہے  
لا کھ دنیا ہو خفا غم نہیں اس کا یار ب  
بند آنکھیں ہیں لقحور ہیں چلے آئیے گا  
کبھی آنے کی خوشی اور کبھی جانے کا الم  
اُرن کہتے رہے طور پر موسلی لیکن

یہ بتا دو کہ ضیائے ید بیضا کیا ہے

جلوہ طور سے فرش کھا گئے تم اے موشی

بچکہ ہے وارث عالم کے غلاموں کا غلام  
پھر کسی بات کی ہم تاب کو پرواہ کیا ہے

یا اپنی خیرابِ عہد شباب آنے کو ہے  
غالباً عاشق کو جنزوں کا خطاب آنے کو ہے  
اسقدر غافل نہ بن روز حساب آنے کو ہے  
بامِ رشکِ قفر کیا ہے نقاب آنے کو ہے  
ما تھے میں ساقی لئے جامِ شراب آنے کو ہے  
ابر رحمت بن کے وہ عایجنا بآنے کو ہے

عبدِ طلفی جا چکا پچھے کچھ جواب آنے کو ہے  
عشق کی سرکار سے خط کا جواب آنے کو ہے  
ہو چکے ظلم و ستم اب تو ستمگر باز آ  
شرم سے بدی میں منہ اپنا چھپا ماہنے  
میکشو بیٹھو سن بھل کر آج فتحتِ کھل گئی  
گرمیِ خورشید سے خالق نہ ہوں محشر منہ زند

با ادب میں زند ہے جیسے کسی کا انتظار  
آج میخانہ میں شاید ماہتاب آنے کو ہے

تجھ سے ملنا ملنے والوں کیلئے مشکل نہیں  
کون سا وہ مدعا ہے جو مجھے حاصل نہیں  
اپنے قاتل کو میں کہتا ہوں مرافقاً تسل نہیں  
ہر قدم منزل بھجھے ہے اور پھر کوئی منزل نہیں  
کون ہے جو شیخِ ابر و کا یتھے بسلم نہیں  
تیری آ ہوں کادھوال ہے پردہ محل نہیں

اہلِ دل کا تو نے دیکھا جذبہ کامل نہیں  
دل کی دنیا ہی بدل دی انبساطِ شوق نے  
پیشِ داور بھی مجھے ہے اسقدر پاسِ وفا  
منزلِ راہِ فنا میں ہو گیا ہوں اتنا کم  
اس تینِ تلوار نے کس کو نہیں گھاٹ کیا  
دوست میں میلی کھاں ہے وہم ہے جنزوں کچھ

بندہ خافل ہو تو ہذا ہمتاب اس کا فعل ہے  
اپنے بندے سے خدا کے پاک تو خافل نہیں

جان جانے کیلئے کیا خوب سامان ہوگی  
دل جگر کا درد پوستِ رُگ جاں ہوگیا  
تیر پرده باعثِ تکمیل ایساں ہوگیا  
یہ جد تیرے لئے اے روح زندگی ہوگیا  
خاک کا ذرہ وہیں ہر درختاں ہوگیا  
آئینہ خانے میں ہر آئینہ حیراں ہوگیا

میرا دل لیتے ہی وہ آنکھوں سے پنهان ہوگیا  
یہ میری قسم سمجھئے یا اسے تاثیر عشق  
تیری روپوشی کا اوپر دہ نشیں یہ منیض ہے  
ہر نفس در باں ہے لوٹ لے کس طرح بندِ حیات  
حسن عالم تاب پر ڈالی جہاں سدنے تظر  
بن شور کر جب وہ آئے خود نمائی کے لئے

جس کے طالب رہتے ہیں شخ و برہن رات دن  
وہ ہمارے دل میں اے ہمتاب پنهان ہوگیا

کلیچہ لقاحم کر بیٹھا ہوں گو بیمار کی صورت  
اگر میں دیکھ پاؤں اک نظر اس یار کی صورت  
بتادے تو نے دیکھی ہے مرے دلدار کی صورت  
پیس گے ہم بھی وہ میں ایک دن بخوار کی صورت  
بسر کرتا ہوں میں صحراء میں قیس زار کی صورت  
کبھی دیکھی نہیں ہے جب تیرے دربار کی صورت

شفاء کے قلب ہو جائے جو دیکھوں یار کی صورت  
میں سمجھوں جیتے جما دنیا میں جنت ملکی مجھکو  
شر سے در سے جو آتا ہے تو اتنا پوچھ لیتا ہوں  
کرم جب ہو گا تو مثل بلال عاشق صادق  
میں اس لیلے کو پاکر بنے نیاز ہر دو عالم ہوں  
تواب سجدہ کر دن کعبہ کو میں یاسوئے تجناہ

کمالِ جذب عاشق کا اثر ہمتاب ایسا ہے  
چھپا ہے گوشہ دل میں مرے دلدار کی صورت

دل کی جسیں جھکی رہے سجدہ گھیر نیاز میں  
محشناہ ہر ایک ہے اس چینِ مجاز میں  
کس کی صدائے دل نشیں بھتی زندگی کے ساریں  
ہوش کبھی رہا ہیں عالمِ امتیاز میں  
راز بتا دیا مگر رکھا حدودِ راز میں  
پھر کابے امتحان کی آج حرمیں ناز میں

یا رب وہ جذبِ شوق دے مجھکو مری نماز میں  
بل و خار و گل سبھی تیری ہی حمد کرتے ہیں  
پسند میں دل تڑپ گیا آگ جگر میں لگ گئی  
دو رہشbab کا، میں یاد ہنیں کوئی ستم  
مجھ کو نفس کا روح کا فلسفہِ حیات کا  
نظر دل کو جا پختا ہوں میں دیکھتا ہوں دُل

ہنستا بے اس لئے ہے خوش جا کے درِ جذب پر  
اس کی نجات ہو گئی یوں سفرِ حجہ میں

ہے جگر بجھ پر تقدقِ دل ہے نذرِ انہ تیرا  
خوشِ نصیبوں کو ملا کرتا ہے پیمانہ تیرا  
دیر سے در پر کھڑا ہے ایک دیوانہ تیرا  
ساقیا قائم رہے تا حشرِ میخانہ تیرا

لٹ گیا میں دیکھ کر اندازِ جانا نہ تیرا  
میں اکام اور تیری چشمِ مست کی جنبش کہا  
اک نظرِ میری زبوبِ حالی پہ کہ بہرِ خدا  
یوں ہی زندوں کا رہے جگہت چکے ساغر کا دور

سب عیاں ہے بجھ پر اس ہنستا بے کا جو حال ہے  
دن و ایکال جان و دل اسکے ہیں نذرِ انہ تیرا

کر عشق اور کام لے شغلِ شراب سے  
اس شوخ نے جھلک جود کھالی نقابے  
جلوے تڑپ کے آگئے باہرِ نقاب سے  
ہم صدائے بربط و چنگی رباب سے

غافل رگا نہ دل کو جھانِ خراب سے  
مشیں کلیم سیکڑوں بیہوش ہو گئے  
اٹھ رے یہ طالبِ دیدار کی کشش  
یوں گو یا تیرے طرزِ لکلم کو سن لیا

ذرہ بھی کم نہیں ہے دل آفتاب سے  
بچنے گئے تیرے کرم بے حساب سے

اس کے بھی دل میں جن ازل کا ظہور ہے  
اپنا کوئی بھی کام نہ تھا لائیں بناتے

دنیا میں وہ میں نادر جہنم سے بے خطر  
ہستابِ جن کی تو ہے رسالتِ ماب سے

کوئی بھی تجھ سانہ پایا میں نے ڈھونڈا دوڑک  
تیرا جلوہ ہے عیال ذرہ سے لیکر طور تک  
تو حریمِ دل سے آیا ہے بِ منصور تک  
سلسلہ اس عشق کا پہنچا ہے کتنی دور تک  
جب نظر پہنچا نقابِ عارضِ پر نور تک  
سیکھ جلوے اڑا کر عارضِ پر نور تک

آدمی کیا چیز ہے جن و ملک سے جو رتک  
یہ بھی کچھ پردا نہیں ہے کہ او پردا نہیں  
کلر حق تھا انا الحق واقفیتِ حق کے  
رمز بسحان اللہ عزیز اسرائیل سے بتوالم ہے عیال  
وہ ہوئے بے پردا استقبال کو اٹھا جما۔  
خود مرے ذوقِ نظر کو پیار سے آغوش میں

وہ عیادت کے لئے ہستاب آئے ہی نہیں  
کیا بگڑ جاتا جو آجاتے کبھی رنجور تک

ان کو پھر کیوں خبر نہیں ہوتی  
جس پہ تیری نظر نہیں ہوتی  
اتسی دلکش سمجھ نہیں ہوتی  
آہ جب تک شر نہیں ہوتی

آہ جب بے اثر نہیں ہوتی  
اس کی بحاب خدا نہیں ہوتا  
شامِ غشم کی لطافتول کی فستم  
گھروہ کرنی نہیں کسی دل میں

لاکھ سوچا رام ہوں میں ہستاب  
دل کو تکیں مگر نہیں ہوتی

دن رات جفا میں سہتے ہیں ہر طلمگ کو ادا کرتے ہیں  
دل عوْل تصور رہتا ہے بیباک نظارہ کرتے ہیں  
جو صاحبِ ہمت ہوتے ہیں طوفان بھی کو ادا کرتے ہیں  
ایک یہ بھی زمانہ ہے اپنا کامٹوں کو گواہ کرتے ہیں  
جو چشمِ حقیقت رکھتے ہیں ہر طرح نظارہ کرتے ہیں  
جذبات ہی لیکر بڑھتے ہیں جذباتِ الجہا رکھتے ہیں

ہم رنگِ دالم کے خوگر ہیں اس طرح گزار کرتے ہیں  
ہم انگی جدائی میں راتیں اس طرح گزار کرتے ہیں  
بلاب و حادث لاکھ سہی دل تنگ ہو مایوس نہ ہو  
ایک وہ بھی زمانہ تھا اپنا گل بننے تھے با رخاطر تھے  
کچھ درودِ حرمِ مخصوص نہیں ہر جا پہ انہیں کا جلوہ ہے  
درے جذبہ دل کچھ ساتھ اگر ہر گام پر منزل بن جائے

کل جن پر بھروسہ تھا ہمکو وہ بھی اب آنکھ چراتے ہیں  
جب بخت بگرتا ہے ہمتاب اپنے بھی کنارا کرتے ہیں

اڑا لیں دھجیاں خود ہم نے اپنے جیبِ داماں کی  
جو کام آئی جنوں میں تو ایسری مجھکو زندان کی  
جو آجائی ہو اس عطر پیرا ہن کے داماں کی  
یہ سب کیا ہے تجلی ہے کسی کے روئے تباہ کی  
اڑا تاخاک کیوں اس طرح سے مجنول بیباکی

ڈھیں یہ شورشیں دستِ جنونِ فتنہ سماں کی  
ہوا یہی محن گلشن کی نہ دیرانی بیباں کی  
مریضِ شام، بھراں کی کوئی دم آنکھ لگ جاتی  
سواروں کی صینا شمس و قمر کی یہ درختانی  
نہ ہوتا حسنِ یلی میں جو تیرے حسن کا جلوہ

صلالی ہے کوئے یار سے خبریں بہاروں کی  
اہنی خیر ہو ہمتاب کے تارِ گریبیاں کی

دم نزعِ محورت دکھا دیجئے گا  
کر دل سے زمجھ کو بھلا دیجئے گا  
ذرائع سے پردہ ہشاد دیجئے گا

محبت کا اتنا ہلا دیجئے گا!  
لمتحیں دل دیا ہے مگر شرط یہ ہے:  
یہ دنیا نہیں ہے یہ محشر کا دن ہے

لوزید شفاقت سناد بچئے گا

نہ تھارا ہمارا ہے ہم عاصیوں کو

فقط اتنی ہستا ب کی آرزو ہے  
کہ محشر میں صورت دکھاد بچئے گا

وہیں سر زمانہ کا ختم دیکھتا ہوں  
کھلا آج بابِ کرم دیکھتا ہوں  
میں اشکوں سے آنکھوں کو نہم دیکھتا ہوں  
تجھی دیر دنس سرم دیکھتا ہوں

جہاں ان کا نقش قدم دیکھتا ہوں  
بقدر طلب مجھ کو سب پکھ ملے گا  
خدا جلن کیا کیا گذر لی ہے دل اپر  
میں اک جام پی کر جدھر دیکھتا ہوں

ہوا جب سے ہستا ب شدائے دارث  
ہست اس پہ لطف و کرم دیکھنا ہوں

نہ تھارا زیگاہ کرم چاہتا ہوں  
نہیں کو ہماری قسم چاہتا ہوں  
زیادہ کسی سے نہ کرم چاہتا ہوں  
یہ دارث دافعیں دکرم پہ بہا ہوں

نہ جنت نہ جاہ و حشم چاہتا ہوں  
یہ مجھ سے نہ پوچھو کیا چاہتا ہوں  
ملے بے طلب اور تعیین سے ملے بھی  
کسی سے نہیں مجھ کو درکار کچھ بھی

کلیسا کوئی میسکردہ چاہتا ہے  
میں ہستا ب باسب ارم چاہتا ہوں

میں وحدت کا بچھے جام پلا دے ساقی

مئے تو حید کا وہ جام پلا دے ساتی  
اپنی تو مت نظر جس سے لڑادے ساتی  
ذرۂ ذرۂ مر و خورشید بنادے ساتی  
اب یہ ارمان ہے مجھے رند بنادے ساتی  
تیرا مخوار جو واعظ کو چکھا دے ساتی

مت جس سے ہوئے منصور و حنید و شبلی  
دیکھ کر اس کی ادا سیکڑوں بسل ہو جائیں  
رکھ دے جس راستہ میں پائے مبارک اپنا  
بنداجتہ و دستار سے میں باز آیا  
عاقبت اس کی سورج اے وہ انساں ہو جائے

بگڑی، ہستاب کی بن جائے، ہیشہ کے لئے  
کسی دن اپنی نظر سے جو بلادے ساتی

لیجئے، خراب میری خدا را  
کوئی ہنسا ہے کھیون ہارا  
اب ساحل بھی بن گیا دھارا  
بہر مدد جس جس نے پکارا  
جیت اسی کو جو یہ ہارا  
دل بھی ہے اب تو پارا پارا  
مرتے دم جس جس نے پکارا  
نام نہ سرا پسرا پسرا

دور ہے کو سوں مجھ سے کستارا  
بیچ بھنوں میں کشتی پھنسی ہے  
پار لگے گی بیسے کشتی  
بیڑا سمجھوں گا پار لگا یا !  
عشق کی بازی کوئی نہ سمجھا  
تیر سستم کو رکھوں کہاں پر  
تم نے مدد کی کلمہ پڑھایا  
درد زبان ہے اے شہزادت

اچھر میں ہے ہستاب تڑ پتا  
سن لیجئے اس کی بھی خدا را

وارث سنہنے کون ہماری

کہہ سے کہوں میں جگت گردھاری

پریت لاگی توہ سے ہماری!  
 من موہن بخشی دھاری!  
 دُکھیا پہ کر پا کرو گردھاری  
 چلت چلت پیا میں تو ہماری  
 پاپ کی گنھری سر پر بھاری  
 پار لگا دو نیا ہماری  
 دارث پتیاں پڑت ہوں ہماری  
 محشر میں رکھیو لان ہماری  
 کہلا کے پیا چیری ہماری  
 لھاری ہے تھرے دواری

پریت کا بندہ پریت بھکاری  
 دیوہ نگر میں جنم ریو ہے  
 کر جوڑے ہے پیاں پڑے ہے  
 پرم نگر کی راہ نہ پالی!  
 رین اندھیری ڈگر بن جانی  
 گھری ہے ندیا اگم بھے دھارا  
 تم ہی سادھو گاگر بھاری  
 دارث علی ہو آں بنی بو  
 اب کیے آگے ہاتھ پساروا!  
 اپنے جو گن کی جھوری بھردا:

کھ مانگے سب کا دیو ہے  
 ہبتا ہے نترے در کا بھکاری

جب سے لاگی تھری بخیری دارث پیا کیے سپری  
 موہ کا پھرا یو چزیری دارث پیا کیے سپری  
 سکھیں سب مل منگل ہج دیں کریں سو ہبھو سنگار  
 آپن آپن پیا کے لیت بلیا کریں پیار  
 نہس نہس ریجیا لکاویں بھولن کی کریں بو چھار  
 بنا پیا موری سونی ہے بھریا دارث پیا کیے سپری  
 ہو ک الحت ہے جیرا ینهائ ہم و سنو پیاس کار  
 اپنے سکھیں سنگ ہم ہوں گائی سد اگیت ہمار

مال و متع پکھ بھی پئے ناہیں پیا رکھیو لان ہمار  
 کا لیکے جیہے ہوں میں بھریا دارث پیا کیے سپری  
 چلت چلت میں تھکنی ڈھونڈ پھری جگ سنار  
 ہٹرے جیسا پریم کا بھگتی دیکھن نہ سنن سرکار  
 ہمتابت کھڑا ہے ہاتھ پسارے شاہ دارت کے دربار  
 پھوڑ کے میں کیے جاؤں تو ریا دوارث پیا کیے بھری

بن دیکھے اب تو رہا ناہیں جائے  
 جھہ کارن اپنی جونیا گنوائے

سکھی پکھ مودہ سے کہا ناہیں جائے  
 کہہو سکھی پیا دارث نہ آئے

بن دیکھے اب تو رہا ناہیں جائے

مورے من ماں پکھنا ہسائے

پیا بن موڑا جیرا سکھائے

بن دیکھے اب تو رہا ناہیں جائے

پیا بچ نین ماں مورے رہو سائے

موہ ریٹو من موڑا مرلی بجائے

بن دیکھے اب تو رہا ناہیں ججائے

جیرا میں دیہو اگیا لائے

وہے چیری بنایو جھلکیا دھائے

بن دیکھے اب تو رہا ناہیں ججائے

بن کے جو گنیاں جنگلوں میں جائے  
انگوں میں بھجو تیار مائے

بن دیکھے اب تو رہانا ہیں جائے

آپن وارث<sup>و</sup> نموں دھرا لے  
جنم یہودیوہ میں آئے

بن دیکھے اب تو رہانا ہیں جائے

دکھڑا کہیو پا وارث<sup>و</sup> سیس نوا لے  
چرخن ماں دیہو سیس نوا لے

بن دیکھے اب تو رہانا ہیں جائے

کہہو یہو ہتات کا دیوہ بلا لے  
تنک پریم کے دیہو مٹھوا بلا لے

بن دیکھے اب تو رہانا ہیں جائے

انھیں لوگوں نے پسند کینا دو پڑہ میرا  
 حاجی وارث<sup>و</sup> نے رنگ دینا دو پڑہ میرا

انھیں لوگوں نے پسند کینا دو پڑہ میرا

ہمری زمانو شہ بھھا سے پوچھر  
جس نے بستی رنگ دینا دو پڑہ میرا

	اکھیں لوگوں نے پنڈ کیتا دوپٹہ میرا	
حسنی حسینی رنگ دینا دوپٹہ میرا	ہمری نہ مانو غوث پیا سے پوچھو	
	اکھیں لوگوں نے پنڈ کیتا دوپٹہ میرا	
پختنی موئی جرم دینا دوپٹہ میرا	ہمری نہ مانو سکھی خواجہ سے پوچھو	
	اکھیں لوگوں نے پنڈ کیتا دوپٹہ میرا	
راسکے رنگ ماں رنگ دینا دوپٹہ میرا	ہمری نہ مانو میاں میٹھن سے پوچھو	
	اکھیں لوگوں نے پنڈ کیتا دوپٹہ میرا	
جس نے محشر میں سایہ کیتا دوپٹہ میرا	مہتاب نہ جانے پیا وارث سے پوچھو	
	اکھیں لوگوں نے پنڈ کیتا دوپٹہ میرا	
دیکھو دیکھو دلوے کی بہار دیکھو	دیکھو دیکھو دلوے کی بہار دیکھو	
	دیکھو دیکھو دلوے کی بہار دیکھو	

		دیکھو بزرگنبد کا لفڑا رہ دیکھو
	دیکھو دیکھو دلوے کی بہار دیکھو	
خور و ملک کو ہوتے نثار دیکھو		اور کلس پر چاند ستارہ دیکھو
	دیکھو دیکھو دلوے کی بہار دیکھو	
شاہ روشن میں مینا بازار دیکھو		اور دیکھو دلوہ نگر گلزار دیکھو
	دیکھو دیکھو دلوے کی بہار دیکھو	
کسی کو مست کسی کو سرشار دیکھو		دیکھو وہ عاشقون کو بیقرار دیکھو
	دیکھو دیکھو دلوے کی بہار دیکھو	
دیکھو بہت اب کی قطعہ دیکھو		خوٹ و قطب مست و قلندر براہ دیکھو
	دیکھو دیکھو دلوے کی بہار دیکھو	
سلام عرض با خرا لودا کن پئے دیدا بر حضرت البتا کن		گرسوئے مدینہ اے صبا کن روہی گر اے صبا سوئے مدینہ

نگاه لطف سوئے پر خطا کن  
کرم بر حال بیکس سرورا کن  
کرم یا شاہ دیں بہر خدا کن

گرفتارم بجم فتن و عصیاں  
تمنا یست می دارد عنلامی  
فتاده ایں گدا هبور در ہند

ندارد تاب وزاد راه ہستاب  
ہش چشم کرم ربے نوا کن

ہست مادر و غنوار رسول عربی  
جز شیر سید ابرار رسول عربی  
والضی نور بر خسار رسول عربی  
جز تو کس نیست نزادر رسول عربی  
ہبھو شیرین گفتار رسول عربی

جہذا یار و مددگار رسول عربی  
پیچ حامی بجهان نیست منم قیدی غنم  
مرحبا آمدہ و ایل بثان زلفت  
کرد حق بر تو عطا خاص مقام محمود  
در چن زمزمه از ببل و طوطی نہ شنید

ہست ہستاب عبث فکر قیامت داری  
شا فیع احمد مختار رسول عربی

کشته ام از خجرے ابردئے تو  
شد لقدر ق گرد شمع ردئے تو  
گریه وزاری کنم در کوئے تو  
بوئے خوش می آید از گیسوئے تو

ست کرم نرگس جاددئے تو  
یاد ہست آں روز دل پردازه دار  
رحم کن حائل دل مفطر مہرس  
در حرم در دیر و در دشت و جبل

بنده ہستاب عاجزا نخمر گفت!  
ست شد ایں جان دل از بوئے تو

که ایں عکس رُخ دلدار بینم  
که خود را بر در سرکار بینم  
اگر خود را شبیهه یار بینم  
من او را بایس بیمار بینم  
هر عقل و حسر بیکار بینم  
همه دلوان راه شیار بینم

بہ سر سو جنوه آں بار بینم  
شده تھویر من بیسدار امشب  
چرا از شادی بر خود نہ نازم  
از ان روز یکه زگس دیده چشم  
چوں ساقل میرود در کتب مشق  
چو آید مست من در بزم دلدار

خور ہستاب غنم از جرم عصیان  
بدست تم دامن آں یار بینم

خوشا درد یک درا نم تو باشی  
خوشا چوں ذوقِ سورا نم تو باشی  
خوشا در قلب اے جا نم تو باشی  
پئے آں سازد ساما نم تو باشی  
خدا را دین و ایسا نم تو باشی  
بحالم چوں ہگ ساما نم تو باشی  
بو قت نزع شکر انم تو باشی

خوشا بختیک جانا نم تو باشی  
منم پروانہ گردشمع رویت  
کنم چوں قیس مشق نام جانا  
تنا یکه دارم با تو اے یار  
بایس امر و ہنی کردن ترجم  
اگر در بحرِ عصیان من غسلیقم  
خوشا آندم کر جاں از تن برآید

دلدار بدی از سماں ہستاب  
خدا را سازو ساما نم تو باشی

سر و قدِ دل جویت یک حشر پا کر دی

تشیخ خشم ابردیت صد بار جفا کر دی

در ایام بیبلی خوش الیال را انزوا کردی  
مشغول دلی مجنوی با آدم و بکار کردی  
بر تضریت های بزر هم آن جلوه گردی  
پوشیده زمان ایمیاس در جان چرا گردی

ریزبینی من تو بر می اپو نمود آمد  
در حسن ریخ بیشه خوبی پنهان کند نداشت  
بر طور هرگز می تابد سوسل آن به پوش آمد  
داریم چنین فربت جو میم دمنی یا میم

فکر غیرم آمرزش پیش است اب نمی دارد  
چون آنکه هست یقین داشت از لطف عطا گردی

# ختم شد

قبلہ حضرت  
 حاجی اوگھٹ  
 شاہوارثی  
 قدس سرہ کے  
 بندی دوہے

# حوالوارث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قبلہ حضرت حاجی میمان او گھٹ شاہ صاحبؒ کی سماں  
کے ہتھیار میں دو سنبھلے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پوارٹ

پوارٹ

پوارٹ

عن تینورہ سانش کے تاروں باجے ہر کاراگ  
ست گروڑ کا دھیان ارہے ہی ہے اپنا جوگ  
رام من کی بدھو سن او گھٹ پہلے گر کو چین  
گرو بے منواریں اور گروہمارے ساتھ  
او گھٹ ذریتم گرنتر کو جا پو گروگی را کھویا در  
سوئے جگتے دھیان رہے گرو کورا کھے پاس

(۱) کیاں کھوں او گھٹ سنو پیا من کی لگ  
(۲) او گھٹ پوچا پاٹ تجوں کا پر کیم کاروگ  
(۳) نارائیں کانت نہ پایا ملا جب کا کین!  
(۴) دیا گرو کی دلن دلن اور گرد نہ چھوڑتے ہالہ  
(۵) گروہمارا جنم کارا جہے گروہمارا آد  
(۶) او گھٹ چیلاد ہی گئی جو بن گر تجہ نہ سانش

سات دیپ کی رانی جانو فکس کے ایسو بھاگ  
سائیں دھنی ہے دو کھنہ آؤے سا پخارہے بھوار  
پچھے دیویں رام درس جو پہلے دو بدھا جائے  
او گھٹ دنیا یوں بجے کہ من میں لو بھنہ آئے  
او گھٹ جڑ یا کال کی چکر گی تیرا کھیت  
گرو کو او گھٹ اور نہ جانو گرو ہیں دینا دیاں  
جمز اموں لکھا پنا او گھٹ ہوا بر باد  
پریم کا بھگتی ایک نہ پایا او گھٹ چار انگ  
جو پکڑے اس چور کو وہ جو گی بر جور  
ہر کو ہر ہر ڈھونڈھ پھرا اور ہر میں ہر کے پاس  
لپل میں بچ نگر ڈھونڈ درا اس کا ہنسیں بچ پار  
پوحا کرو کر شن کا اور جستا میں استشان  
بجے کشم کی امتا اور کھو دے من کی کھوٹ  
گرو کی دیا سے دیکھ پڑا شٹی اوٹ شکار  
اس ڈگر یا لمیں گوشائیں نہیں ناؤ سنخوگ  
چگ کی متاسن سے چھوٹے لمیں گے او گھٹ رام  
نندن او گھٹ لمی گشا میں ہوا جنم کا چین  
پگ را کھے نند لال نے تو مانی بھسی انہوں  
آسن بار و برد کو سادھو من نے دھیان لگا و  
او گھٹ ہاتھ پار چلے سائیں کے در بار  
او گھٹ دھرم یہ را کھتنا گرو کریں لستار  
او گھٹ گرو کا دھیان رہے کریں گے بڑا پار

(۷) سکھی جو پیتم سنگ رہے اس کا پڑا ہسگ  
(۸) او گھٹ سائیک کو آنچ نہ لاگے جات ہے نہ  
(۹) او گھٹ مسجد مندر بھیتر ایک دھیان سائے  
(۱۰) جو گی بھوگ وہ کرے جو بن مانگے مل جائے  
(۱۱) سوتے ساری رین کٹی بھور بھئے اب چیت  
(۱۲) گرو گوبند کو ایک بچارہ دو بدھا دو کھنکال  
(۱۳) ان ہوئی کے سو نج میں بسرے ہر کی یاد  
(۱۴) دیکھے پنڈت سادھو جو گی سنت سادھنگ  
(۱۵) او گھٹ گھٹ میں پران لبے پران نچ ایک چو  
(۱۶) ہر ہر میں او گھٹ ہر بیس ہر ہر کو ہر کی آس  
(۱۷) او گھٹ ہر کو چار انگ ڈھونڈت ہے سنار  
(۱۸) او گھٹ رہو پریم کے بھگتی جب تک گھٹ ہر لان  
(۱۹) او گھٹ جو گی وہ بنے باندھے وہیں نگوٹ  
(۲۰) او گھٹ گیا پریاگ میں ملانہ وہ کرتار  
(۲۱) سادھو او گھٹ بند کو سادھے جو گی کرے جوگ  
(۲۲) رام ملن کا لیکھا سن لے ما تھے گرد کا لھام  
(۲۳) من ستر ادل دوار کا سیوا کر دن دن رین  
(۲۴) دھرتی ستر اندر رین کی پوجو سکھی دل کھول  
(۲۵) او گھٹ با جیس رام کے باجن میں لو سیں جھکاؤ  
(۲۶) نین نیر بہار کے پوچھی گئے سب مار  
(۲۷) رین اندھیری باث نہ سمجھی تاک میں ہیں بیار  
(۲۸) اگر سمندر پاپ کا بوجھانا و بچنسی بخندھار

او گھٹ اپنے پیر کی صورت کو پہچان  
صدقے اپنے پیر کے جس نے کیا فقیر  
پریم اگن او گھٹ کرے دھن دھرم بمحنت  
بھولے بھی سکھ پاس ز آوے من کی پریلپائے  
پریم دھیان وہ جوگ ہے جو کرے دھرم کی لاس  
پریم اگن میں چلے پریمی دن میں سو سو بار  
من موہن کے دھیان میں او گھٹ تجوہ پران  
موہن مری آن سایں ایسا دھیان جاؤ  
باہنہ گئے من موہ بیا اور کین دھرم کی ناس  
ست گرو کے نام کا او گھٹ ہر دے ملا جا پ  
سایں سے بیوہار کرے او گھٹ وہی فقیر  
جیسے کبری کرشن کو لے گئی او گھٹ چھین  
کبری ایسا پریت کرو کہ ملیں کرشن ہراج  
پریم برابر جوگ ہنسیں گر منتر برابر جا پ  
کر من گے سیوا ایک کی گرو جوارا کھے ٹیک  
بن جوت نین آندھرا و گن ہن گر پڑنے سوجھ  
سندر تریا سڈول پتیرا نارائن کا ہے روپ  
او گھٹ گرو دیا کریں تو پل ہیں زگن ہوئی  
سندر کے قب درشن کرے ہنیڑا تو ہے اپرادھ  
او گھٹ جگ میں دھنی کادا نی ہوت ہنسیں نگال  
تن میں من میں پیا بر اجیں بھیجنوں کے سنلوں  
لمیں گے کایا کوٹ میں پر بھو او گھٹ ہکیں نز جاؤ

(۲۹) بوڑھی مورت پیر کہا وے میرا پیر جوان  
(۳۰) ما لکھ نہ آتا پیشے او گھٹ سدا لکھر  
(۳۱) لکھتا پے دھرم بڑھے تپشی کہا کے سنت  
(۳۲) دکھیار ہے پریم کا بھگت نین نیز ہئے  
(۳۳) او گھٹ جوگ جوگ کرے رام ملن کی آس  
(۳۴) او گھٹ جنم میں ایک بیرستی ہوتی ہے نار  
(۳۵) مدھوا پیو پریم کا بن میں کردا ستحان  
(۳۶) کایا کی ممتاز جو اور اپنی سدھ بسراو  
(۳۷) میں پاپن سن بالسر یا گئی کرشن کے پاس  
(۳۸) کمی ہوئے اور کلیس کے چھٹے جنم کا پاپ  
(۳۹) سایں کا گھر دور ہے اور سایں من کے تیر  
(۴۰) سا بخی پریت بے کرن بنے کھٹورا دین  
(۴۱) کدھی ہمتیا موہ نہ آوے او گھٹ کونے کاج  
(۴۲) دیا برابر دھرم ہنسیں پر پنچ برابر پاپ  
(۴۳) گرو ہمارا ایک ہے او زپھن ہمارا ایک  
(۴۴) چیلا نین جوت گرو گیانی پھن یہ بوجھ  
(۴۵) گیانی پنڈت یوں ہمیں سورج کی دیکھو چک  
(۴۶) جاپ جوگ تپ تیرتھ سے زگن ہواز کوئی  
(۴۷) رو کے کام کامنا اندر می را کھے سادھ  
(۴۸) اپنی ٹکانی کوڑی ہمیں پردھنی ہیں دین دیاں  
(۴۹) سجنی یا تی تپ لکھوں جو پیتم ہوں پر دلیں  
(۵۰) آسن اما و دو بدھا چھاڑو اپنی سدھ بسراو

آس گیا ن دوسرہ نہیں کہ جانش من کا حال  
جانتے میں وہ بن کرے ٹیکم چتر سُبجان  
ساجن کا گھر دوار نہیں بھجوں کھاں سن دیں  
تم نہیں تو کچھ نہیں تم لے تو جاگے بھاگ  
لندن بپتا پڑے گٹا میں اپنا درشن دیو  
دو کھ میں سو کھ میں کلیں میں گاؤں بھجن تھا  
بھوے بھیکے آؤ گٹا میں کبھی تو ہم رے پاس  
ایسے پیا ہر جائی کو بھجوں کھاں سن دیں  
گیان رہتے اور دھیان رکھتے اور سائز خالی جائے  
کر پا بھی گروارٹ کی جو ہو گئے او گھٹ شاہ  
او گھٹ جو گی رس نہ چاکھے ہی بھوگ میر جوگ  
بو لو او گھٹ جے گرد کی یہی سہے او تم جوگ  
سانچے من پے کرا کرے تو لمیں کرشن ہمراج  
بچن سنو سنار کے او گھٹ تب ہے پورا جوگ  
ما یا موہ نہ من میں آوے وارٹ کے گن گاؤ  
مور کھ چیلا رہے بھکاری کیسی یہ گیانی لوگ  
او گھٹ وہ گیان اور ہے ملت ہیں جس سے رام  
پریم ڈگر میں دیکھا او گھٹ گیان نہ آوے پاس  
پریم کنڈ میں لیکھا یہ ہے جواترے جل جلنے  
داوں پڑے تو ملے گٹا میں مارے بیڑا پار  
تن من جیوا اور دھن دھرم پھینکو سیس اوتار  
او گھٹ جوگی چلتا بھلا بھر دھوڑ پھرا دوں

(۵۱) پال کھتا بھول ہے بھنی چتر میں دن دیاں  
(۵۲) پال لگوں تو بھول بڑھے بھا کہے اگیان  
(۵۳) سکھی نہ پایا بھور لہ کانا پریگ پھرا چودیں  
(۵۴) ٹیکم تمرے نگہ ہے اپنا راج ہماگ  
(۵۵) باخہ لکھی بھوپاں کی تبا یک بچن سن یو  
(۵۶) سائیں ایسا مگن کر درٹھے نہ سونچ بچار  
(۵۷) ٹیکم سوت سندھ سہی پر، ہمیں بھی تری اس  
(۵۸) ہر کیس اور کیس نہیں اور بدے پل پل کیس  
(۵۹) او گھٹ جوگی وہی گنی جو اپنی سدھ بسراۓ  
(۶۰) گھٹ کھاں گھٹ زاو گھٹ جانے جانے کو نوراہ  
(۶۱) بھوگن میں یہ دھیان رکھتے کرتے میں پر جو بھوگ  
(۶۲) دھیان گرد کو بستر ماڈ گر منٹر کو جانو بھوگ  
(۶۳) پریم ڈگر میں کام نہ آوے دھن دھرم بادھ  
(۶۴) چیلا کان ہے جیب گرد کہتے میں سادھو لوگ  
(۶۵) او گھٹ جوگ یہی نرالا اپنی سدھ بسراۓ  
(۶۶) گیان نہیں تو دھیان نہیں اور گیان سے ہیں بچوں  
(۶۷) اس گیان سے تو اگیان بھلا کہ بلکہ سکر زکام  
(۶۸) گیان مٹے تب دھیان جبے اور گیان ہیو سواں  
(۶۹) گنگا کے اشنان سے کھیس کئے سکھ پائے  
(۷۰) او گھٹ جو اپریم کا کبھی نہ جس میں مار  
(۷۱) ایک بچن پریم سے کریں جوند کسار  
(۷۲) سدھ نیچ پگ آگے را کھوٹھر دنکھاواں

گھٹ پھوڑ جائے پر گھٹ بسو تو لے زنجن گھٹ  
موہن تمرے درس بنا ہر دسے پڑے زچین  
آن پھوٹے تو من او بھائیں گھونگھوڑے بال  
کرم کا پھوٹا مانت ناہیں جنم کئے گاروئے  
اپنے نجھ سو بیری بھئے نام ہوا بد نام  
تمرے کارن رام و صالحی پکت ہوں ان دین  
وارث گرو کادا سی او گھٹ کرت ہے جگ میں کج  
سائیں اپن دیا کرو کر لے گے بیڑا پار  
او گھٹ اب چپ سادھے کہ بات نہ پہنچ دو  
جمم کے راجہ ندر چھیلا مور گشا یہ شام ہماری  
سائزی صورت ینہ ریلے تریکی چتوں تبلیغی  
سائیں سوریا ہجولی بھردے تو رسے دار بھار بھکاری  
کریں میں خود پیت جتابو اریوں کم آپ کٹاری  
گرو بنے اس بولت جگ میں تمری بھے سب نیا

(۷۲) او گھٹ دم کے سنگ رہو تجویہ کایا مٹھا  
(۷۳) ہوک الٹی سن بالسر پا کپٹ ہوں دن رین  
(۷۴) ینہ ریلے جان کے بیری اسپر بانگی چال  
(۷۵) مور کھمن کو لا کھ سو جھایا پیت بھلی ناہموجے  
(۷۶) پیت کے دھن دھرم گیا اور بگڑے سار کام  
(۷۷) پیت کم پر دیس گئے اور لے گئے مورا چین  
(۷۸) دھنی کریں کنگال کو صاحب گریب نواح  
(۷۹) وارث داتا آن بچاؤ نا و پھنسی بنجدھار  
(۸۰) مدھوا پیا پریم کا تو بولا حق منصور  
(۸۱) سخترا باشی کنور کتھیا موہن پیار بنی دھاری  
(۸۲) بانگی سعی دمحج بھاٹھ الاوز کے چھلپاں سا ہتیاں  
(۸۳) سب کے ساجن جگ کے داتا بگڑے کانج سنوارہار  
(۸۴) احمد بن کے دھرم بتا یوجد بھاٹھ میں رو رکھایو  
(۸۵) وارث روپ کی وجہ راجہ دیوہ نگری آن بسایا

(۸۶) اگھم سند رنا و نہ بیڑا رین اندھیری باٹ نہ جانی  
وارث داتا آن بچاؤ او گھٹ را کھے اس تھماری



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى أٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

شَهْرُ قَدْرٍ هُوَ زَادُ اٰفَيْهِ وَأَرْبَعُهُ

شافعِ محشرِ محمد مصطفیٰ کے واسطے  
مالک قبرِ علیٰ مرتفعہ کے واسطے  
معتبیٰ حضرت حسن شاہ ہدا کے واسطے  
صابر و شاکر شہید کربلا کے واسطے  
حضرت عابد گرفتارِ بلا کے واسطے  
فخرِ عالم حضرت موسیٰ خدا کے واسطے  
اور سیری سقطیٰ کامل پیشوَا کے واسطے  
شبیٰ و بعد العزیزِ اہل صفا کے واسطے  
بوالفرح ہم بوالحسن شاہ ہدا کے واسطے  
صاحبِ دل بوسعید پیشوَا کے واسطے  
عنوث الاعظم سرگروہ اولیا کے واسطے  
ستید احمد نیک منظرِ باصفا کے واسطے  
حضرت ستید حسن شاہ ہدا کے واسطے  
شاہِ دین ستید محمد باصفا کے واسطے  
شیخ ابراہیم شاہ اتقیا کے واسطے

ابھی سرورِ ہر دو سرا کے واسطے  
بادشاہِ لافقی خبر کشا دلدل سوار  
ہادی و رہبر امام و مقیدا و پیشوَا  
نشہاب مظلوم و سید راکب دشمنی  
زاہد و ساجد غریب بتلائے رنج دعنم  
باقر و جعفر جناب موسیٰ کاظم امام  
از پے معروف کرخیٰ واقف رازہاں  
مردِ شاغل عارف و کامل جنید باخدا  
بہر بعد الاحد اہل علم باطن بآکام  
شاہ دور ویش و ولی و آئندہ راز خفی  
یسد و سلطان فقیر و خواجہ مخدوم غریب  
بادشاہ بعد المزاق و مجی الدین ولی  
از پے یسد علیٰ ہم شیخ موسیٰ غیب دان  
شیخ ابوالعباس و ہم یسد بہا الدین مت  
از پے حضرت جلال و ہم فرد بکری

مرشدِ شاہ وہ ایت رہنا کے واسطے  
بعدِ الرزاقِ ولی و نبی کے واسطے  
بہر حضرت شاکرا اللہ پیشوں کے واسطے  
حضرت خادم صلی عاصت نا کے واسطے

بہر ابراہیم امان اللہ وہم شاہ سین؟  
از پسے بع الصمد کامل میلین امر حن!  
بہر اسماعیل عالی نزالت والا ہمم!  
از پسے حضرت بخارت اللہ سردار بہار!

عاشقِ حق مرد عارف دستیگر خاص و عام  
حضرت وارث امام اولیا کے واسطے

## شہرہ قادر پیغمبر رضا و ارشاد پیغمبر

غیر و مکیں اور گنہ کا شفیع روز جزا ہے وارث  
پڑا بھروسہ ہی ہے اے دل کہ میرا شکل شہی دارث  
مرا مددگار مجتبی اے ہے شہید رضا خدا ہے وارث  
خطاب جسکے میں یہ جہاں میں مرادہ ذریں لعوب ہے وارث  
جو بُنا قبر ہے، یا ہے مولا تو عیض با صفا ہے وارث  
ہشید و سید شہ خراسان امام موسیٰ رضا ہے وارث  
جو عبید و احمد ہے میرا یا اور تو بُل الغریب با صفا ہے وارث  
امیر رزاق شاہ دوران مقیم رضا رضا ہے وارث  
مجھے ہے کیا درجہاں میں یہ سد علی ساہ مدنی ہے وارث  
تو قطب عالم حسن و میں عالمی معین و حاجت روایے دارث  
شہ محمد رضا جلال اہلس فرید پیر مدرا ہے وارث

مجھے ایسے مجبور ناتوال کا خدا ہے وارث خدا ہے وارث  
ایسے دام خطا ہوں لیکن علی تو ہے دستیگر و حامی  
بھی ہمارا ہے دین و دنیا میں پار ہو گا ضرور پڑا  
ستم رسیدہ غریب و مساجد زینت مند امامت  
لنصیر و تاصر معین دیا در میں یہ قسم سے مخلوق پر  
امیر عالم امام کاظم مرا مددگار دپیشوں ہے  
خاب معروف و ستر سقطی جنید و شبیل میں میر رہبر  
ابوالحسن بو سعید و عنوٹ زمال مددگار دپیشوں ہیں  
وی دین اور رسید احمد میں دستیگر و معین میرے  
جو شیخ موسیٰ سا بنده پرور ہے دستیگر پنا اور یا در  
ابی عباس رہنا ہے بساردین پیشواد مرشد

خلیلِ عین امام بحکم آن <sup>۲۹</sup> قلت خدا ہے وارث  
امام و سردار بعد از زاق بالسنوی مہندرا ہے وارث  
ولی بر حنفی <sup>۳۰</sup> مرشد شریعت <sup>۳۱</sup> محمد خداداں  
امام مخدوم شاہ خادم جہاں کا حاجت اول ہے وارث  
مرا پر ایکاں ہونے کیوں نکر کہ زب ارض دل ہے وارث

پرسہ ابراہیم <sup>۳۲</sup> شیخ ملتان کا ہے بھود سر مجھے جہاں میں  
ولی بر حنفی <sup>۳۳</sup> مرشد شریعت <sup>۳۴</sup> محمد خداداں  
ذیع راہ خدا کا ہم نام پیشوائے مرا جہاں میں  
بنفات کیوں نہ ہوگی میری بخت <sup>۳۵</sup> ہے دستیگر پنا  
جناب دارث کا یہ کرم ہے دکھانی کثرت میشان درج  
جواب دارث کا یہ کرم ہے دکھانی کثرت میشان درج

لحد میں پوچھیں گے جب تکہ میں مجھ سے تفریغ دیں ملت  
خدانے چاہا ہی کہوں گا خدا ہے وارث خدا ہے وارث

حد - تاریخ وصال ۱۲ اربیع الاول سالہ <sup>۳۶</sup> بروز دوشنبہ <sup>۳۷</sup> خنور انور محبوب خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مزار  
اقدس مدینہ منورہ <sup>۳۸</sup> ۲۱ رمضان المبارک سالہ <sup>۳۹</sup> بروز یکشنبہ مولائی کائینات حضرت علی کرم اللہ  
وجہہ مزار شریف بحفل اشرف <sup>۴۰</sup> ۱۰ محرم الحرام <sup>۴۱</sup> ۲۰ یوم جمعہ امام حسین علیہ السلام مزار شریف  
کربلا کے معلق <sup>۴۲</sup> ۲۹ ربیان المظہر <sup>۴۳</sup> ۲۵ یوم حضرت امام ذین العابدین علیہ السلام مزار شریف  
مدینہ منورہ <sup>۴۴</sup> ۷ زادی الجمیر <sup>۴۵</sup> ۱۱ یوم حضرت امام باقر علیہ السلام مزار شریف مدینہ منورہ <sup>۴۶</sup> ۱۲ اربیع  
الاول سالہ <sup>۴۷</sup> ۱۰ یوم دوشنبہ حضرت امام جعفر علیہ السلام مزار شریف مدینہ منورہ <sup>۴۸</sup> ۲۷  
رجب المرجب <sup>۴۹</sup> ۱۰ یوم جمعہ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام مزار شریف بغداد شریف کائین  
۵۰ ۲۱ رمضان المبارک سالہ <sup>۵۱</sup> ۲۰ یوم حضرت امام سوکار خدا مزار شریف خراسان <sup>۵۲</sup> ۹ ہر محرم (حرام)  
۵۳ ۲۲ خواجہ سعدوف کرنی مزار شریف بغداد شریف <sup>۵۴</sup> ۲۳ رمضان المبارک سالہ <sup>۵۵</sup> ۲۰ یوم جمعہ حسینی مزار شریف  
خواجہ سری سقطی مزار شریف بغداد شریف <sup>۵۶</sup> ۲۴ رجب المرجب سالہ <sup>۵۷</sup> ۲۴ خواجہ حسینی مزار شریف  
بغداد شریف <sup>۵۸</sup> ۲۵ زادی بچہ سالہ <sup>۵۹</sup> میں مزار شریف بغداد شریف <sup>۶۰</sup> ۲۶ ربیان جادی لشان  
۶۱ سالہ <sup>۶۱</sup> شیخ عبد الواحد مزار شریف بغداد شریف <sup>۶۲</sup> ۱۰ یکم محرم الحرام <sup>۶۳</sup> ۲۵ خواجہ ابو الفرج یوسف  
مولوی مزار شریف بغداد شریف <sup>۶۴</sup> ۱۱ ۱۰ یکم محرم الحرام <sup>۶۵</sup> شیخ ابوالحسن بن کاری مزار شریف بغداد شریف  
۶۶ ۱۲ ربیان المظہر <sup>۶۶</sup> ۱۱ ۱۰ یکم محرم <sup>۶۷</sup> شیخ ابوالحسن بن کاری مزار شریف بغداد شریف  
یوم دوشنبہ حضرت شیخ مجید الدین عبید القادر جیلانی مزار شریف بغداد شریف <sup>۶۸</sup> ۱۲ ہر شوال المکرم سالہ <sup>۶۹</sup>

سته عبدالرزاق مزار شریف بعد از شریف حکم ۱۹ از دلیل قدرت خود شیخ محب الدین مزار شریف جilan ۲۰  
 ۲۵ رذی ابوجعفر عیین الدین مزار شریف بعد از شریف حکم ۲۱ هار صفر المنظفر ۲۹ عیین الدین علی مزار شریف  
 بعد از شریف حکم ۲۲ رشوان المکرم ۳۲ شاه موسیٰ مزار شریف بعد از شریف حکم ۲۳ بـ شعبان  
 المغطیم ۳۴ عیین الدین مزار شریف بعد از شریف حکم ۲۴ ارجیب المرجب شیخ ابوالعباس ساـ مزار شریف  
 بغداد شریف حکم ۲۵ ربيع الاول ۴۱ شیخ ابوالدین مزار شریف ملتان ۲۶ رجب المرجب شیخ  
 سید محمد احمد مزار شریف گجرات ۲۷ رـ شعبان المـ عـ ظـمـ ۸۸ شـاهـ جـلـ مـازـارـ شـرـیـفـ دـیـوـ بـندـ مـیـںـ ۲۸  
 ۲۸ ارمغان المبارک ۸۹ فرید بـ حـکـرـیـ مـازـارـ شـرـیـفـ بـ حـکـرـیـ ۲۹ ارجـیـبـ المرـجـبـ تـیـمـ مـلـتـانـ  
 مـازـارـ شـرـیـفـ مـلـتـانـ ۳۰ رـذـیـ اـبـوـ زـیـادـ اـبـرـاهـیـمـ بـ حـکـرـیـ مـازـارـ شـرـیـفـ بـ حـکـرـیـ ۳۱ رـحـمـ اـحـرـامـ  
 ۹۱ شـاهـ اـمـانـ اـللـهـ مـازـارـ شـرـیـفـ بـرـیـلـ ۳۲ رـحـمـ اـحـرـامـ ۹۲ شـاهـ حـسـینـ خـداـنـاـ مـازـارـ شـرـیـفـ  
 مـلـتـانـ ۳۳ اـلـ زـادـیـ اـلـ اـنـانـیـ ۹۹ شـاهـ هـدـایـتـ اـللـهـ مـازـارـ شـرـیـفـ کـھـاـچـ ۳۴ رـجـادـیـ لـاـلـ  
 ۱۰۲ شـاهـ عـبـدـ الـقـدـمـ مـازـارـ شـرـیـفـ حـمـدـ آـبـادـ گـجـاتـ ۳۵ رـشـوانـ المـکـرمـ ۱۱۳ شـیـخـ عـلـیـ عبدالـرزـاقـ  
 مـازـارـ شـرـیـفـ بـاـنـسـهـ ضـلـعـ بـارـہـ نـیـکـیـ ۳۶ ۱۳ رـذـیـ اـبـوـ جـعـفرـ ۱۱۷ شـاهـ اـمـیـلـ مـازـارـ شـرـیـفـ سـوـلـ ضـلـعـ بـارـہـ نـیـکـیـ  
 ۳۷ رـذـیـ اـبـوـ جـعـفرـ ۱۱۹ شـاهـ شـاـکـرـ اـللـهـ مـازـارـ شـرـیـفـ سـنـدـ وـ ضـلـعـ بـارـہـ نـیـکـیـ ۳۸ رـشـعبـانـ المـعـظـمـ  
 ۱۲۳ شـاهـ بـنـجـاتـ اـللـهـ مـازـارـ شـرـیـفـ قـبـصـ کـرـ کـسـیـ ضـلـعـ بـارـہـ نـیـکـیـ ۳۹ ۱۴ هـارـ صـفـرـ المـظـفـرـ ۱۲۵ هـوـ خـادـمـ حـلـیـ  
 شـاهـ مـازـارـ شـرـیـفـ عـلـهـ گـولـ گـنـجـ اـنـدـرـونـ کـرـ چـینـ کـانـ کـلـفـنـوـ ۴۰ کـیـمـ هـارـ صـفـرـ المـظـفـرـ ۱۲۶ هـ مـطـابـقـ بـرـ  
 اـبـرـیـلـ ۱۹۰۵ هـ یـوـمـ جـمعـهـ بـوقـتـ عـلـیـ الصـبـاحـ بـ حـکـرـ ۱۵ اـمـنـثـ پـرـوـصـالـ فـرـمـایـاـ سـیدـ نـاـ حـافظـ حـاجـیـ  
 اـمـامـ الـادـیـاـ وـارـثـ عـلـیـ شـاهـ صـاحـبـ ذـکـرـ اـللـهـ اـعـظـمـ وـ درـجـاتـ آـیـاتـ منـ آـیـاتـ اـللـهـ

## کو اوارٹ

لَّا إِلَهَ مُلْكُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِيهِ وَبَارِكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 شَجَرَةُ عَالِيَّتِهِ تَسْبِيْهُ لِرِئَالِهِ مِسْمَهُ وَأَرْسَيْهُ

کـهـ وـحدـتـ کـاـ جـلوـدـ دـکـماـ مـیرـتـ وـارـثـ

دوـلـیـ کـاـ یـہـ پـرـدـہـ الـحـمـایـرـ وـارـثـ

میر کا شیدا بنا میرے وارث  
 دکھا شکل شیر خدا میرے وارث  
 مجھے سید ہمارستہ دکھا میرے وارث  
 رہیں یہ میرے پیشو امیرے وارث  
 معادن ہوں روزِ جزا میرے وارث  
 میرے بخش جرم و خطا میرے وارث  
 میرے اجر ٹے دل کو بنا میرے وارث  
 نے عشق مجھکو پلا میرے وارث  
 میری بگڑی قسمت بنا میرے وارث  
 میری بیکی کو مٹا میرے وارث  
 لگی میرے دل کی بھا میرے وارث  
 دکھادے ریخ حق نما میرے وارث  
 مجھے راہ سید ہی بتا میرے وارث  
 میرا پار بپڑا لگا میرے وارث  
 رہیں یہ میرے رہنا میرے وارث  
 مجھے اپنی باتیں سنا میرے وارث  
 میرے دل میں کرایتی جا میرے وارث  
 میرے درد کی کر دوا میرے وارث  
 میری دست گیری کو آمیرے وارث  
 دکھا میرے وارث دکھا میرے وارث  
 میرے درد کی ہے دوا نیرے وارث

میر ہو عشق جیب الہی  
 مجھے دید ہو صورت حق نما کی  
 حسن بصری و عبد واعد کا صدقہ  
 فضیل وبراہیم و حضرت حذیفہ  
 ہبیرہ و مساذ و اسحاق شامی  
 طفیل ابی الحمد و بو محنت  
 پے ناصر و مودودی و سلف  
 طفیل شریف اور عثمان حق میں  
 پے خواجہ ہند اور قطبہ راں  
 فرید شکر بخ ذی شان کا صدقہ  
 طفیل نظام جیب الہی  
 طفیل نقیر چسرائی ہدایت  
 کمال و سراج خداداں کا صدقہ  
 طفیل علیم اور محمود راجن  
 جمال اور محمود و شاہ محمد  
 پے خواجہ سعیں کلیم خداداں  
 نظام اور فخر جہاں کا صدقہ  
 لصدق میں قطبہ و جمال ولنکے  
 طفیل عباد اور شاہ بلند اب  
 پے شاہ خادم مجھے اپنا جلوہ  
 تری دیدا سر در جان عالم

ہے پڑ مردہ دل باش فرقت میں شاہ  
مرا غنچہ دل کھلا میرے وارث

- ۱۲ ار بیع الاول ۱۱۷ یوم دو شنبہ رسالت پناہ حضور اوز رسول خدا نبی مولی اللہ علیہ وسلم  
کی وفات ہوئی مزار اقدس مدینہ منورہ ۱۳ ۱۲ رب میان المبارک ۱۱۸ یوم یک شنبہ حضرت شاہ  
علی کرم ادیہ وجہہ کی وفات ہوئی مزار اقدس بخفا اشرف ۱۴ یکم رب جمادی المرجب ۱۱۹  
یوم جمعہ خواجہ حسن بصری مزار شریف ابصہ ۱۵ ۱۲ صفر المظفر ۱۱۶ یوم جمعہ عبد الواحد بن نید  
مزار شریف ابصہ ۱۶ ۱۰ محرم الحرام ۱۱۷ یوم جمعہ دبرہ ایت دیگر ۱۲ رب بیع الاول ۱۱۸  
خواجہ فضیل بن عیاض مزار شریف کم معنطر ۱۷ ۱۲ رب جمادی الاول ۱۱۸ یوم جمعہ خواجہ ابراہیم بن ادیم  
مزار شریف مک شام ۱۸ ۱۰ رب شوال المکرم ۱۱۹ یوم خواجہ سید الدین خدا نیم عشقی مزار شریف ابصہ  
۱۹ ۱۰ رب شوال المکرم ۱۱۸ یوم خواجہ مین الدین بسیرہ مزار شریف ابصہ ۱۹ ۱۰ محرم الحرام ۱۱۹  
خواجہ فضیل عخش مشاد دینوری مزار شریف مک شام ۲۰ ۱۰ رب بیع الآخرہ ۱۱۷ یوم خواجہ ابو اسماعیل شاہی مزار شریف  
مک شام ۲۱ یکم جمادی الثاني ۱۱۶ یوم خواجہ ابی احمد مزار شریف چشت ۲۲ ۱۰ رب بیع الثاني ۱۱۷ یوم خود رات  
دیگر یکم محرم الحرام ۱۱۷ یوم خواجہ ناصر ابو محمد مزار شریف چشت ۲۳ ۱۰ رب جمادی رب بیع ۱۱۶ یوم خواجہ ناصر الدین  
ابی یوسف مزار شریف چشت ۲۴ یکم رب اهرج ۱۱۵ یوم خواجہ قلب الدین مزار شریف چشت ۲۵  
۱۰ رب جمادی رب اهرج ۱۱۶ یوم خواجہ زندلی مزار شریف زندان حلقة بنیار ۲۶ ۱۰ رب شوال المکرم ۱۱۷ یوم خواجہ  
عثمان باروی مزار شریف کم معنطر ۲۷ ۱۰ رب جمادی رب اهرج ۱۱۷ یوم خواجہ مین الدین حشی مزار شریف ابصہ  
۲۸ ۱۰ رب بیع الاول ۱۱۶ یوم خواجہ قطب الدین بختیار کاکی مزار شریف مہروی پرانی دہلی ۲۹ ۱۰ محرم  
الحرام ۱۱۷ یوم سر شنبہ بابا فرید الدین مزار شریف پاک پٹن عرف اجود صن ۳۰ ۱۰ رب بیع الثاني ۱۱۶ یوم  
یوم چہار شنبہ تمام الدین اویسی مزار شریف دہلی ۳۱ ۱۰ رب رب میان المبارک ۱۱۷ یوم نصیر الدین چراغ دہلی  
مزار شریف دہلی ۳۲ ۱۰ رب زد یقون ۱۱۵ یوم کمال الدین مزار شریف دہلی ۳۳ ۱۰ رب اکتوبر ۱۱۶ یوم  
سرائی الدین مزار شریف پاک پٹن عرف اجود صن ۳۴ ۱۰ رب صفر المظفر ۱۱۶ یوم علیم ان بن مزار شریف پاک پٹن  
عرف ابودھن ۳۵ ۱۰ رب صفر المظفر ۱۱۷ یوم محمد دریجن مزار شریف پاک پٹن و دہلی ۳۶ ۱۰ رب رب

۶۰ ذی الجھنّم جمال دله شاہ مزار شریف احمد آباد بھارت ۱۷۳۸ء ۲۹ ذی القعده ۱۹۰۸ء محمد حسن عرف نغمہ  
 مزار شریف احمد آباد بھارت ۱۷۳۹ء ربیع الاول ۱۹۲۹ء خواجہ محمد مزار شریف احمد آباد بھارت ۱۷۴۰ء  
 صفر المظفر ۱۹۲۳ء خواجہ حسینی مزار شریف مدینہ منورہ ۱۷۴۱ء ربیع الاول ۱۹۲۴ء شاہ فکیر امداد  
 مزار شریف دہلی ۱۷۴۲ء اربد ۱۹۲۴ء ۱۷۴۳ء ربیع شعبہ شاہ قطام الدین مزار شریف اور ریگ آباد ۱۷۴۳ء  
 ۱۷۴۴ء جمادی الثانی ۱۹۲۵ء مولانا فخر الدین مزار شریف دہلی برائی دہلی ۱۷۴۴ء ۱۹۲۵ء ربیع الاول ۱۹۲۶ء  
 قطب الدین مزار شریف مدینہ منورہ ۱۷۴۵ء اربیع الشانی ۱۹۲۶ء مولانا جمال الدین مزار شریف  
 بریلی دروازہ رامپور ۱۷۴۵ء ربیع المرجب ۱۹۲۷ء شاہ عبداللہ مزار شریف مدار ضلع مراد آباد  
 ۱۷۴۶ء اربیع الحرام ۱۹۲۷ء بلند شاہ مزار شریف زینہ عنایت خاں رامپور ۱۷۴۶ء اربیع المظفر  
 ۱۹۲۸ء خادم علم شاہ مزار شریف گولہ گنج اندر وون کر پچھین کانج لکھنؤ ۱۷۴۷ء یکم صفر المظفر ۱۹۲۸ء  
 مطابق ۷ اپریل ۱۹۰۵ء ۶ یوم جمعہ حافظ حاجی سیدنا امام الاولیاء وارث پاک عالم نواز عظم  
 ائمہ اسمکہ و درجاتہ بوقت صحیح ۳ بجکر دا منٹ پروصال ہوا مزار شریف دیوہ شریف نئے باریکی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى الْأَقْرَبَيْنَ وَسَلِّدْ

## شیخ ۱۰ عالیٰ لفظ شیخزادہ محمد ولیہ وارثہ

حضرت صدیق اکبر بیان عسما کے واسطے  
 عاشق حق بایزید باخدا کے واسطے  
 عبدالخالق عجز دالی مقتدی کے واسطے  
 حضرت خواجہ علی رہنمای کے واسطے  
 شہ بہادر الدین بخاری بے ریا کے واسطے  
 آن علیہ السلام پیر پارس کے واسطے

اے خدا اپنے محمد مصطفیٰ کے واسطے  
 حضرت سلطان و قاسم جعفر امام  
 بوالحسن ۱۵ یہم بوعلیٰ خواجہ ابوالیوسف لقب  
 خواجہ عارف ۱۶ معنوی محمد خواجہ طفیل  
 حضرت بابا سماسی ۱۷ سید میر کھاں  
 شیخ ۱۸ شدین ۱۸ ایعقوب جنہ کے مفہا

شہزادہ محمد دا الف ثانی ہستدا کے واسطے  
شہزادہ محمد اشرف پیر بدرا کے واسطے  
ہم عباد اللہ شاہ پیشوادا کے واسطے  
 حاجی خادم علی مقندا کے واسطے

دہدرویش و مکنگی و باقی باخدا  
شیخ معصوم و جناب محبت اللہ وزیر!  
از طفیل حضرت سید جبیل رامپوری  
حضرت شاہ بلند رہنمائے سالکان

وارث ارث علی و مصطفیٰ وارث علی

فخر عالم شاہ تسلیم و رضا کے واسطے

لِسْمَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى الْأَئْمَاءِ  
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

## شیخوں عالمیہ سہروردیہ و ارشیہ

پے محمد و محمود و مصطفیٰ مددے  
امیر ملک عرب شاہ لافت احمدے  
بہ برکت ہمہ ارواح اولیاً مددے  
بہ عبد واحد سردار اصفیا مددے  
بحرمت شہزادہ خواجہ شفیع مددے  
پے الی عمر شاہ القیا مددے  
پے سراج احمد رہنمائے مددے  
بہ نجت شہنشاہ پر فیاض مددے  
بہ ذکر فیضیا گھر تابع ہے بہا مددے

خدابحرمت ارواح انبیاء مددے  
بحق حضرت مولا علی پاک نہاد  
برائے پختن پاک و چار یارِ نبی  
طفیل حضرت خواجہ حسن شہزادہ لصری  
پے فضیلت شاہ فضیل و ابراہیم  
برائے خواجہ حاتم رحیم و شیخ عظیم  
بہ شیخ جعفر و عبد اللہ والی عباس  
طفیل حضرت عبد اللہ و جیہہ الدین  
بہ سہروردی شیخ زماں شہاب الدین

بِرَّ کُنْ دِیں چِنْ فِیضِ اَلْقَادِیْ دَدَے  
بِهِ صَدَدَ الدِّینِ ہُو اخْواهِ مَصْطَفَیٰ دَدَے  
جَمَالِ دِینِ چِنْ شَاهِ حَقِّ نَا دَدَے  
بِرَّ اَلْخَواجَهِ بَحْرِیٰ شَهِ عَطَا دَدَے  
نَظَامِ الدِّینِ بَنْیِ مُعْدَنِ سَخَا دَدَے  
بِهِ قَطْبِ دِینِ مُحَمَّدِ شَہِہِ هَدَا دَدَے  
طَفِیلِ شَاهِ عَبَادَهُ بَیْثَوَا دَدَے  
جَنَابِ حَاجِیِ خَادِمِ عَلَیِ بَما دَدَے

بِرَّ اَلْعَارِفِ بَالْلَّهِ شَنْجِ صَدَدَ الدِّینِ  
بِرَّ اَلْشَیْخِ بَخاریٰ شَرِهِ جَلَالِ الدِّینِ  
بِعِلَمِ دِینِ وَ بِرَاجِنِ شَہِنَشَہِ مُحَمَّدِ رَوَهِ  
پَیْجَنَابِ مُحَمَّدِ حَسَنِ رَوَهِ وَ مُحَمَّدِ شَاهِ  
طَفِیلِ حَضْرَتِ شَاهِنَشَہِ کَلِیْمِ اَللَّهِ  
بِحَقِّ فَخْرِ وَعَالَمِ حَضُورِ فَخَرِ الدِّینِ  
بِرَّ اَلْحَافِظِ وَ سَیدِ شَہِنَشَہِ جَمالِ اَللَّهِ  
طَفِیلِ حَضْرَتِ شَاهِ بَلَندِ وَ سَیدِنَا

بِحَقِّ حَفْرَتِ دَارِثِ عَلِیِّ شَہِ کوئِین  
پِناہِ جَنِ وَ لِبَشَرِ حَزِیْدَو سَرا دَدَے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى أَلِّيْلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَلِمْ

## شَیْخُ الْعَالَمِ دَارِثِ رَزا قِیْمِ دَارِثِ

ہُمْ حَسَنِ دَعَابِدَ وَ باقِرِ جَوْجَمَدَهُ مَقْدَهُ -۱-  
ہُمْ جَنِیدَ وَ شَلَیْلَهُ وَ ہُمْ عَبْدِ قَادِدَ ذَهَبَ قَارَ  
غَوْتَ الْأَعْلَمَ عَبْدَ الرَّزَاقَ وَ مُحَمَّدَ ذَهَبَ كَرمَ  
ہُمْ بَهَاءُ الدِّینِ وَ ہُمْ سَیدُ مُحَمَّدِ حَقِّ بَرَسَتَ

یا خَدَابِهِرِ مُحَمَّدِ مَصْطَفَیٰ وَ سَرِّ تَضَعِی  
کَاظِمِ رَمَدَ مُوسَیَ کَارِخَامَعِرُوفَ سَقْطَنِیْ تَمَادَارَ  
وَ الْكَفْرَجَ ہُمْ بَوَالْکَسَنَ وَ ہُمْ بَوَسِیدِ مُحَمَّمَدَ  
اَحْمَدَ وَ سَیدِ عَلَیِ مُوسَیِ حَسَنَ وَ عَبَاسَتَ

بہر ابراہیم امان اللہ حسین رہ دین پناہ  
شہزادہ اسکنیل رہ و شاگرد ہم بخات اللہ سخنی

ہم جلال رہ و ہم فرید رہ و بہر ابراہیم شاہ  
ہم ہدایت ہم صمد رہ ہم عبد الرزاق ولی

از پے خادم علی ہم وارث دنیا و دین  
المسد شاہ اتوں واشد رب العالمین



## شجرہ عالی شیر لطف امیر واشر

ہم حسن رہ ہم عبد واحد ہم فضیل چاصفا!  
ہم امین الدین رہ علوی اسحاق و احمد متغیری!  
از پے سلطان مودود شریف رہ رازدار!  
ہم فرید الدین نظام الدین لفیر الدین سخنی!  
بہر محمود رہ جمال الدین محمد دین پناہ!  
ہم نظام رہ فخر رہ و قطب الدین جمال الدین مت

ربنا بہر محمد مصطفیٰ و مرتضیٰ ارمذ  
بہر ابراہیم ادیم رہ حذیفہ مرعشی  
بہر شاہ بو محمد رہ ناصر رہ دین ذیوقار  
بہر عثمان رہ و معین الدین قطب الدین ولی  
ہم کمال الدین سراج الدین علیم الدین شاہ  
ہم محمد رہ بہر بھی رہ ہم یکم حق پرست

ہم عباد اللہ بلند خادم رہ عالم پناہ  
بہر لطف خویش کن اے وارث مایک زگاہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۰۰ اللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَلِمْ

## شیخ عالیٰ روح دار رحمہ لہ اور پیر رحمہ وارثہ رحمہ

شہنشاہ مدینہ احمد مختار کا صدقہ  
علیٰ نہ مشکل کشا و حسدر کرار کا صدقہ  
حسین بن علی نہ سرچشمہ اسرار کا صدقہ  
عطافرما الہی عابد بھیاری کا صدقہ  
امام کاظم نہ و موسیٰ نہ رضا سدار کا صدقہ  
جسید و شبلی عبد الواحد ابرار کا صدقہ  
علیٰ دبو الحسن نہ مست مے اسرار کا صدقہ  
مس برج طریقت مطلع اوزار کا صدقہ  
جناب غوث کے گلگونہ رخار کا صدقہ  
شہ سید محمد سرور و مردار کا صدقہ  
جناب شاہ موسیٰ قادری سرکار کا صدقہ  
پساں الدین قسم بادہ اسرار کا صدقہ  
مجھے دینا جلال قادری سردار کا صدقہ  
اور ابراہیم بھکر مخزن اوزار کا صدقہ  
حسین حق منا مخوب جمال یار کا صدقہ  
جہب حوت جیب احمد مختار کا صدقہ

الہی سرورِ عالم شہ ابرار کا صدقہ  
الہی میری ہر مشکل کو آسانی عطا فرما  
الہی راہِ تسلیم و رعنائی خاک کر مجھ کو  
ذ واتے در ذرفت مانگتا ہوں امّا تھے پیغمبر  
الہی باقر نہ جعفر نہ کی دے خیرات تو مجھکو  
لقدق خواجہ معروف کرنی ستر سقطی ہو کا  
طفیل حضرت بولفارج طرطوسی مجھے دینا  
الہی بو سعید پیر پیراں شیخ لاثانی  
محی الدین شیخ عبد القادر شاہ جيلانی  
شہنشاہ طریقت عبد الرزاق گداپور  
الہی سید احمد نہ اور شہ سید حلبی عارف  
شہ سید حسن نہ اور ابوالعباس کی خاطر  
برائے خواجہ سید محمد قادری یار ب  
شہ میراں فرید بھکر ابراہیم ملتانی  
سرای پارحت حق حضرت شاہ امان افسندہ  
شہ عرش آشیاں شاہ ہدایت منبع عرفان

شیر عبد الصمدؑ کے دیدہ بیدار کا صدقہ  
شیر زراقؓ کی شیرینی گفار کا صدقہ  
جذاب شاکر اشؑ گوہر شہزادار کا صدقہ  
امیر شکر دین قافلہ سالار کا صدقہ  
مرے والی مرے وارثت میر کار کا صدقہ  
الخیں کی چشم رست گیسوئے خدار کا صدقہ  
ملے ایوان وارثؓ کے درود لار کا صدقہ

جو آنکھیں دیں تو آنکھوں کو عطا کر لطیف انظارہ  
دیا ہے دل تودل میں درد دے اور درد میں لذت  
گلستان زہرا یستاد مکمل رزاقی  
بنجات امداد حضرت حاجی خادم علیؑ کامل  
امام الادلیاء ابن علیؑ لخت دل زہرا  
گداۓ عشق ہوں بھردے مراد من مرادوں سے  
زکوٰۃ خوبی نقش دلگار روضہ الفور

چال سے مانگنے والا کبھی حاصل نہیں پھرتا  
اسی روضہ کے ہر زائر کا ہرز وار کا صدقہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰیہِ

## شیخہ لشنا مر وارث عالیہ

حفنور سید عالم محمد عربی  
سلام مادر حسین فاطمہ زہرا  
حسین صابر و شاکر شہید کرب دبلا  
فروع ملت بصفنا و مسلمان اوزار  
امام باقر زین و جعفر زین و موسی کاظم  
امام قاسم زین حمزہ علیؑ رضنا ہمدی  
علیؑ عسکری زین ابو القاسم زین مہابت افلاک  
امیر کشور دیں بادگار شاہ بخار

سلام سرورد دیں ہاشمی و مطلبی  
سلام حضرت مولا علیؑ و شیر خدا  
سلام بیکس و منظوم سید الشہداء  
سلام سید سجاد و عاصد بیمار  
سلام دفتر دیں رسولؑ کے ناظم  
سلام عترت زہرا و سید سندی  
سلام سید جعفر و بو محمد پاک  
سلام سید حرمہ و سید اشرف

جانب حضرت مخدوم دیں عَلَّا، الَّذِينَ  
حضور سید وَاحْدَةٍ عَمْرٌورَ جنال آباد  
فرود غِبْر زم سیادت امام اہل زماں  
جانب سید عبد الاَّحَدٍ گدا پر در  
جانب پیر سلامت علیٰ شیخ ذیجہا  
بہارِ کھنڈ کو نین و فخر کون و مکان

سلام سید سادات شاہ عز الدین  
سلام حضرت مخدوم سید عبدالآد  
سلام سید زین العساد و قطب زماں  
سلام شاہ عَمْرُورَ مادی و رہبر  
سلام سید احمد رَوْزَ و شاہ کرم اشتر  
سلام سید قربان علیٰ شیخ ذیشان

سلام مرشد کو نین و مادی دوران  
حضور حاجی وارت علیٰ امام زماں

## مقبول اشعار فائحہ حضرت پیر ان پیر قدس سرہ

بادشاہ سخن درویش و ولی مولانہ  
بو سعید پیر ایشان مرد حق مردانہ  
بعد از ایسا فرزند ایشان جملہ جانازہ  
تا قبول حق شود ہر خویش و ہر لیکا نہ

سید و سلطان فقیر و خواجہ مخدوم نزیب  
پیر صاحب فناوارہ ثانی اسنان زالمن  
زینت بی بی فضیلہ خواہر ان تھرتانہ  
کند با فاتحہ اخلاص خود فرمودہ انہ

## رباعی

بہ زنجیر سرماں ایسیر آدم  
کے سکین عزیب و فقیر آدم  
کرم کن کہ مولا نہ سیسیر آدم

بدر گاہ تو مستحبہ آدم  
شہماز گرم سوئے ماک لنظر  
بہ حنایک کیف پائے خسین پاک

## سلام لوحہ

دیکھ کر بابا کی صورت مسکرا کر رہ گیا  
مثل شبتم بابا آنکھیں ذہن بالکرہ گیا  
بولنے آتا ز لھا بس بابا کر رہ گیا  
نخنی شنخی لامتحا بس اپنی ہلاکر رہ گیا  
بابا تب سوئے بجھ آنکھیں لٹھا کر ہیکیا  
آئیں جب وہ سامنے بت سر جھکا کر رہ گیا

ہے سلام ان پر جو بچہ تیر کھا کر رہ گیا  
بچوں سا جھرہ علی اصغر کا جب کھلا گیا  
چاہا اصغر نے ہمیں کچھ بابا پے رد گلو  
بابا لھا جراں کھڑا اور دست پا لقا مارتا  
خاک پر گرنے لگا جدم علی اصغر کا خون  
جائے ڈیور ہی پر نکارا شہر ربانو جلد آ

جس گھر ڈی آ کر لگا یہ تھر تھر اکر رہ گیا  
گھر کے جانب دیکھا اور انگھیں بھاکر رہ گیا  
مر گیا یہ لال میں بازو چھدا کر رہ گیا  
صبر کو سمجھا میں بہتر طیش کھا کر رہ گیا  
نفحی سی انگلی سے بس خیرہ کھا کر رہ گیا

بکھارے شہر بانو تیر اس کے حاتم پر  
دیکھنے کا تھا بھارے بس کے اسلو اشتیاق  
کیا کہوں اسے شہر بانو تم سے شرم نہ ہو فیض  
جی میں آتا تھا کہ ماروں اسکے قاتل کو مگر  
تیر جب آ کر لگا یہ یاد کرتا تھا انھیں  
تیر جب آ کر لگا یہ یاد کرتا تھا انھیں

اسے آتم آگے کہوں کیا شہر بانو کا میں حال  
دو تے رو تے ان کا دم آنکھوں میں آ کر رہ گیا

## لوحہ

دیں مراثیہ خدا ہے اور ایمانِ حسینؑ  
سر کٹا یا کربلا میں وادرے شانِ حسینؑ  
پر کھاما نا نہ دشمن وادرے آنِ حسینؑ  
مل گیا سب خاک میں نہیں سامانِ حسینؑ  
نکلا آخر کربلا میں حق سے ارمانِ حسینؑ  
جائے دعوت اُک عدادوت میں تھے ہمانِ حسینؑ

دل نثارِ مصلحتاً ہے جاہ بے قربانِ حسینؑ  
کی نہ بردست بزیدہ رو سیدہ بیعت کبھی  
بجھوک سے بیتاب لئے اور پیاس سے تھے جان طلب  
کہتے لئے بس عابدہ بیکار رو رو کے یہی  
دل کی برآئی تمنا آرزو پوری ہوئی  
کی نہ خاطر شناسیوں نے حضرت شیرینؑ کی

قبر سے طاہر اکھے کا حشر میں لوں دیکھنا  
ماقد میں عاصی کے ہو گا پاک دا امانِ حسینؑ

## دعایہ

بحق علیؑ زوجہ پاک بنویں  
بحقِ حسینؑ آخری پنجتی وہ  
بہ موئیؑ کاظم علیہ السلام  
بحق امام حسن عسکریؑ

اللی بے شانِ نجد رسول  
بحق ولائے امام امام حسینؑ  
بہ سجادہ و باقرؑ بہ جعفرؑ امام  
بہ موسیؑ رضا و تقیؑ و نقیؑ

بہ احمدؑ دین وارث الائبیاء  
محمد شماریل امام اور نے

## نسب نامہ سرکار عالم پناہ مرتضیٰ خوشحال و سن و هزارات

- (۱) حضرت محمد صطفیٰ احمد عتبیٰ حلی اللہ علیہ الولی وسلم وفات ۱۴ ربیع الاول سنه ۱۳۷۰ھ مزار بارک مسجد نوره (۲)
- حضرت یستاد الفاروق اعظم بزرگ ائمۃ عنہا وفات ۲۰ ربیع الاول مسجد مزار بارک جنت البیت مدینہ نورہ حضرت علی کرم اشاد وجہ وفات ۱۶ ربیع الاول مسجد مزار بارک بنیاد بحفل اشرف (۳) حضرت شداب شہزادہ امام زین العابدین علیہ السلام  
نہادت ۱۰ ربیع الحرام سنه مزار بارک کر جائے میٹے (۴) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام وفات ۸  
یا ۱۴ ربیع الحرام سنه مزار بارک جنت البیت مدینہ نورہ (۵) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام وفات ۷ از ذی الحجه  
سنه ۱۴۰۷ھ مزار بارک جنت البیت مدینہ نورہ (۶) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام وفات ۱۴ ربیع الاول یاد اثر ان  
الکرم سنه ۱۴۰۸ھ مزار بارک جنت البیت مدینہ نورہ (۷) حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام وفات ۵ ربیع الحجه  
یا ۲۵ ربیع الحجه سنه مزار بارک کاظمین شریف بغداد (۸) حضرت امام قاسم حمزہ علیہ السلام وفات ۹ ربیع الحجه  
یا ۹ صفر المظفر (۹) حضرت علی رضا قدس اللہ تعالیٰ سره وفات ۲ ربیع الحجه مزار بارک نزد میشاپور (۱۰) حضرت علی  
محمد علیہ رحمۃ وفات ۱۰ شوال المکرم مزار بارک بجناب (۱۱) حضرت علی جعفر علیہ رحمۃ وفات ۵ ربیع الحجه  
مزار بارک نیشاپور (۱۲) حضرت شیدا بود محمد علیہ رحمۃ وفات ۱۰ ذی القعده مزار بارک نیشاپور (۱۳) حضرت شیدا سکری  
علیہ رحمۃ وفات ۲۲ ربیع الحرام مزار بارک نیشاپور (۱۴) حضرت شیدا القاسم علیہ رحمۃ وفات ۲۹ ربیع الاول سنه ۱۴۰۷ھ  
مزار بارک نیشاپور (۱۵) حضرت شیدا محمد محروم علیہ رحمۃ وفات ۱۰ ربیع الاول مسجد مزار بارک سول پور  
قبسہ کنونہ ضلع بارہ شنگی (لیوپل) بہندوستان (۱۶) حضرت شیدا شرف الدین بخاری مسجد مزار بارک سول پور  
مزار بارک سول پور کنوتور (۱۷) حضرت شیدا عز الدین علیہ رحمۃ وفات ۱۶ ذی القعده ۱۴۰۷ھ مزار بارک سول پور کنوتور  
(۱۸) حضرت شیدا محمد علام علاء الدین علیہ رحمۃ وفات ۱۰ شوال المکرم مسجد مزار بارک سول پور کنوتور (۱۹) حضرت شیدا لار  
علیہ رحمۃ وفات ۷ ربیع الحرام سنه مزار بارک روپل پور کنوتور (۲۰) حضرت شیدا عبد الرحمن علیہ رحمۃ وفات  
۱۰ ذی القعده ۱۴۰۷ھ مزار بارک روپل پور کنوتور (۲۱) حضرت شیدا عمر شاہ علیہ رحمۃ وفات ۱۰ ربیع الحجه مسجد مزار بارک  
روپل پور کنوتور (۲۲) حضرت شیدا زین العابدین علیہ رحمۃ وفات ۳ اریاضان مسجد مزار بارک سنه ۱۴۰۷ھ مزار بارک روپل پور  
کنوتور (۲۳) حضرت شیدا عمر نور علیہ رحمۃ وفات ۱۴ ربیع الاول سنه ۱۴۰۷ھ مزار بارک روپل پور کنوتور (۲۴) حضرت شیدا  
عبد لاحد علیہ رحمۃ وفات ۱۰ ربیع الحجه اثنان مسجد مزار بارک دیوبنی شریف حافظ اندر دن بریلی (۲۵) حضرت

سید سیران احمد علیہ رحمۃ وفات ۲۱ ربیع الاول مزار بارک اندر وون احاطہ ٹریلیہ (۲۶) حضرت سید کرم اللہ علیہ رحمۃ وفات ۲۲ ارجوی ابجو مزار بارک اندر وون احاطہ ٹریلیہ (۲۷) حضرت سید سلامت علی علیہ رحمۃ وفات ۲۹ شوال مزار بارک اندر وون احاطہ ٹریلیہ (۲۸) حضرت سید قربان علی شاہ صاحب علیہ رحمۃ وفات، ارمضان المبارک ۲۹ برداشت دیگر نامہ مزار شریف اندر وون احاطہ ٹریلیہ اور آپ کا دوسرا مزار بارک دیوبہ شریف شاہ اویس میں ۲۹ جگہ مزار شریف آپ کا موجود ہے۔ (۲۹) حضرت سید ناصر شدنا حافظ حاجی وارث علی شاہ عظیم اللہ ذکرہ وصال ۲۹ جمادی الثانی المطہر ۱۴۲۲ھ مطابق، اپریل ۱۹۰۵ھ مزار بارک دیوبہ شریف ضلع بارہ بندی (لوہا) نوٹ۔ آپ کا مزار اسی دیگر ہے کہ پہلے عرس نسلک کا تک مقام ٹریلیہ شریف ہوتا تھا جبکہ صحیح آدم زیادہ ہونے لگا تو زائرین کو پالن و عنزہ کی بہت تکلیف ہوتی تھی اور تمازت آفتاب سے مخلوق خدا پریشان ہوتی تھی بالاتفاق لوگوں نے سرکار عالم پناہ وارث پاک عالم نوازا عظیم اللہ ذکرہ سے درخواست کی کہ حضور زائرین کو بہت تکلیف ہوتی ہے پر کوئی باعث نہیں ہے جسکے ساتھ میں زائرین بھر میں دوسرے یہ کہ پانی کی لمحی بہت تنظیف ہوتی ہے اگر ہم غلاموں کی البجا ہبکہ باعث شاہ اویس میں میلہ کا تک لگنے لگے تو لوگوں کو کو ارام ملے گا سرکار عالم پناہ نے تھوڑی دیر تاک کرنے کے بعد فرمایا کہ حلپرہ والد صاحب کو شاہ اویس میں لیکے پہنچئے ہیں اسی وقت آپنے مزار بارک سے ایک ایٹ نکال کر اپنے احرام شریف میں لپیٹ لکھا اور کہ تپوہم اپنے والد صاحب کو لے جا رہے ہیں جب آپ شاہ اویس میں پہنچ جیاں اب مزار بارک ہے، اسی طبق آپنے فرمایا کہ اس جمیسا کرد خود اپنے مزار کی گئی، آپنے خود قبر شریف میں اتر کر احرام شریف سے ایٹ نکال کر باقاعدہ رکھی اسکے بعد آپنے فیصلہ کر کہ ہمارے والد صاحب سیاں آگئے، رادی کا بیان ہے کہ لاش بارک پر رہی رکھی تھی ذرا سکعن میں دھبہ لمحی نہیں لگا ہے معلوم ہے تا تھا کہ ابھی تا ز لاش رکھی گئی ہے اسکے بعد آپنے پر رخاک فرمایا، شاہ اویس میں آپ کے والد صاحب کا ما اسٹریج سے بنتا ہے، یہاں مزار بارک ہونے کی اصل وجہ یہی ہے، یہ واتحہ پرalon سے اسی طرح پرستے چلے آئے ہیں جنکو رواہ معتبر جان کر دن کتاب کیا، الغیب عن اللہ۔

سرکار وارث پاک کے نہشیروں کے نواسے حضرت سید ابراہیم شاہ صاحب وارثی، آپ دادا حضرت خادم علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے تھے، آپ کا مزار شریف آستانہ شریف علام گردش میں جنوبی اور غربی حصے میں ہے، آپ کے نواسے علی جمدة مکن سیاں شاہ صاحب تھے مزار بارک رہائش گاہ دئے قریب اور مسداں میں ہے آپ صاحب جناب، وہی اچھوڑن بنیان بیان از ایمان ایمان فی الحال سید و محبی حمد عزیز شہنشاہ مظہر العالی دادا حضرت سیاں قربان علی شاہ صاحب کے مزار بارک کے سجادہ شریف ہیں ہیں



بِسْمِ اللّٰہِ  
رَحْمٰنِ رَحِیْمِ



بِسْمِ اللّٰہِ  
رَحْمٰنِ رَحِیْمِ

۶۸۴

الْإِنْ أَوْلَى بِإِعْبُادِهِ لِخَوْفِ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يُحِبُّونَ

# بِإِرْثٍ

## بِإِرْثٍ

سرکار عالم پناہ کے مختصر سوانح حیات  
وارثات فیض آیات و نیر مفترض  
حضرات کے اکثر اعترافات اور  
سوالات کے جوابات

بِإِرْثٍ

بِإِرْثٍ

بِإِرْثٍ

بِإِرْثٍ

ملئے کاپتا، فرمدیں صفاوارث زینت محل نزد جامع مسجد شمس آباد جن گنج کے انیور (بیوی)



یہ بارگاہ وارثؒ عالم فواز ہے  
 جو سرہیاں جھکا ہے وہی سفر فواز ہے  
 زاہد کو اپنے زید و عبادت پر غور  
 چڑھ کو رتے کرم ترمی احمد پہنانے ہے

سَبِّلُ اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدٌ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَافِيَةُ لِلْمُسْتَقِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى  
السَّلَامُ عَلَى أَرْضِ سُولِّنِي حَمْدٌ لِلَّهِ وَأَصْحَابِهِ وَهُلْ بَنِي قَاتِلٍ وَأَنْوَاجِهِ وَذِرَّتِي يَاتِيهِ  
جَمِيعُيْنَ ط

بُرْئَيْهُ اِسے پہ نجفہ نہ تاب راز ہے  
کھبڑا پور درد سے پہ محبت کا ساز ہے

اما بعد: دنیا میں ابھی نادر الوجود مہنپور، کاظمہ رثا ذ اور عرصہ دراز کے بعد معزز و ممتاز خاندان میں تو  
ہے اور ان کے حینہ رفیع صوبہ کا نہار وہ لائکھوں مرد دل افسا در وحانی آب حیات سے سیراب  
ہونے ہب جیا کہ ہما سے اس عدیم النظیر دشمنگیر نے سید الملوک بن خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کی  
چیخیسویں پشت میں امام ابن امام موسی کاظم علیہ السلام کی نسل سے بنتا پور کے سادات ذوی الفضائل  
والبرکات کے خاندان میں بہرہ جاہ و جلال طہور اجلال ذہبیا اور کام عمر بھی کام کیا رخا ص و عام کو محبت ثنا بد  
حقیقی کی ہدا یت فرمائی

چنانچہ پیر زید ابی صدیقی ہبیری کے وسط میں ارض تقدیس دیود شریعت ضلع ابرہ منکلی  
(ادو) میں اکیب مجع الصفات ذات عالم طہور ہیں آئی جس کا وجود بلا فرقی نمہب عیسیٰ طور پر برگزیدہ  
عالم فیوں و نیکم ریا کیا اہل اسلام نے امام ولادت مانا اہل ہند نے اوتا رسم بھا یہود و نصاریٰ نے مذہبی  
پیشو اگر دانا اور دیگر مذاہب والوں نے اپنے واسطے ہادی بحق بہر حال جمال کیا تمام انتساب قیاسی ہی ن  
شئے کا بعمل فرقہ وار و نما ہونے رہے

چنانچہ اطراف و جوانب عالم میں جس طرف اس ہادی بحق نے قدم رکھا خود وہ سر زمین  
ہند ہو یا عرب عجم ہو یا چین ہو یا امریکہ ہو یا جاپان و فرانس ہو یا مجتمع انجمن ہو اس کے زائرین و عقائد متعدد  
غایبانہ پروانہ وار پیدا ہو نے گئے حتیٰ کہ پچاسی سال کی عمر میں پچاسی لاکھ کیا پچاسی کروڑ سے بھی زائد اس

مقدس ذات کی دلتفہیں و نصیحت کرنے والے پیدا ہو گئے اور پسلام رشد وہ ایت اس کی ظاہری اور با  
حیات ہی پختم ہنپیں ہو گیا ملکہ یہ وہ سراج العارفین تھا جس کی آوت سے ہزارہا اپسے چرا غرضش ہو گئے جن

ما قیامت بزم عالم و عالمیان میں چنان رہے گا

( حمنے کہ نافیا مرت گل اوہ بار بادا  
حمنے کہ بر جمال ش دو جہاں فشار بادا )

وہ ذات مقدس مجتمع الصفاتِ مکاونی مبنی سکھالات انسانی حرث پیغمبر حفائق و معارف رباني امام الاولیاء  
قبلہ عالم و عالمیان مرشد حاجی سید وارث علی شاہ عاصم اعظم اللہ ذکرہ کی ذات باہر کات خنی =  
از این ادیبی اللہ لاخوت علی یحییٰ کا دعہ دخیر نزدیک

علی ہذا سرکار عالم پناہ کے صفات کی تعریف جس طرح ہمارے جدار کاں سے باہر ہے اُسی طرح اس کا بھی  
اغتزان ہے کہ ہمارے واسطے طریقہ بعیت جو تجویز فرمایا وہ اپیا جائے اور وسیع المعنی ہے جبکی پوری تشریح کرنا  
تو ناجم ہے مگر اس کے قواعد اور ضوابط کے ظاہری مفاد اور منفعت پندرہ استعفہ اذکار شکر کرنا ہوں

چنانچہ حضور قباہ عالم کے حلقة ارادت میں داخل ہونا یہ شرف ایسا ہے کہ جس میں بغیر کسی فرق و امتیاز  
کے تمامی مریاں کی مساوی حیثیت ہے چونکہ سرکار عالم پناہ نے اکثر و بشیر فرمایا ہے کہ جو ہمارے سلامہ کے تما می  
پیامت تک مرید ہو گا اور آج بھی جو سلامہ وارثیہ عالیہ میں داخل ہوتا ہے خواہ وہ کسی فقیر احرام پوش کے ذریعہ ہو ہو  
فرار شریف پر جا کر مرید ہوتا ہے وہ سب سرکار عالم پناہ کے مرید ہیں۔ جبکا کردہ حدیث شریف میں وارد ہے عرض کی  
صحابی حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنی زیارت لعوب کے وصال کے کس طرح ہو سکے گی فرمایا کہ بالکل  
اسی طرح جیسے کہ اب ہوتی ہے ما قیامت ہوتی رہے گی پس ہادی بحق نے جس طرح جماعت ظاہری بس بعیت فدا  
اُسی طرح بعد وصال سلامہ بعیت جاری ہے واسطہ درمیانی کسی فقیر احرام پوش کو فرار دیا جاتا ہے مگر مرید سب کا  
عالم پناہ ہی کے ہوتے ہیں سرکار عالم پناہ نے فرمایا کہ ہماری منزل عشق ہے اور عشق میں جانشینی ہنیں۔

کلہ و فی برداشتہ خزانی بعد دعا فی عند ف بوی کان مکن نزادی جیانی ۔  
حوالہ کتب احادیث : ابو عیلی ۔ دارقطنی ، بیہقی ، ابن عساکر ، طبری ۔

امکب روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سیری دفات کے بعد سیری قبر کی زیارت کیا (بقیہ ع ۹۹ پر)

لہذا شاید اسی پر بعض حضرات کو احرا من ہے یا اغرا من کرنے کا نوٹ لائے جو اغرا من کرنا پڑتے رہیں کہ سرکار عالم پاہ لے کسی کو مرید کرنے کی احادیث نہ دی اور کسی کو اپنا خلیفہ بنایا اونہ کسی فیض احمد بیش نے قباد حاجی صاحب کے سامنے کسی کو مرید کیا۔

لہذا خاندان عالیہ واژیہ میں پہلے ما بی بحث ہے کہ جب صاحب بلاد نے کسی کو اپنا خلیفہ اور جانشین ہیں بنایا تو پھر آئندہ طالبین کو منکر سلسلہ اور ازروے قرآن ارشاد و مہابت کے تخفیف ہونے کی کیا سبیل ہوگی اس موقع پر اس ناشدنی بدگھانی کا بھی امکان ہے کہ کیا یہ سلسلہ حضور آنکھ کی ذات تکمیل مہاسیبین نہیں نہیں نصیب و شمنان ایسا چال کرنے کا موقع نہیں ملایہ جہاں اس العلی سرکار کے اور ناہم انداز زمانہ سے نہیں تھے اسی طرح اس بار خاص میں بھی اکب طرز خوب آگاہ تھا۔

کہیں فقراء احرام پوش جیسے کہ آپ کے زمانہ حیات میں بعیت کرتے تھے اور جا بجا سلام و شد و مہ آتھ جاری کئے ہوئے تھے اب بھی بحسنور جاری کئے ہوئے ہیں اور بیشمار طالبین فیضیاب ہوئے اور برابر ہو رہے ہیں جن جن فقراء احرام پوش صاحب بلاد کے دست گرفتہ طالب یا مرید حضور کے سامنے پیش ہوئے تو آپ نے

تو گویا کہ اس نے ظاہری حیات میں میری زیارت کی۔

حدیث نہ کورہ بالتفق علیہ ہے اس سے صحیح اور لفظین کے درجہ پر یہ ثابت ہو گیا کہ حضور مکرم علیہ السلام اذوق و اسلام کو پروردگار عالم نے حیات ابدی سے سرفراز فرمایا۔ لہذا اس وقت بھی وہ ظاہری حیات کے ساتھ قبر شریف میں آرام فراہیں اور اپنے ہر امنی کی فریادوں سے ہے میں = حضور کی ذات مبارکہ میں تمام حواس خمسہ ظاہرہ و باطنہ اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ موجود ہیں۔

لورٹ دوسرے یہ کہ امّۃ نقائی کلام پاک پارہ ۲۴ سورہ احزاب میں فرماتا ہے۔

يَا أَنْجِيَ الْبَرِّيَّ إِنَّا أَمْرَدْنَاهُ شَاهِدًا أَوْ مَبْشِرًا أَوْ نَجِيَّدَ دَاعِيًّا إِنَّ اللَّهَ يَأْنِي بِهِ  
وَسَرَّا جَاهِيْنِ حَلَّهُ تَرْجِيْهُ ابْنَيْ هُنْجَنَكَوْ بَشِيْجَا ہے تبلیغ: الا اذ خوشتی بـ اسکے والا اور طلاق  
والا افسد کی طرف اس کے حکم سے اور چراغ حکما و تفیریں یعنی چراغ نور افشا ہے جس سے نور برس رہا ہے  
اور کائنات منور و تامنہ ہوتی چلی جاتی ہے مگر چراغ کی روشنی میں کوئی کمی یا نقص واقع نہیں ہوتا دکھنا کیا۔

آذاب و مہانت بھی گہن کا نقص نمایاں ہے

کبھی انہمار اخوشی نہیں فراہم کرے گا بلکہ ہمیشہ منظر شفقت ان کو دیکھیا اور سرور ملک کرہی ارشاد فرمائیا کہ سنو سنو تم نہ  
مر جو ہو ہے اس لئے اس لئے اکپ ہے اُن سے اور حم سے خوبست رکھو = جیسا کہ کلامِ باک بیس آیا ہے پڑھ پڑھ  
**سورة الفتح = اَنَّ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مَا يَرَوْنَ اللَّهُ طَدِيدُ الدَّدِ فُوقَ اَدِيرٍ بِيَمِنِهِ**

**معجمہ جو لوگ باختہ ملتے ہیں تجھے وہ باختہ لاتے ہیں اُنہے سے اللہ کا باختہ ہے اور پر ان کے باختہ**

**اغر تو آنے ہے کوئی حدیث محدث کے وقت زور گزیں سے فراہم کرہا ہے اس ہنتو کے اوپر**

**بے یعنی اگر اُنہے تعالیٰ کا باختہ ہوا تو یہی باختہ ہوتا کیونکہ اسکی ذات پاک صہم وجہ اپنی سے مبتہ ہے**

خلی ہڈا۔ ان واقعات پر غور کرنے سے تو معاون ٹابت ہوتا ہے کہ حضور والانے رسم درواج زانہ کے موافق

خلافت ظاہر ہی اپنے ملک و ملک کی بناء پر اپنے سلسلہ میں پندرہیں فراہم اور اس ظاہری ترکیب خلافت کا بھی

کیلئے اپنے سلسلہ عالیہ میں سند باب فراہم پر مگر برکات و فیضات خلافت سے لپنے احرام پوشاں کو محروم نہیں رکھا

کیا بلکہ باختہ زید و بکرہ احرام پوشاں کو مجاز ہیت بخشیدیا جھنور والا کے زمانہ میں جن فقرائے احرام پوشاں کا سلام مرشد و تہذیب

فراد و سین ہڈا ہے پر حاری تھا اُنہیں سے چینپند حصہ اس خاص طور پر تابل کرہیں۔ یعنی حضرت حاجی میاں شاہ اللہ

شاہ صاحب دارثی خانقاہ ارثی جور دعا پور ریاست گوالیار۔ جانب حضرت حاجی میاں محمد شاہ صاحب دارثی

جو پوری خانقاہ دارثی سمجھا جاتا ہے۔ جانب حضرت حاجی میاں حسین شاہ صاحب دارثی متوفی خانقاہ اسے

جانب حضرت حاجی میاں شاہ صاحب دارثی سرحدی۔ جانب حضرت حاجی میاں مکنی شاہ صاحب دارثی متوفی

پولنسے بارہ نیکی۔ جانب حضرت حاجی میاں معصوم شاہ صاحب دارثی نہیں۔ جانب حضرت حاجی میاں قادر شاہ

شاہ بارثی متوفی بچڑیں نہیں مراد آتا ہے۔ جانب حضرت حاجی حکیم میاں غظیرت علی شاہ صحتاً دارثی بالو پور ضلع سیتا پور غیرہ

رجاۓ اللہ علیہم السلام

**چھاپنگہ** جانب حضرت حاجی میاں قادر شاہ صاحب دارثی نے سرکار عالم پناہ کی موجودگی میں بہت سے

دو گوں کو داخل سلسلہ کر کے دیوں شریعت سرکار عالم پناہ کی خدمت باہر کرت میں بھیجا کر جاؤ پیشوائے برقی ہادی مطاق سرکار

وارث پاک عالم نواز اعظم ائمہ ذکرہ کی قدموںی قائل کرداں وقت آئندہ حاجی میاں اوگھٹ شاہ صاحب دارثی حضرت اُن

ظیہ سرکار عالم پناہ کے دربار میں سرکاری خدمات کو انجام دیتے نئے کہ جو زائرین عقبہ تند آئیں انکو سرکار عالم پناہ کی خدمت

باہر کت جس حاضر کر رہا ہے لامیں اور سرکار عالم پناہ کو پڑھ کر سنائیں اور پھر سرکار عالم پناہ سے جو حکم حبس کیے

صادر ہوا س کو تحریر کر کے حفظ روانہ کر دیں اور بھی بہبینی کی خدمات ان کے سپرد فضیلہ ہیں کو آپ نبی خوبی  
انجام دیا کرتے تھے۔ بہر کہیت جب بچھڑائیوں سے کچھ آدمی سر کار عالم پناہ کی خدمت لیں گافر ہوئے تو ان لوگوں کو  
تلہ حاجی میسار، اوگھٹ شاہ صاحب، وارثی رحمۃ الران علیہ نے سر کار عالم پناہ کی خدمت با بر کر دی۔ جس پیش کیا اور عرض  
کیا کہ یہ لوگ تاریخ شاہ صاحب دارثی چکر ذرا یہ داخل سلاسل ایں سر کار وارث پاک عالم نواز افضلہ اللہ ذکر کرنے والے میا  
کسب ہما سے مرید ہیں تاریخ اور ہم دونوں ہیں یہ ہم اور ود بادھ آئی ہے اسی طرح خباب پنڈت دین دار  
شاہ صاحب دارثی ملا باری مہیری جب طلاقہ غلامی ہیں داخل ہوئے اور بعد احراام پوشی کے جب اپنے دلن ماں و فون ہوئے  
تو وہاں اکابر شخص ابین الدین شاذ نامی جو خود سے احراام باندھ کر بہت سے لوگوں کو مرید کر چکے تھے اور یہ کہا کرتے تھے  
کہ میں قبای حاجی صاحب کا احراام پوش فقیر ہوں سر کار عالم پناہ نے مجھ کو سب مریدوں پر خلیفہ مقیر کیا ہے ہر شخص سے  
یہی غلط بیانی کرتے تھے سر کار عالم پناہ کا نام نامی سن کر لوگ جو ق درج تھے اور میدھنے والے جب پنڈت دین دار  
شاہ صاحب دارثی سے ملاقات ہوئی تو ابین الدین شاذ نے کہا کہ مُخلِّک قبای حاجی صاحب نے رب مریدوں پر اپنا خلیفہ  
مقرر کیا ہے اس کے علاوہ اور بھی غلط بیانی کی جس سے پنڈت دین دار شاہ صاحب دارثی کو شہر ہوا کہ شاید یہ تسلیم  
حاجی صاحب کے فقیر نہیں ہیں اس لئے یہ غلط بیانی کر رہے ہیں ملکا، و مشرب وارثی سے ناد اتفاق ہیں۔ پھر پنڈت دین دار  
شاہ صاحب دارثی نے ان سے چند سوال کئے تو ابین الدین شاذ نے کوئی اس کا معقول جواب نہ دیا آخر الامر دونوں میں  
کچھ ترش روئی کی بامیں ہونے لگیں تو ابین الدین شاذ نے کہا کہ تم کو معلوم نہیں کہاے مرید کہتے۔ بڑے بڑے عہد دار  
ہیں فرم کو گز تار کر کے جملی خانہ بھیجا ادوں کا فرم جھوٹ ہو قصہ کوتاہ دیاں آدمیوں کا مجمع کافی تھا اور سچے شخص کی اگھتا توش  
روئی کے ساتھ ہو رہی تھی اور بھی دیاں آدمیوں کا جنم غیرہ بوجیا شخص کو اکابر تھا اس نظر آ رہا تھا  
اپنے پنڈت دین دار شاہ صاحب دارثی تھا ہونے کی وجہ سے خاموش ہو گئے اور اپنے جانے مقام پر  
و اپس آگر اپنے مبتہ پر پڑیں گے اور بیٹے لیٹے اپنے مرشد برحق بادی مطلق کا تصویر کر کے دل ہی دیاں ہیں کہنے لگے کہ میں  
کیا کروں اسی سوچ دنگر بہت تھی کہ انکھی آنکھی کچھ دیر کیلئے جھپک گئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ سر کار عالم پناہ فرانے ہی کر پنڈت  
قلم فکر مرت کرو وہ ہمارا مرید نہیں ہے اور نہ وہ ہمارا فقیر ہے لپنے کے کی سزا پائے گا اور قلم فد شعر نہیں سنائے

گھرے نو ہم مریں ہم ری مرے بلا کے  
پچھے گھر و کا بال کا مرے نہ ہمارا جا کے

چنانچہ اتنے بیس نیڈت دنیدار شاہ صاحب دارثی کی آنکھ کھل گئی اور وہ اٹھنی شروع۔ آس اشارہ میں وہاں کچھ لوگوں لے پہنچا کر این الدین شاہ اور نیڈت دنیار شاہ صاحب دارثی دونوں کو آگ میں ڈال دیا جانے جو محل ہو گا وہ زندگ آگ سے بھل آئے گے اور جو نقی اور جعلی ہو گا وہ آسی آگ میں جل کر خاک ہو جانے گا اسی وقت لوگوں نے کڑا ہی جمع کر کے لکڑی میں رکائی یہ دیکھ کر این الدین شاہ نے چلانا شروع کیا کہ میں تبلہ حاجی صاحب کا نیقہ منہب ہوں اور نہ مرید ہوں فوراً اسی آگ رکائی یہ دیکھ کر این الدین شاہ نے چلانا شروع کیا کہ میں تبلہ حاجی صاحب کا نیقہ منہب ہوں اور نہ مرید ہوں فوراً اسی آگ بدن سے اتار دیا اور کرتا پا بجا سے اور ٹوپی پہن دیا اور سب لوگوں کے سامنے اعلانیہ پکار پکار کہنے لگے میں تبلہ حاجی صاحب کا نہ تو مردی ہوں اور نہ حرام پوشن نیقہ ہوں بھر تو دیاں ان کے حصے میں بین تھے ان لوگوں نے این الدین شاہ کی اچھی طرح فہری خوب نزد کوپ کیا اور جماعت بنوا کر چاہ دا برد کا صفا یا کرکے دہاں سے نکال دیا۔ وہ لوگ حصے مرید تھے سب کے سب حیران و پریشان جناب نیڈت دنیدار شاہ صاحب دارثی کے پاس پہنچے اور کہنے لگے اب کیا ہو گا ہم لوگوں کا تو دہی تقدیم ہوا۔

نہ خدا ہی ملا نہ و صہال صنم ہوا

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

ہم لوگوں کا تو اب کہیں ٹھہکنا نہیں ہے اور سب واقعہ این الدین شاہ کا نایا اور کہا کہ اب آپ ہی بتلیے کہم لوگ کیا کریں یا تو آپ اپنا مرید کر لیجئے یا جو راستہ بتائیے وہ کریں نیڈت دنیار شاہ صاحب دارثی نے کہا کہ دیکھو ابھی مجھے دارثی سلایے سے واقفیت کم ہے مجھے بھی چند ہی روز کی محنت مال ہوئی ہے میں اس کے شعلن زیادہ کچھ نہیں بتا سکتا

لہذا تم لوگ میرے کہنے پر عمل کرو تو میں کوئی راستہ تبلاؤں آخر سبھوں نے بالاتفاق رکھے ہو کر کہا کہ جس طرح سے آپ فراہیں گے ہم تباہیں نیڈت دنیدار شاہ صاحب دارثی نے کہا کہ تم سب آدمی ہماسے ساتھ دیوہ شریف سرکار عالم پناہ کی خدمت با برکت میں چاہو جو حکم دیں وہ کرنا۔ الفرض جناب نیڈت دنیار شاہ صاحب دارثی سب کو لیکر سرکار عالم پناہ کی خدمت عالی میں حاضر ہوئے اور سب واقعہ جعلی این الدین شاہ کا نایا کر عالم پناہ نے فرمایا کہ میرے نام سے مرید کیا وہ سب ہماسے مرید ہیں اور قیامت تک جو ہمارے سلا میں مرید ہو گا وہ ہمارا مرید ہے پھر سرکار عالم پناہ نے ان لوگوں کی دسجوئی فرمائی اور بار بار ہمی فرمائی کہ میرید ہو دے یعنی کیسے کی سزا پاگیا جن حضرات کو این الدین شاہ کے واقعہ میں کچھ شک و شبہ معلوم ہو و در لقصفات دارثی

مرتبہ نپڈت دیندار شاہ صاحب دارثی پڑھ کر اپنی تسلی و شفی فرالیں

لہذا ایسے ایسے واقعات بہت ہیں کہاں تک میں تحریر کروں بخوب طوالت مختصر لگائش

کرتا ہوں۔

**چنانچہ** امک دفعہ کا ذکر ہے کہ جناب قبلہ حاجی میاں اوگھٹ شاہ حسن دارثی رحمت اللہ علیہ  
جن کو درست خدمت باہر کت میں رہنے کا شرف حاصل تھا اکثر و بیشتر انکی زبان مبارک سے سنائے اور دیگر  
حضرات کے زبانی بھی سنائے اور بہت سے آدمی اکھی اُن کی زبان مبارک سے سنئے والے بھی موجود ہیں اور  
قائد میاں صاحبؒ کی تحریر بھی میرے پاس موجود ہے امک دفعہ کا دافعہ ہے کہ سرکار عالم پناہؒ کے دباؤ عالی  
میں ناٹرین کا بہت سمجھ نہیں اور سرکار عالم پناہؒ لوگوں کو مرید فرمائے تھے اور جب اور کہی زیادہ آدمیوں کا ہجوم  
ہونے لگا تو سرکار عالم پناہؒ نے فرمایا کہ اوگھٹ شاہؒ تمہاری طرف سے بعیت لیا اس وقت جناب قبلہ حاجی  
میاں اوگھٹ شاہ صاحب دارثی رحمت اللہ علیہ کے دل میں خیال ہوا کہ کس طرح میں مرید کروں میں نے تو کہی  
مرید کیا ہی نہیں کیا کہوں بذریعہ اوگھٹ شاہؒ کے سرکار عالم پناہؒ نے خلاصہ کیا کہ اس طرح بعیت کرو  
پس فوراً اسی سرکار دارث پاک عالم نواز اعظم افتادہ ذکر ذکر نے فرمایا کہ کہوں بذریعہ اوگھٹ شاہؒ کے

**ہامنہ پھرڑا وارث پسیر کا چیبن پاک کا رسول خدا کا اخ**

اسی وقت جناب قبلہ حاجی میاں اوگھٹ شاہ صاحب دارثی رحمت اللہ علیہ نے سرکار عالم پناہؒ کے  
سامنے بعیت لیپنی شردی کر دی اور بہت سے لوگوں کو بعیت کیا پھر اس کے بعد کوئی ایسا موقع نہ ہوا جو  
سرکار عالم پناہؒ کی موجودگی میں آپ نے بعیت لی ہو اور دیگر احرام پوش سرکار عالم پناہؒ کے موجودگی میں  
بعیت کرتے تھے اور کرتے رہے لعبدہ صالح سرکار عالم پناہؒ پھر قبلہ حاجی میاں اوگھٹ شاہؒ حسن دارثی رحمت اللہ  
علیہ کو سرکار دارث پاک عالم نواز اعظم افتادہ ذکر ذکر نے دوبارہ ارشاد فرمایا کہ اوگھٹ شاہؒ تمہاری طرف سے بعیت  
کرو پھر آپ نے غرض کیا کہ حضور میں بعیت کرنا ہنسی جانتا ہوں کس طرح سے میں بعیت کرو ارشاد ہوا کہ کہوں بڑو  
اوگھٹ شاہؒ کے ہامنہ پھرڑا وارث پسیر کا چیبن پاک کا رسول خدا کا اخ

جب سے پھر آپ نے بعیت کرنی شروع کی اور سرکار عالم پناہؒ نے اپنی حجہ پر تصدیقیہ بھی فرمادیا جو کہ واٹیکونٹ  
مگل اور آف زیٹا کلارا کے خط سے ثابت ہے جن حضرات کو اس میں شک و شبہ ہو وہ وائیکا و نیل گلائز آف بیٹا کلارا

کے خط کو ٹپھک کر اپنی نسلی و نسلی فرمابیں خط انگریزی میں ہے جس کا ترجمہ اردو میر بھی کیا گیا ہے خط اور ترجمہ حیات وارث دلخیف وارث وغیرہ بس موجود ہے

## ترجمہ خط و اپیکاوسٹ کلائز راف پیٹا کلارا

محترم بندہ :

حضرت حاجی صاحب نبلہ کے متعلق یہ سوال آپ سے پوچھا ہے اس کا جواب لکھنے ہوئے مجھے مررت ہوتی ہے آپ کے ارشاد کے مطابق اب میں عرض کرتا ہم تو کرتا ہجتا ہے حاجی صاحب کے متعلق مجھے کیا کچھ معلوم ہے اس تلاشی حق بزرگ سے میری ملاقات کا ہونا میری زندگی کا ایک اہم واقعہ ہے جسکی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ میرے سوانح حیات کے کم انکم اکاپ، سرسراً منظالعہ کے بغیر مشکل سے کیا جاسکتا ہے جو واثقگی مجھے اُن کی ذات سے تھی اس کا حال قلم بند کرنا میرے لئے مترت کا جنوب ہے میری ممنونیت کا تقاضنا ہجھی ہی ہے اور ممنونیت ان پاکینزہ اوصاف میں سے ہے جن کو خداوندی کہ جا سکتا ہے جو واثقگی مجھے حاجی صاحب نبلہ کی ذات سے رہی ہے دھرمی میری زندگی کا اکیل رشتہ ہے جو شیری خامیوں سے متباہ ہے ان سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہیں ہو جنکہ جو عقیدت مجھے اپنی والدہ کے ہھتی وہ بھی میرے دل کو اس قدر معمور نہ کر سکی بلکہ اپنی والدہ کے متعلق میری سب سے بڑی آرزو یہ ہے حق کو فیض حاجی صاحب نبلہ کی اُسی بے نیازی اور نزک علاقوں نسبت میتوں کا اپنی وفات کے بعد وہ مہتی اور نیتی کے عکس سے آزاد ہو جائیں۔

نبالہ حاجی صاحب کی ذات میرے لئے پاکینزگی اور بُریزی کے ان تمام خواہیں۔

کی تعبیری جو عرصہ دراز ہے میرے دل و دماغ میں سمائے ہوئے تھے گویا جب عالم ظاہری میں میری ان سے ملاقات ہوئی اس سے بہت عرصہ پہلے وہ میرے دل میں رہتے تھے جو پاکینزگی اور فوق البشر بے نیازی حاجی صاحب نبلہ کی ذات میں نظر آئی ہھتی اسے مجھے اکیل دھند لاسان شور اس وقت سے ہے کہ جب کہ ابھی میری عمر تیڑہ سال کی تھی اس وقت میں نے ہزار اجہ کشمیر سے ہڈ دریافت کیا تھا آپا ہندوستان بس اب بھی کوئی خدا ایسیدہ بزرگ ہیں سے ۱۹۲۳ء یا ۱۹۲۴ء میں میں نے پہلی

پہلی مرتبہ تبادلہ حاجی صاحب کا ذکر لندن میں نہ اس زمانہ میں شیخ حبیب احمد صاحب ہندوستان سے آئے ہوئے تھے انہوں نے جیونش اور ناسخہ کے متعلق اپنے اذکار بیان کئے لیکن ان سے یہ ریاضتی نہ ہوئی یہ ریاضتی کو دیکھ کر شیخ صاحب نے کہا کہ اگر نہیں اس سے زیاد کچھ مرطاب ہو تو یہ مرشد حاجی صاحب سے رجوع کرو اس دن سے حاجی صاحب پہرے خیال میں بس گئے اور وہ یہ عنوان کی متلاشی روح کا مٹھا ہے مقصود فرار پائے میرے نے ان سے ملنے کا مضمود کر لیا اس سے ابک سال پہلے میرے اپنے والدین کی اجازت سے مسیم سرماں میں برکیا تھا وہاں مجھے عیسوی اور سکون نسبت ہوا اور میرے نے عوفیاً کے طبق کام کے مقابلے جو مجھے شیخ حبیب احمد نے سکھایا تھا میں اسکے آہنی پر عزور و فکر کیا دوسرے سال مجھے پھر اجازت ملی اور میرے اپنے عربی کے اتساد شیخ حسن عسکری کے ساتھ پھر قاہرہ گیا مجھے معلوم تھا کہ میرے والدین مجھے ہندوستان اپنے دور دراز ملک میں جانے کی اجازت نہ دیں گے لیکن میں پوشیدہ طور پر بی ایڈیا کے تھیز مار موڑا پر سوار ہو کر بھی ہو پناہ اور دل میں یہ ارادہ کیا کہ بہت حدود بٹاؤں گا ورنہ والدہ متفسکار ہونگی میں نے جن پرے بھبھی میں نیام کیا اور اسکے بعد لکھنؤ میں جیا کہ میرا دو ایک سال معمول تھا میں تقریباً سات گھنٹے روزانہ ایک اندھیرے کرے میں بھیکر تصور اکھی میں مشغول رہتا تھا لکھنؤ سے حسن عسکری کے ساتھ ایک گاڑی میں سوار ہو کر دیوبہ شریعت روانہ ہوا دوپرے پہلے میں قبلہ حاجی صاحب کے آستانہ پر جا پہنچا اس وقت میرے حالات پختی کہ میں شدت حذریات سے تھے ستمہ کا پر رام تھا میرے اس سے پہلے کبھی کوئی کوئی ہندوستانی گاؤں یا گورے لباس یا مبوس فیقدہ دیکھئے تھے میرے گرد و پیش چینی چینی یہ قبیلہ و دا اس دنیا کی معلوم نہ ہوتی تھیں بلکہ ایک خواب کی مانند تھیں جس فہرستہ و باطن محسوسات اور غیر محسوسات درب ایک دوسرے میں مدغم نظر آتے ہیں پھر تبادلہ حاجی صاحب نشریت لائے دا میں باہر دو مرید تھے جن کے ساتھ وہ پرے تھے لانا فد حجم وزمہ و رضیات نزاریاں آنکھیں آسمان کی طرح گہری اور شفاف بیانی سی جسی اور ملبد خدا و خال موزوں گورانگ سفید براں ڈاڑھی ہوں ٹوں پر عینفوں بتاب کی قسم مسکراہٹ میرے جذبے نے مجھے جرأت دلائی اور میں نے دو طریقہ سرآپ کے سینے پر رکھ دیا انہوں نے مجھے اپنی آغوش میں لے لیا اور فرمایا شخص کہا سے آیا ہے اس کا مذہب کیا ہے دوسرے سوال میں نے کہہ جواب نہ دیا کیونکہ اس کا جواب میرے

پاس کوئی جواب نہ تھا مجھے صحیح یاد نہیں کہ قبلہ حاجی صاحب نے اس پر کیا کہا مگر کچھ ایسا خیال ظاہر کیا کہ سب مذاہب کا مقصد اکیب ہی ہے لیکن سب سے دل میں صرف اکیب خیال تھا جس کو میں ظاہر کرنا پاہتا تھا عکسی نے سب سی طرف اشارہ کر کے پہ کہا کہ یہ مہدستان صرف آپ سے آئے ہیں مشہور منقادات مثل انجمل و غیرہ کی بیان کا مقصود نہیں۔ فرمایا کس چیز کی تلاش ہے گویا میں سے دل کی بات مجھے سے پوچھی میں نے عرض کیا جی ہاں آپ میں مجھے میں کچھ فرق نہ رہے حاجی صاحب مسکرا دیئے چاروں طرف نسگاہ ڈالی قدے توقف کیا اور وہ الفاظ افرٹے جو پہاروں برکتوں سے کہیں بڑھ کر نہیں فرمایا ہم اور قوم والے ایک جگہ ہوں گے جس طرح اکیب طویل محنت کے بعد پہکاون بننے آجائے ان الفاظ سے میری روح میں ایک طہا نیت سی جنپاگئی مجھے ایسا معلوم ہوا کہ مجھے گوہ مقصود ہا نہ آگیا۔ پھر میں نے گیرے زنگ کا باس نکی خدمت میں پڑی، کیا جسکو انہوں نے پہن لیا اور اپنا بھوئے زنگ کا باس اتنا کرنے کے غایب فرمایا۔ اس کے بعد ان کے مرید اول گھٹ شاہ مجھے مہماں خانے میں لے گئے لیکن مجھ پرخواب کا سا عالم طاری تھا اس لفظوں کے عالم میں سب سی آنکھ لگ گئی شام کے وقت اول گھٹ شاہ صاحب نے عکسی کے وساطت سے حضور کے ہبہ سے حالات بیان کئے اور انکی کرامات کا حال نہ بیان کیا۔ میں نے بہت نوجہ نہ کی کیونکہ مجھے جو شناسنا تھا وہ تباہی صاحب کی زبان مبارک سے سن چکا اور وہ ایسے الفاظ تھے کہ کسی طرح سب سے محو نہ ہو سکتے تھے مجھے اتنا پاہتہ کہ اول گھٹ شاہ صاحب کے کہا کہ قبلہ حاجی صاحب نے ابتدائے عمر میں غالباً حب ان کا میں اپنے برس کا تھا کوچہ نقیر میں قدم رکھا یعنی یاد ہے کہ اول گھٹ شاہ صاحب نے حضرات صوفیا کا مشہور صہول یعنی مولویہ قبل اشت مولویہ بھی بیان کیا۔ ورد کے ساتھ اسلئے الہی کو انگلیوں پر شمار کرنے کا طریقہ کہی بیانیا جس پر میں خود عالم رہ چکا تھا صاحب رات ہو گئی تو محمدی نامی اکیب توال اور دو اور تزویں کو ساتھ ایکر اندر آیا اور چند عافنقاتہ اور پرسوں غزلیں گا بیس جو تقدیم کے زنگ میں ڈوبی ہوئی تھیں دوسرے دن مم لوگ حضور سے زندگت ہوئے میں نے ٹوٹے چھوٹے الفاظ میں ان کا شکریہ ادا کیا لیکن میں اپنے الفاظ کی بے لفڑائی پر کڑھ رہا تھا میں اسی جہاز پر سوار ہو کر مصہر ہو چکا اور قاہرہ کے قریب طویل کے مقام پر فتحیہ ہیں میں تیام کیا۔ میں اکیپ سال پلے بھی یہیں تھیں تھا اور یہ مقام مجھے اسیکے پسند تھا کہ اس کے پاروں طویل زمین تھا اسے اپنے نفس کا یہی حال تھا کہ اس کے چاروں طرف دنیا کا وسیع ریاستان تھا یا ہوا

تھا اور اس سے آئی کے درد کی خواہ اب بیٹھے ہے بہت دیا درد بڑھ گئی تھی اس طرف دو بیٹن مہینے گزر گئے ایک رات خواب یا یوں کہئے کہ لشکر کے عالم میں کیا دیکھتا ہوں کہ قباہ حاجی صاحب اکیس کھڑے پیری طرف دیکھ رہے ہیں اور ان کے دامنے ماتھے میں سُرخ رنگ کا بڑا انار ہے میں نے پہچان کی کوشش کی کہ یہ کون بھل ہے لیکن میں ہمچنانہ سکایں نے مپلے کہا ٹماڑ ہے اور پھر جرس میں کہا کہ پرا اوپر ایسی بیٹن انار ہے۔ قبلہ حاجی صاحب نے اپنا ماتھے بلند کیا اور پھر آدمیا کھل خود کھدا یا اور جو پنج رہا وہ مجھے دیا جوں ہی میں نے بھل ان کے ماتھے سے یا اس غائب ہو گئے اب ان کی حکایہ اول گھٹ شاہ کھڑے تھے اول گھٹ شاہ نے کہا مرشد کو وصال نصیب ہوا۔ اس پر میں اس فدر رویا کہ ہمکی بند نہ گئی پھر بھی میں خوش تھا اور جانتا تھا کہ یہ آنسو خوشی کے آنسو ہیں یا عنہ کے اسی حالت میں بھری آنکھ کھل گئی یا یوں کہئے کہ میں عالم خیال سے عالم وجود میں آگیا میں فوراً بسجد گیا کہ یہ بھل ان کا دل ہے اور وفات سے پہلے انہوں نے اپنا آدمیا دل مجھے سمجھ دیا ہے دو میٹن دن بعد لندن سے شیخ جیب احمد کا تار آیا کہ قبلہ حاجی صاحب کا انتقال ہو گیا عکری نے جب میکہ خواب کا حال نہ اور اس کو اس قدر سپاپا یا تو بہت حیران ہوا مجھے اس پر کچھ تعجب نہ ہوا لیکن مجھ پر اس کا بہت اثر ہوا۔ اور میرا دل عقیدت کے جذبات سے بھر گیا کیونکہ اس خواب کی تعبیرہ ہی مبارکہ الفاظ نہ چودیوہ شریف میں مرشد کی زبان سے سن چکا تھا جو باس حاجی صاحب نے غایبت کیا تھا اُسے میں نے کہی سال تک اپنے تکمیل کے نیچے رکھا اور سونے سے پہلے میں ہمیشہ اُسے بو سہ دیا کرتا تھا ۱۹۰۷ء میں مجھے ایک برتر ہتھی کے ذریعہ سے مجھ پر تمام کا بُتا کی حقیقت کا انکشاف ہونے لگا اکیلی ہتھی کے ذریعہ سے جو عالم محسوسات سے بالا تر ہے اس ہتھی کے تصویر کو میں نے اپنی روح کے اندر لپنے محبوب نزیں دوست سے بھی اوپنے درجنے پر رکھا۔ لیکن قباہ حاجی صاحب کا انتساب بھی بیکھر شور اور بیکھری بے نام روئی کی گھر ایوں میں جلوہ لگن ہے پر سوں جو سوائیں آپنے مجھ سے پوچھا تھا ایسے کہ اس کا مکمل جواب اب آپ کو مل گیا ہو گا دیوہ شریف کے اس پاک طینت بزرگ کے متعلق میں اس سے زیادہ کچھ انہیں کہہ سکتا۔ آپکا مخلص

## گلزار اوابیکونٹ آف سینٹا کلارا

لہذا میں اُن حضرات سے لمجی ہوں کے جو وارثیہ سلام پر اذن بخواہ کر رہے ہیں راستہ چلتے چھپیہ ہیا کرتے  
اس کی کیا وجہ ہے وارثیہ سلام دالے تو کسی کو کچھ نہیں کہتے لیسی پر اعزاز امن نہیں کرنے تو پھر خلیفہ صاحب پا  
حضرات کیوں مستعرض ہوتے ہیں کیا وارثیہ سلام والوں کے پیری مریدی کرنے سے آپ کو کچھ نفقہان ہوئے  
ہے آپ کا بیکار ہے جو وارثیہ سلام دالوں کے نیچھے آپ بڑے ہوئے ہیں گلی کوچوں ملکوں پر وارث  
سلام والوں کی براہی عام طور پر کرنے سے آپ کو کیا حاصل ہو گا اگر وارثیہ سلام دالے پیری مریدی کرنے  
ہیں تو وہ آپ کے ذمہ ہیں اور آپ پیری مریدی کرنے ہیں تو اپنے فعل کے آپ ذمہ دار ہیں کیا یہ با  
تو نہیں ہے کہ وارثیہ سلام والوں کے پیری مریدی کرنے آپ کے پیٹ کے دھنے سے میں کوئی نمل پڑھ رہا  
ہے یا آپ کی روٹی میں کمی پڑ گئی ہے آپ کا کون سا نفقہان ہو گیا جو ساری براہی وارثیہ سلام پر ہی آپ نے  
ناذکر دی اور آپ حضرات بالکل صاف ثقافت پارسا ہنگے جیسے بگاہ صاف ثقافت ہوتا ہے وہ بگاہ  
بھگت بنے ہوئے آپ پیری مریدی کریں تو آپ کے لئے جائز اور وارثیہ سلام والوں کیلئے پیری مریدی نا  
جانز اس لئے کہ آپ حضرات ہیں تو کوئی براہما ہے نہیں جتنی بایتیں جتنی براہیاں ہیں وہ وارثیہ سلام والوں  
ہی کے اندر ہیں اس لئے کہ نہ تو ان کے پاس کوئی من رہ سار ٹیکا پڑھے اس لئے کہ بیہاں سلام مشیخت ہے نہ  
ہے بیہاں خالص فقیر ہی ہے اس لئے اُن پر آپ حضرات کا اعتراض نہ صور ہو گا ہی کہ کیوں پیری مریدی  
وارثیہ سلام دالے کرتے ہیں اس لئے کہ قباد حاجی صاحب تو کہی کو اجازت دی نہیں اور نہ کسی کو خلیفہ بنا یا تو  
پھر کہاں سے رنگے زنگائے یا لوگ پیدا ہو گئے اور کیوں یہ پیری مریدی کرتے ہیں یہی اعتراض تو عام طور سے

**نور ط مانشیخت معنی شیخ :** نور ط مانشیخت بنوی اعلم : الْفَقَرُ فِنْرُی وَالْفَقَرُ وَمِنْ  
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لقوف ہیں فقر حاصل کر لے ہیں یعنی بجز خدا کے اور دنیا کی ہر  
شے سے اپنی ذات کو مہبہ اسکھتے ہیں اُس پر مجھ کو فخر ہے اور فقر مجھ سے یعنی میں فقر کا منع اور مخزن ہو  
اس حدیث مبارک سے فقر کی عظمت کا پڑھتا ہے جسکی تعریف بیان کرنا انسان کے اس احاطہ قدرت  
سے باہر ہے بڑے بڑے مقرب بارگاہ احادیث نے اسکو اپنایا اور اپنی مہنی کو فنا فی اللہ کر کے دریا میں قطرہ  
لوزنہ کر دیا۔

نے والے کیا کرتے ہیں اور خلیفہ صاحب کو اس بات پر نماز ہے کہ میں صاحب اجازت خلیفہ ہوں یعنی طریقہ  
شیخیت پر ہوں۔ خلیفہ صاحب آپ اس بات کو خوب غور کر کے سوچیں اور سمجھیں سمجھنے میں کوتا ہی نکاریں  
بھیجئے اور سنبھلیے شیرہ کا بچہ شیرہ اسی ہوتا ہے گیدڑ نہیں ہوتا اور گیدڑ کا بچہ کبھی شیرہ نہیں ہو سکتا اب خلیفہ صاحب  
پڑھ تو بتا بیجے کہ آپ کیسی خلافت چاہتے ہیں آپ کو خلافت کے طریقے اجازت کے قواعد و فضوا رہا یعنی  
علوم ایسا یا بچہ صرف آپ نے خلافت کا نام سن لیا ہے خلافت کے طریقے سے خلیفہ صاحب بے بہرہ اس  
لئے تودہ دار شیخ سلامہ والوں پر اعتماد کر رہے ہیں اگر انھیں کچھ معلومات ہوتی تو اس طرح کے الفاظ اسکی  
زبان سے نہ سکلتے اور نہ وہ کبھی کسی کو حفارتندی کی نظر سے دیکھتے

خلیفہ صاحب نبیئے خلافت کی کہی فتنہ ہیں ہیں بہت سے طریقے ہیں ان ہیں سے آپ کون سی خلافت  
چاہتے ہیں اور کوئی منخلافت کا آپ کو طریقہ معلوم ہے۔

چنانچہ خلافت کی مختلف قسموں میں سے چند قسمیں درج کر رہا ہوں غور فرمائیں اپنی جانب سے اپنے  
علم کی اشاعت اور اپنے سلامہ کی تنظیم کے واسطے جو جائز و مختار کیا جائے اسکو عرف عام میں غلبہ کہتے ہیں ۱۰۰۰



اور اس مرتبہ پر ہو پنچا مرشد کی عنایت پر موقوف رہنے اور علاوہ اس کے ہندوستان میں بعض مرضیوں کو بھی عرف عام میں خلیفہ کہتے ہیں۔ مثلاً جیسے حجام کو دہقانی زبان میں خلیفہ کہتے ہیں۔ اور یعنی آجھی بعض خلیفہ صاحب ایک مرغ دو طور پر خلیفہ بناتے ہیں۔ لہذا صاحب نبٹ بزرگ یا وسیع النظر حضرات کو بس نہیں کہتا ہوں اور نہ ان حضرات سے میں مولانا ہوں ان سے تو بس معافی کا خواستہ گار ہوں صرف جو مفترض حضرات سالہ دار شیخ غالیہ پر اعتراض کر ہیں ان کو تاہ نظر ہوں سے میں پوچھتا ہوں کہ ان میں سے کون سی خلافت آپ چاہتے ہیں اور کون سی خلافت آپ کو معلوم ہے مجھے تو یہ اندازہ ہوا کہ معتبرین حضرات کو خلافت حقانیہ کے فتحم میں سے کوئی بھی طریقہ اپنے معلوم نہیں ہے نہ تو خلافت الہمیہ اور نہ خلافت نظامیہ اور نہ بزرگان دین میتین کے طریقہ خلافت ہے۔

ہیں اس سے وہ لاعلم ہیں اس لئے وہ دوسروں پر اعتراض کرنے سے ہیں معتبرین حضرات کو نئے صرف وہی حجاج خلافت یا ایک مرغ دو طور پر والی خلافت کا طریقہ معلوم ہے اس لئے انھیں جبکہ کورسی خلافت ملی ہے اسی کا طریقہ بھی معلوم ہے اور اسی طرح کی کورسی خلافت خلیفہ صاحب دیکھیں یا وہی کورسی خلافت خلیفہ صاحب جسکی چاہیں حجامت بنائی شروع کر دیں اس لئے کہاب ان کو کیا خوب ہے وہ تو صاحب اجازت خلیفہ ہے انھیں کس بات کا عالم ہے وہ خوب چھوٹ کر کھلیں پہری مریدی کریں ان کو اب روکنے والا کوں ہے خود اور ڈور تو دار شیخ سالہ والوں کو ہے کہ نہ تو ان کے پاس کوئی سند اور نہ ساری ٹیفیکٹ جسے وہ کس طرح سے نہ مریدی کریں گے ان کو کہا جو حق ہے وہ تو صاحب اجازت نہیں ہے قباد حاجی صاحب نے کسی کو نہ خلیفہ بنایا اور کسی کو مرید کرنے کی اجازت دی تو پھر کیسے دار شیخ سالہ والے مرید کریں گے ان پر تو خلیفہ صاحب کا نام ہو گا ہی اس لئے کہ وہ سند یا نسٹہ خلیفہ ہیں اور دوسرے کہ پاس کوئی سند ساری ٹیفیکٹ نہیں ہے۔

لوٹ علیہ معاذ بسبند بزرگ و دکھلاتا ہے جب میں بطریق اور یہ یا کسی پرانے دلی یا پیغمبر ان اولی العزم کے صفات کی تو جبکہ پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اس ذات کو اسی ولی یا پیغمبر سے منسوب کرتے ہیں اور اس میں اسی پیغمبر یا ولد کے حالات اور غادہ و صفات کی جدیک طبقی ہے نوٹ مغلادت الہمیہ ای جاں فی الارض خلیفۃ الرسول۔ نزاجہ محکوم بنام ہے زمین میں ایک نام تفسیر حضرت آدم علیہ السلام علی الحمد لله و اشیعیم کو خلافت الہمیہ روئے زمین پر تغولیں فرمائی گئی عوام پر سمجھتے ہیں کہ اس خلافت کا

قاعدہ لکیت اور فرمادا ہے کہن یہ حبیث کے خلاف ہے فرمادا ہے صرف مالک خفیہ کی ہے خلافت بنزد ایالت کے ہے انہیں کا ایالت دار مقرر کر کے بیاہ کا انتظام و انعام عطا فرمائیا ہے اس کو اختیار حاصل ہے کہ جب چاہے نسل انسانی سے ایالت واپس لے کر کسی درسری مخلوق کو اپنی حکمت سے ایالت دار کر دے۔

امہدا جو حضرات وارثیہ سلامہ پر اعتراض ہوتے ہیں وہ یہ پہلے بزرگان دین متنین کی سوانح  
جیات کو پڑھیں تو اتنے کو دیکھیں کہ کس طرح اسے اجازت ہوتی ہے یا کس طرح سے فیض حاصل ہوتا ہے اس سے  
معترض حضرات بالکل یہ بہرہ اور صاف کو زدہ سفالی آب نار بیدہ نظر آتے ہیں جبکہ تو دوسرا پر اعتراض  
کرتے ہیں اپنے اوپر تو نظر پڑتی نہیں مگر دوسرا پر بہت حلہ نظر پوچھ جاتی ہے خاص کر وارثیہ سلامہ والوں پر  
اس لئے کہ وہ بغیر سند یافتہ ہیں۔ لقول شخصے

ہرگاہ ہے میں ز کے شریب و هشہ  
عشر و هشت خوش ذرا آور ہے لظہ

علوہات تو کچھ ہے نہیں لیکن خلیفہ صاحب بنے ہوئے ہیں اور دوسرا پر معترض مور ہے ہیں پہلے مفترض  
حضرات بزرگان دین متنین کی سوانح جیات کو دیکھیں کہ کس طرح سلامہ پر فزار رکھنے کیے فرمایا ہے یا سلامہ پسلہ  
کا طلاقیہ کیا ہے میاں خلیفہ صاحب صرف پدر مسلطان بودنگر بنہنے سے کام نہیں جلتا ہے  
لہذا جا ب غاییہ صاحب ذرا غور سے سنئے اور دیکھئے کہ بزرگان دین متنین کے کیا طلاقیہ جب کوئی  
شخص کسی بزرگ سے مرید ہوتا ہے اور وہ پسیر صاحب کی دل و جان سے خدمت کرتا ہے تو پسیر صاحب خوش  
بُکر اپنا خرقہ یعنی لبائیں کرتے ہیں یعنی خدمت کا استئصال جاتا ہے جیسے کہ بر بار خدمت پیغمبری تک  
نیسب ہوئی۔ لقول شخصے

بستانِ وادیٰ امین گھے رسد کمراد  
کہ چند سال بجا خدمت شعبہ کرد

اور وہ صاحب اجازت کھلانا ہے یا سمجھا جاتا ہے۔ لقول شخصے

## ہر کے خدمت کر دا و مندوم شد ہر کے خود را دیدا و محروم شد

پھر پہلے دبئن بزرگوں کا تا مدد یہ ہے کہ پچھڑی سر میں باندھی جاتی ہے اور بعض بزرگوں کے بیاں صرف کامی ٹوپی دی جاتی ہے بعض بزرگ روہاں دیتے ہیں بعض بزرگوں کے بیاں تمدکرنا ٹوپی وغیرہ دیا جاتا ہے یہی تر طریقہ خلافت یا احادیث بزرگان دین میں نے رکھا ہے اور اس سے زیادہ کچھ ہوتا ہے۔

**علیٰ نما** یہ تو آپ بتا یہ کہ ہم کے پیشوائے برحق ہادی مطلق حضرت سیدنا وارث پاک عالم نواز اعظم ادا ذکر نہ کسی کو اپنے دست مبارکے اپنا باس عطا کیا ہے پا انہیں معترض حضرات کے کو نظری سے تو معلوم ہوتا کہ شاید قبلہ حاجی صاحبؒ نے کسی کو اپنے موجودگی میں ربانا باس یعنی احرام شریف دیا ہی نہیں بعد وصال رک نبلہ حاجی صاحبؒ کے ان لوگوں نے پیلے رنگ میں کٹرازگ کر لپھن لپھن ہوتا ہے اور پیری مریدی کرنا شروع کیا ہے۔ اس لئے دارثیہ سلسلہ والوں کی پیری مریدی جائز نہیں ہے۔ کیوں معترض حضرات آپ کے دل و دماغ میں ہی توبات ہے جس سے آپ حضرات دارثیہ سلسلہ والوں پر معترض ہیں۔ اے نصیب دشمنان ایمانیاں نہ کرو کے قبلہ حاجی صاحبؒ نے اپنے موجودگی میں کسی کو اپنا باس یعنی احرام شریف نہیں دیا ہزاروں کیا لاکھوں کی لفڑاد سے بھی زائد کو تباہ حاجی صاحبؒ نے اپنے دست مبارکتے باس یعنی احرام شریف عطا فرمایا اور اب بھی وہی طریقہ دارثیہ سلسلہ غالبہ میں ہے کہ ایک احرام پوش فقیر کے ذریعہ دوسرا فقیر زمام پوش ہوتا ہے اور سلسلہ کی تابعیتی رہی ہے کہ زنجیر کی کڑی میں کڑی پڑی اور برابریہ زنجیر ٹھنی چلی جاتی ہے اور یہ نیفن ہم کے سرکار وارث پاک عالم نواز اعظم اللہ ذکرہ کا تیار تکاب جاری ہے کہ سرکار وارث پاک عالم نواز اعظم اللہ ذکرہ نے رسم درواج زمانہ کے موافق خلافت ظاہری پنے ملک و مشرب کی بناء پر پنے سلایہ میں پند نہیں فرمائی کیونکہ بیاں شجاعت کے بجائے فیقری خضی بیاں باطن ہی باطن ظاہر کی کوئی نہیں تھی لیکن نیشن خلافت سے اپنے خلا میں کو خالی بھی نہ رکھا اور یہی احرام پوش فقیر کے ذریعہ داخل بارہ ہوتے ہیں اور قبلہ حاجی ناصحہ کے سامنے بھی یہی احرام پوش فقیر جا بجا سلسلہ رشد و بذات جاری کئے ہوئے تھے اور اب بھی یہی احرام پوش فقیر کے ذریعہ داخل سلایہ ہوتے ہیں اور تا تمام عالم ہوتے رہیں گے

اہذا مفترض حضرات سے دریافت طلب بات یہ ہے کہ وہ کس خلافتے قائل ہیں اور کبھی خلافت چاہتے ہیں اگر اب بھی ان کے سمجھ میں نہ آیا ہو تو پھر بعد میں اور بزرگان دینہست کے حالات و واقعات نگارش کروں گا لیکن ابھی اس موقع پر ان سے میں یہی دخواست کروں گا کہ معزز عن خلافت اپنی خلافت اور وارثیہ سلسلہ والوں کی خلافت پر غور فرمائی۔ سلسلہ وارثیہ عالیہ کے احرام پورٹ فیڈ و آپ نے نہ ہو گا اور وہ پھر بھی ہو گا کہ بعد وصال کے بھی ان کا رخت آخرت یہی زرور نگہ کر جو شریف ہنا ہو گا اور احرام شریف میں وہ دفن ہوتے ہیں اور قبر میں عالم بزرخ حشو نشر ہر جگہ بھی انہیں باس یعنی احرام شریف ہو گا جو ہائے پیشوائے برحق بادی بسطمن سرکار وارث پاک عالم نواز شرمنہ ذکر کردا اپنے دست مبارک دنیا ہی میں اپنے علماء کو عطا کر دیا وہ کیا چیز ہے یعنی احرام شریف مفترض وہر تکے فہم و ادراک سے لعید ہے احرام شریف کو سمجھنا ان کی سمجھ سے باہر ہے اور معتبر جو صاحب آپ کو جس خلافت پر ناز ہے اس کا کیا حال ہو گا کہ بعد ممات آپ کے جب عنل کی نیارہ ہو تو سبے پہلے وہی چیز آپ کے جسم سے علیحدہ کی جائے گی جس پر آپ کونا ز ہے اور عنل دینے کے بعد تین بیکڑے سفید کفن کے بالند کر آپ دفن ہونگے اور جب اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سامنے پیش ہو رئے تو اس وقت آپ کف افسوس ملیں گے کہ ہائے جس خلافت پر مجھ کو ناز تھا وہ خلافت ہماری دین میں سوکھنے مارتی پھر تی ہو گی اور سلسلہ وارثیہ عالیہ والے آج یہاں بھی فرد کر رہے ہیں جو باسر سب احرام شریف دنیا ہیں ان کے جسم پر تھا وہ آج یہاں بھی پہنے ہوئے ثاداں و فرحان پھرتے رہم نے ہیا و کچھ آپ نے ہماں پیشوائے برحق بادی مسطق سرکار وارث پاک عالم نواز اعظم کا فیض کر کس طرح سے لپٹے علماء کو فیض ہاں کیا اور کس طرح نوازا جو عقل انسانی سے بالا نہ ہے وہ وہ سوال آپ نا رسیدہ کے سمجھ میں کب آئے گا وہ تو مفترض ہوتے ہی رہیں گے۔ میرزا عزیز سجادی ایسے بالکل کوئے نہ بنو بزرگان دین متن کی خدمت کروں گے نے تعلیم حاصل کرو بزرگاں۔ بتہن کی سوانح حیات کو پڑھو کہ کس طرح سلسلہ پسلسلہ انسان مستفیض ہوتا ہے۔

اہذا بہت سے حضرات لیسے بھی ہیں جو کہ اپنی کتابوں میں تحریر کر چکے ہیں زبانی بھی گلبوں و کوچوں اور سڑکوں پر عام طور سے قابو حاجی صاحبؒ کی شان بہرگست ٹھی کرتے ہیں کہ قابو حاجی صاحبؒ

نہ از نہیں پڑھتے تھے باؤں کے مریدوں کو نازِ معافت ہے میرے سہاٹی اتنے انہ میں نہ بوا یہ  
سیارات کو اپنے دل و دماغ نے بکال و قبای حاجی صاحبؒ کی ذات پر حملہ آور مت ہو یا ان کے غ  
و خفارتؒ کی نظر سے مرثت دیکھیو درنہ ہٹھائے لئے سوائے تباہی دبر بادی کی صورت کے افپا  
نہیں ہے قبده حاجی صاحبؒ نے افضل رکھنے والا پا اُنکی شان میں گتا خی کر بیوال شخص کبھی سرے  
و شاداب نہیں ہو سکتا وہ خانماں برباد ہو جائے گا اور کتنے خانماں برباد ہو گے اُن فبل حاجیؒ  
کے سبق نہیں آپ اُن بزرگ صاحب نسبت سے دریافت کریں خواہ وہ صاحب نسبت بزرگ کبھی  
کے ہوں اُن کے زبانی آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ قبده حاجی صاحبؒ کی کیا ذات تھی اور کیا ذات ہے  
کیا شان تھی اور کیا شان ہے میں اُن بزرگ ہتھی صاحب نسبت سے معافی کا خواشنگ کار ہوں اور  
پردہ از ہوں استدعا کریں ہوں کہ لطفیل سر کار تاجدار مد بنہ کے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اُن معتبر خوا  
حضرات کو زد سفال آپ نارسیدہ کے ظرف کو خداوند قدس نور محمد میں صلی اللہ علیہ وسلم سے بھر دے اور  
ان کے قلب کو اللہ تعالیٰ روشن کر دے انکی آنکھوں میں روشنی عطا کر دے دل اُن کے روشن ہو جائی  
تاکہ وہ کچھ کسی پر اعتراض نہ کریں اپنی حلال روزی نلاش کریں کہا میں کہا میں اور اللہ تعالیٰ کی باد میں  
محور ہیں حلال رزق کھانی بے دل صاف ہوتا ہے اور کچھ وہ کسی کی برائی نہیں کرتا ہے اور نہ اُس کے  
دل میں کسی کے برائی کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے

میرے مفترض سہائی شاید آپ کو کوئی خود رو فقر و ارثی کو دیکھا ہو گا جس سے آپ کو اعتراض  
کا نو قع لا اور عام طور سے سب پر آپ نے اعتراض شروع کر دیا ہے این الدین شاد خود رو فقر  
وارثی بنے ہوئے لوگوں کو مرید کرتے پھرتے تھے اُسی طرح کوئی خود رو آپ نے دیکھے ہوں گے

**لُوٹ ۱** صاحب نسبت بزرگ وہ کہلانا ہے تب میں بیس طریق اویسی یا کسی پر دانے دی  
یا پنیبران اولی الغزم کے صفات کی کچھ جھلک پیدا ہو جاتی ہے اور اس ذات  
کو اُسی ولی یا پنیبری سے منسوب کرتے ہیں اور اس میں اُسی پنیبری اولی کے حالات اور عادات و صفات  
کی جگہ ملتی ہے۔

اور معتبرہ حضرات کو آئی طرح خود روکو زد۔ غالباً آب نامہ سیدہ ہو گئے جب تو وہ جملہ سلسلہ وارثہ عالیہ پر اعتماد  
کرنے لیے لیکن پھر آپ نے دیکھا کہ ابن الدین شناہ کیا ہمال ہوا اور مریدوں کے اوپر کیا شفقت وہم ربانی  
ہمارے پیشوائے برحق ہادی مسلمان سرکار وارث پاک عالم نواز انظم ائمہ ذکر نے فرمائی اور کس طرح اپنے  
غلاموں کو نوازا اور فاقم و مقام رکھا اور خود رواہ بن الدین شناہ کا کیا ہمال ہوا لقول شخص - وحیوبی  
کا کتا نگہ کا نگہاں کا

معترض حضرات اب خود اپنے دل میں آپ نو کریں اور خود ہی نسبیہ کریں  
کہ حجام والی یا اٹکے والی یا اکب مرع والی کو رسی خلافت نظری ہری کی بے یا جس پر آپ معترض ہیں  
اسکی باطنی خلافت کی ہے آپ خود کبھی کبھی خلافت کا نسبیہ کر لیں اس کے بعد پھر دوسرے پر معتبرہ نہ ہو  
لہذا جو حضرات سلسلہ وارثہ عالیہ والوں پر اعتماد کرنے والے ہیں ان سے  
میری درخواست ہے کہ وہ خود کسی بزرگ صاحب نسبت کو تلاش کریں جو انکی نظر وں جس پسند ہوں  
خواہ وہ صاحب نسبت بزرگ کسی بھی سلسلہ سے نہ ہوں سلسلہ وارثہ عالیہ والوں کو کسی سلسلہ کے  
بزرگ صاحب نسبت سے اختلاف نہیں ہے۔

**نوت** احسانیت بزرگ وہ کہا نہ ہے جس میں بلطاق اور یہ یا کسی برائے ولی یا پیرہ ان اولی الغرض کے صفات کی کچھ  
تبلک پیدا ہو جاتی ہے اور اس ذات کو اسی ولی یا پیرہ کے نسبت میں اور اس میں اسی پیرہ کے نسبت میں اول کے نالات  
اور عادات و معرفات کی جملہ ملتی ہے

پونکی سلسلہ وارثیہ عالیہ والے ہر اکیب سے منکر ہیں ان کو کسی سلسلہ والے پہاڑیانہ ہی نہیں ہے  
ان کے لئے سب سلاسل فلکے برا بر ہیں اس لئے میں معتبر من حضرات کے اوپر جھوٹا ہوں کہ وہ جن کو  
چاہیں اپنا منصف منقر کر لیں اور کھروہ منصف صاحب کو تکیر دربار عالیٰ سرگار و ایڈ پاک عالم ان  
اعظم ائمہ ذکرہ دیوبہ شریف صلیع بارہ شنبی۔ یوپی میں آکر سلسلہ وارثیہ عالیہ والوں سے گفتگو کریں اس بات  
میں منظر حضرات کو شک و لذت بہ علام امام اسکی وہ انسانی و تشفی فرمائیں دلوں مدت کی گفتگو کے بعد آپ کے خدم  
صاحب جو فیصلہ کر دیں اُس پر منظر حضرات اور سلسلہ وارثیہ عالیہ والے عملی گریں اگر منصف صاحب پر فتح بد  
دیں کہ حقیقت تھی میں سلسلہ وارثیہ عالیہ والوں کی پیری مریدی جائز نہیں ہے تو اسی وقت وہیں پرہ بار عالیٰ  
میں سب احرام پوش فقروں کیلئے آپ حکم نافذ کر دیجیے گا کہ آجتے ہنہلے سلسلہ وارثیہ کی پیری مریدی ختم  
ہو گئی اس لئے کہ تھا رے پاہر کوئی نہ سار ٹیفیکٹ نہیں ہے۔ مکمل آپ اخباروں میں بھی شائع کروایا  
دیجئے گا کہ دوسروں کو بھی معلام ہو جائے کہ سلسلہ وارثیہ عالیہ کی پیری مریدی بند ہو گئی کوئی شخص اب  
وہ کوئی میں نہ پڑنا چوکہ اُن کے پاس پیری مریدی کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور آپ خوب تھوڑت کر  
جکی چاہیں سید شہزادے اس ترے سے حجامت بنائیں خلیفہ جی آپ کو روکنے والا کون ہے آپ زندگی  
اجازت نہ دیا فتنہ خلیفہ ہیں ہر قرآن آپ کے راہ میں رکاذت پیدا کر نیوازا اکیب سلسلہ ولاد شیعہ عالیہ والا ہی آپ کے  
حلق میں کاظما بنکر کھپنا ہوا ہے اور حبیب یہ کاظما آپ کے طعنے نے بکل جائے گا تو ہر جائز و ناجائز علال جزم  
کو نجئے کیلئے آپ ہا حلق ہمیشہ کیلئے صاف ہو جائے گا

اب میں چند نزد واقعہ اور نگارش کرتا ہوں مختصر حضرات ذرا غور سے ٹریسیں اور سمجھیں اگر کبھی  
واقعہ میں آپ کو شک و بثہ معلوم ہو تو کتاب کا حوالہ موجود ہے اُس کتاب کو پڑھ کر اپنی تسلی و تشفی فرمائیں  
چنانچہ جو خاصان خدا فیض بلا واسطہ سےستیفیض ہوتے ہیں ان کے احوال مبنی بالا ریکارڈز بزرگان  
دین کے زیادہ روشن اور مستاذ نہیں۔ شاہ حضرت بدیع الدین قطب المدار علیہ الرحمۃ کی مقدس بیتہ  
کامطالعہ بہ نظر تمايل کرتے ہیں تو آپ کی جملہ صفات کو خصوصیات سے خالی نہیں پاتے اس کا جب  
مہی خاک آپ کو بلا واسطہ حضرت خاتم الرسات صلیعہ سے افادۂ نصیب ہوا جسکی تفسیر صحیح اور آپ کے  
جمال و عظمت کی تفصیل کتاب تخفیفۃ الابرار فی مناقب قطب المدار مصنفہ شاہ عزیز ائمہ مداریں غیرہ

مرزا دارالشکوہ اور کتاب الاممال فی اسرار الرجال مصنفہ شاد عبد الحق صاحب محدث دہلوی اور رسالہ ایمان محمودی مصنفہ قاضی محمود کنثوری اور بحری المعانی وغیرہ ہیں مسطور ہے اور صاحب لطائف اشنی کھنے ہیں کہ قطب الدار مدینہ منورہ بہس حاضر ہوئے تو بر و حابیت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صفار باطن اور امیر سرگشت آنحضرت صلیم بکمال مہربانی خود دست او گرفت اسلام حقیقی تعلیم فرمودناء و بر و حابیت علی مرفقی کرم احمد جہہ پسر دنداس کے بعد کہتے ہیں کہ پس شاد دار صاحب حسب الحکم درجت اشرف رفتہ و کار خود نام کردہ باز پہکہ آمدند

### علی ہذا محمد ابوالموامہ شاذی علیہ الرحمہ جو مهر کے ہٹا یت ابرار اور صاحب جوش بزرگ

تنے صبحوں نے موشحات ریاضیہ نظر کئے ہیں اور اکثر حالت استغراق میں رہتے تھے ان کی کتاب نون اور شتر الحکم سے امام عبد الوہاب شعرانی نے ان کا یہ قول طبقات الکتبی میں نقل فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بیعت دی، دا لبستی و مسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سَلَّمَ خرچہ التصویف کہ محبکو خرقہ تصوف بہنا یا اور کبھی امام موصوف نے اپنی اسی کتاب میں لکھا ہے کہ سید ابراہیم بنوی علیہ الرحمہ شہزادے وقت کے شاہین کے امام اور صاحب و اور کبھی تھے ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی پیر نہ تھا اور وہ بیداری ہیں آں حضرت صلیم سے اپنے معاملات میں مشورہ کرتے تھے اور شیخ اکبر محبی الدین ابی عنی علیہ الرحمہ کو علاوہ ان فیضان کے جو توسل سے حاصل ہوئے بغیر کسی واسطہ کے بھی اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ مساحب مراثۃ الاسرار لکھتے ہیں کہ شیخ اکبر بے واسطہ خرقہ از دست حضرت خضر علیہ السلام پیر پور پیشداست۔ غرض کتبہ ہے بس الیسے متعدد مقبولان احادیث کا ذکر منقول ہے جن کو پیش روی توسل پر ابان طریقت بارگاہ ریاست معلم یا حضرت مرفضوی کے حضور سے فیض حاصل ہوا۔

اور ان کے علوی مرتبت کا اظہار اسی طرح خلوں میں ہوا جس طرح ہائے آملے نامدار سرکار و اش پاک عالم نواز اذن بم اذکر کے ذوق و شوق غظمت و جلالت کا نقاب دینا میں بجا چنانچہ عرف صوفیہ میں اسی کو عنایت وہی کہتے ہیں اور یہی وہ مرتبہ ہے جو کس دکوش سے نہیں حاصل ہوتا اور اسی کو فیض اولیسیہ سے بھی تغیر کرتے ہیں اسی کا نام نہستہ اولیسیہ ہے

قاعدہ کے بیعت کے وقت شجرہ پڑھا جائے اسکو جھی نہیں تجوڑا اور جس طرح عہدت شاہ سید غلبہ رضا  
لیل الرحمن نے شجرہ میں اپنے نام کے بعد ان منع نیش و عطا کے سامنے مبارک نام فرائے جو فیضانِ شیخ  
کے افاضہ کمنڈہ تھے اور یہی شجرہ اپنے مریدوں سے بیعت کے وقت پڑھوا کر ہاتھ پر کردا ہوا مولیٰ ہیر کا بخت  
پاک ہا رسول خدا کا لئے

چنانچہ اکیب متندر واقعہ میں سرکارِ عالم پڑھا مکا ٹھکر ش کرنا ہوں چکر کی نظاہر میں صاحب  
وارثی فتحوری نے آستانہ شریف پر بیان کیا تھا اس واقعہ کو جناب مجدد و میندار شاہ صاحب دامت  
اپنی تفہیف کرد کتاب تصریفات وارثی میں تحریر کیا ہے جن حضرات کو لیکر و شہزادہ علوم دو دو تصریفات داشت  
کو پڑھ کر اپنی تسلی و شفی فرمائیں۔

جناب حافظ عبدالقدادر صاحب وارثی فتحوری جو نہایت نظر میں اور ابزار بزرگ تھے سرکارِ عالم پڑھ  
کے اُس وقت کے غلام ہیں جبکہ حضور کا عنوانِ ثنا ب پرستا رہ ناٹل ہیں اکیب دفعہ کا واقعہ ہے کہ سرکارِ عالم  
پہلا و نیتوں کا حضور تشریف لائے جب عموم حضوری ہیں حافظہ نباکر دشمن سافرہ کار ہیں حاجہ نبوے اعبد قدری  
کے عرصن کیا کہ حضور ہم لوگ دلمی کے رہنے والے ہیں ایک مسئلہ کی تحقیق ہیں بیان نہیں پونچے ہیں کہ  
بزرگوں سے اسکو دریافت کیا گماں اس وقت تک مسئلہ حل نہیں ہوا حضور نے ارشاد فرمایا کہ کیا پوچھتے ہو  
عرصن کیا کہ حضور مسئلہ یہ ہے کہ ہم سے اکیش شخص سے عقیدت ہے اور اسی عقیدت کی طرف دل رائی ہے لیکن  
کہہ ایسے اتفاق ہوتے رہے کہ بیعت کی نوبت نہ آئی اور وہ بزرگ پرداد کر گئے اور ہمارا دل انھیں کی بیعت  
کا خواہش مند نہایا تو اب ہیں کیا کرنا چاہیے سرکار وارث پاک عالم فراز اعظم اور ذکر نے فرمایا ہے

کہیں مرتا ہے اسی ڈھیر پر مرید ہو جائے جس اتفاق سے اکیب درتبہ جناب حاجی فیضیہ شاہ حسنا  
وارثی نے مولوی حکیم محمود علی صاحب دارثی فتحوری نے فرمایا کہ مولوی صاحب حافظ عبدالقدادر  
صاحب دارثی لو دیود شریف اکیب مرتبہ پھر لے آئیے عرصہ سے حافظ صاحب کو انہیں دیکھا  
چکیا مولوی صاحب نے حافظ صاحب سے حاجی فیضیہ شاہ صاحب دارثی کا بیوام پہنچا  
دیا حافظ صاحب اگرچہ پیرانہ سالی کی وجہ سے نقل و حرکت سے جبرد تھے تگر دیود شریف صاحب ہوئے چونکہ  
حافظ صاحب حضور کے ممتاز غلاموں میں ثمار کے جانے تھے جس وقت لوگوں کو اطاعت ہوئی تو بت سے

از طفیل عبد الرزاق ولی بالشوشی پر بہر احمد عبد حق حضر صاحب مسنونی  
حرمت خواجہ جلال الدین و شمس الدین نزک پر ہم علی احمد علاء الدین صابرہ کلیہ سی  
منافت روزاتیہ کی اس منند روایت سے جس طرح یہ ثابت ہو گیا کہ طالبان حق کو منتقلین بزرگان طرف  
کے فرضیان باطنی سے لطیق روحاںیت افاضہ حاصل ہوتا ہے اسی طرح بکمال وضاحت یہ کچھی معلوم ہوا کہ  
کو مستفیض بلا واسطہ کو بجز اپنے مفیض کے دیگر درمیانی پیران سلسلہ کے توسل کی ضرورت نہیں رہتی اور نہ  
مفیض کے شجرہ میں دیگر درمیانی پیران سلسلہ کا نام ہوتا ہے ہر چند کہ فیض کنہ د کا زمانہ کتنا ہی بعید کیوں نہ  
البتہ ماقبل مفیض جس قدر بزرگان سلسلہ ہوں گے ان کے ذرائع کی ضرورت رہتی ہے جیسا کہ شاہ سید عبدالعزیز  
علیہ الرحمۃ کو حب مخدوم الملک احمد عبد الحق ردودلوی قدس سرہ اسے لطیق روحاںیت سلسلہ حضتیہ صاحب  
فیض اور اذن حاصل ہوانہ با وجود یہ حضرت مخدوم کا زمانہ آپ کے زمانہ سے تین سوال پہنچا اور  
اس درمیان میں چند پیران سلسلہ کا واسطہ حاصل نہ تھا مگر ان کے وسیلہ کی ضرورت نہ ہوئی اور کسی کا نام شجو  
میں نہیں لکھا گیا ہوا یہ کہ جس طرح بغیر کسی توسل کے استفادہ نہ ہوا۔ اسی طرح بلا واسطہ اپنے مفیض مخدوم الملک  
سے سرو کا، ہا اور اپنے نام کے بعد حضرت مخدوم الملک کا نام شجرہ میں لکھوایا یا کبین حضرت محمد کے قبل حو  
پیران سلسلہ تھے ان کے ذرائع کی اجتنباج باقی رہی اور ان کا نام شجرہ میں ابتدئور فائم رکھا

**غلی بہڑا** حضرت خواجہ بزرگ جن کے پانچ سو برس کے بعد حضرت سید عبدالرزاق صاحب پیدا  
ہوئے مگر چون کہ حضرت مہدی الولی سے آپ کو اجازت بلا واسطہ نفیب ہوئی اس لئے درمیان کے پیران سلسلہ کے  
توسط کی اجتنباج نہ ہوئی اور بلا واسطہ اپنے نام کے بعد حضرت غریب نواز خواجہ اجمیعی علیہ الرحمۃ کا نام افسوس طبع  
کرایا ...

**لہڈرا** غور کرنے پسے یہ ظاہر ہو گیا کہ ہمچھے جنور چبار عالم سرکار وارث پاک اعظم ائمہ ذکر دلانے اپنے  
علماء کی بیعت لینے کے وقت بکمال احتیاط و اہتمام کبھی فرمایا کہ جو حضرات صوفیہ کی سنت حابیہ تھی یہ فرعی  
نوٹ خدا تاریخ دفاتر اللہ منادیت روزاتیہ ۲۳ تاریخ دفاتر سلطنت عارج الالائیت

معہد اکٹھو نیاے کام نے دوسرے سلسلہ کے ابے بزرگان طائفت کے فیضان باطنی سے بطریق روحاں بتائیں  
کہا ہے جن کا زادہ صدیوں پہلے تھا

چنانچہ حالات صوفیہ میں ایسے اُذکار اکثر مسطور ہیں جن میں سے پہ نظر اختمار اور تبیہ اُبک متند و قائم  
نگارش کرتا ہوں محقق مجتہم مولانا نظام الدین فرنگی محلی جن کے نجروں لفہس کا شہر ہے منافب رزاقیہ کے وصل اول میں شد  
آئاق حضرت شاہ سید عبدالرازق باشوسی قدس سرہ کے سجدہ دادیہ کی تصریح کے بعد تپسہ فرمایا ہے کہ شجرہ حشیرہ<sup>۱</sup> میں  
بطریق روحاں بتات خاص بہ عوام کو خاص حضرت معین الدین حشیرہ علیہ الرحمۃ سے اجازت یوں حاصل ہوئی کہ جب قبیلہ  
موہان میں اُبک شخص کی منزلے بیعت قبول فرمائی۔ آں مرید صادق گفت من گردید گی بجانب خاندان حشیرہ دارم۔  
هر چند ہم خاندانہ بہ حق و بنرگ اند۔ لیکن غصیدہ ما بایں خانوادہ لعلن گرفتہ بیس آنحضرت مکوت فرمود گفت  
خواجہ بنرگ مانفات معنوی شدوا جازت فرمود پس آں شخص مرید در طریقت حشیرہ دارم۔

اس کے بعد ملا صاحب نے لکھا ہے کہ اس مرید کیلئے خاندان حشیرہ کا شجرہ خود خاب سید حب  
لے اس ترتیب سے لکھوا یا۔ اہمی راز و نیاز میں کہ فیض عبدالرازق بتودارد۔ اہمی راز و نیاز کے خواجہ بنرگ شیخ  
الاسلام خواجہ معین الدین حشیرہ رضی افلاطون عنہ بتودارد ای آخرہ مولانا مسعود حکی اس سحریہ سے ظاہر ہوا کہ حضرت  
قطب الاتقاب سید عبدالرازق قدس سرہ کو پہلے خاندان حشیرہ سے لعلن نہ نکا۔ لیکن با واسطہ بطریق روحاں بتات  
حضرت خواجہ بنرگ سے اجازت حاصل ہوئی اس وجہ سے اپنے نام کے شجرہ بیس حضرت خواجہ بنرگ کا نام میں  
لکھوا یا۔

چنانچہ سلسلہ رزاقیہ میں ہنوز وہی شجرہ بدستور حماری ہے اس کے بعد سلسلہ صابر حشیرہ  
کی نسبت مولانا صاحب موصوف نے اپنے پیشوائے بحق کا پہاڈ نجیرہ فرمایا ہے و نیز در قبیلہ روڈی نزوں  
فرمودہ بلوہ۔ مردم ارادہ بیویت آور دنار حضرت قدس سرہ در حظہ آور دنکار ای، فقرہ والی شیخ احمد عربانی<sup>۲</sup>  
است رضی افلاطون عنہ و مزار بارک در آں قبیلہ است د بیزاد و نبرک) فی الحال تھے معنوی شد۔ بر زخمکار  
اشراق شد۔ آثار اجازت و رضا لائج شدن گرفت

چنانچہ شجرہ حشیرہ صابریہ میں بھی آپ کے نام کے بعد با واسطہ حضرت احمد علبحق قدس سرہ نام  
پاک مرقوم ہے جس کے دو شریعہ میں۔

تو حضرت حافظ صاحب سے لئے کے واسطے آتناہ شریف پر حاضر ہوئے ایک ڈسی جات غلامان داریٰ کی موجود تھی۔ حافظ صاحب سے خواہش کی اس وقت بختمہ آپ موجود ہیں۔

لہذا آپ اُس تھیہ کو جو ڈھیر پر بعیت کے متعلق حضور نے ارشاد فرمایا ہے ان سب حضرات کے سامنے بیان کرد تھے تاکہ ہم لوگوں کے واسطے نہ ہو جائے دوسرے کہ ہمارے اکثر برادران طریقہ کو اس قسم کی بیت تیس نشانہ ہے دو بھی رنگ ہو جائے

چنانچہ حافظ صاحب نے وہ پورا فقہہ دہی سے آئیوالوں کا جو اپنے دکوہ ہوا بیان کیا بہت سے لوگوں نے اس قصہ کو حافظ صاحب کی زبانی سنائی اس سے یہ صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ کسی بزرگ کے مزار شریف پر مرید ہو جانا صیغہ بعیت ہے اس میں کچھ نشانہ کی گنجائش نہیں ہے

## اسماعیل حاضرین آتناہ پاک

حاجی فتحیو شاہ ناصب دارثی حاجی معلوب شاہ صاحب دارثی بیدم شاہ صاحب دارثی پنڈت دین دار شاہ صاحب دارثی شاکر شاہ صاحب دارثی جانب امامت اللہ خالص صاحب دارثی حکیم مولیٰ صاحب دارثی سلطان الحمد صاحب پر دارثی وغیرہ وغیرہ

لہذا پھر ہر اُن معترض حضرات سے کہہ رہا ہوں کہ شاہید اخونے کمی کوئی تاریخ یا بزرگان دین متنہن کی سوانح حیات نہیں لکھی اور زخمی کمی کسی بزرگان دین متنہن کی صحبت غیب ہوئی اور اگر کمی سوانح جہات بھی ہوگی تو ان کی سمجھوئے باہر ہٹنی جو نہ ممکن سے اور نہ اخیں کچھ معلومات موسکا لیکیں ہے ہو اکہ سلسلہ واثیقہ عالیہ پر بہت بلند اُنکی نظر پہنچنے کمی اور دوہراؤ اعتماد میں کرنا شروع کرو یا معترض صاحب پر آپ کے آنکھ ہم کپڑے کی پٹی جو بندھی ہوئی ہے یا حصہ ٹڑے کا جو تھا آپ نے لگا رکھا ہے اُس کو آپ اپنی آنکھ سے علیحدہ کرے اور اتفاق کی عنکار لگا کر ذمہ سوچ کمی کر غور سے پڑھیں صرف خلیط ہے اور بناء سے کام نہیں چیتا ہے بزرگان دین متنہن کے واقعہ واقعہ صادقہ اور دوایات صحیح کو بھی دیکھیں کہ کس طرح سے سلسلہ پسلسلہ نہیں بتاہے اور کس طرح سے اجازت حاصل ہوئی ہے لیکن معترض حضرات تو اس فیض سے بے بہرہ اور کوڑہ سفال آپ نا سیدہ ہیں اخیں کیا نظر آئے گا

اور وہ کیا دیکھیں گے بقول شخصے نے

آنکھ والا تری جو بن کامن شاد نکھے

دیدہ کو رکیا آئے نظر کیا دیکھے

پس سمجھ بیجئے کہ جس طرح کی اخوبی کو ری خلافت ملی ہے اسی طرح سے وہ بالکل کوزہ سفال ہے  
نا رسید خلیفہ بھی ہیں وہ کیا جابن کہ خاصان خدا کے کس طرح سے فیض ہمیشہ جاری ہیں اور قیامت تک  
جاری رہیں گے جو مفترض حضرات ہیں وہ دل کے اندر ہے تو ہیں ہیں لیکن وہ ظاہری آنکھ کے بھی اندر ہے ہیں اخوبی  
دنیا میں کچھ دکھائی نہیں دے گا اور نہ دین میں کچھ دیکھیں گے وہ دونوں جگہ سے محروم ہیں اور ہمیشہ ہی محروم ہیں  
ہیں گے جیا کہ کلام پاک میں ہے پا رہ پندرہ سورہ بھی اسرائیل و مُنْ کَانَ فِي هَذِهِ الْأَخْزَى  
آعْمَى وَ أَصْنَلُ سَبِيلًا ترجمہ اور جو کوئی رہا اس جہان میں انڈھاسو پھیلے جہان میں انڈھا اور زیادہ  
دور پڑا رہے ہے

لہذا کہاں تک مفترض حضرات کو سمجھانے کیلئے کوشش کروں گا جبکہ اندھائی ہی کے طرف  
سمان کے قلوب پر ہر لگی ہوئی ہے تو میری تحریر یا میسکے بزرگوں کی تحریر کیا اُن کے سمجھ میں آئیگی میہرے بزرگوں  
نے توہراں کو صاف تحریر کر ہی دیا ہے جب اُن کے سمجھ میں میرے بزرگوں کی تحریر نہیں آ رہی ہے تو میری تحریر  
کہ اُن نامگھوڑوں کو اثر کرے گی اور میری دروسی سے ان کے دل پر کیا اثر پڑے گا چہ داند بوزہ لذات اور  
مفترض صاجبان خلافت لیکر خلیفہ بنے ہوئے پھر رہے ہیں اور سلسلہ وارثیہ پر مفترض ہو رہے ہیں کہ  
سلسلہ وارثیہ عالیہ والے تو لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے یہاں پیری مریدی کی قلب حاصل ہے  
نے کسی کو احاطت وسی نہیں اور نہ خلافت دی کچھ کیوں لوگوں کو یہ سلسلہ وارثیہ والے دھوکا دے رہے ہیں  
تو یہ کہنا بھی اُن کا ایک حد تک درست ہے اس لئے کہ وہ سندہ یا نیخلیفہ ہیں اور دوسرے کے پاس  
کوئی سند ہے نہیں بلا شرط ہیں اس فتنہ کے الفاظ سے کہا۔ انکی خلافت یا خلیفہ ہونے کا فضور نہیں ہے بلکہ  
اصلیہ نہ ریگ لانی ہے اور اصل اصل ہی ہو کر رہتی ہے جیا کہ حد بٹ شریعت میں وارد ہے یعنی شیعی  
بیوی جمع اول اصلیہ = قوہ مفترض ہونے میں کیا بجا ہے کسی کی بانی و بگونی کرنا اول ایک اصل میں شامل ہے  
کبھی شاعر نے خوب کہا ہے

خطل کسی تدبیر سے ہوتا نہیں شیریں  
بدائل کی طبیعت سے بُرائی نہیں جاتی

کسی کی بُرائی و بدگونی کرنا تو اسکی اصلیت کا تقاضہ ہے وہ سلسلہ وارثیہ عالیہ اور کسی کی بُرائی و بدگونی کریں تو بجهاد درست ہے اس لئے کہ وہ ہزار کوشش کریں کہ اپنی اصلیت کو خلافت لیکر اور سند بیان نہ خلیفہ بنکر جھپپ میں لیکن وہ کبھی بھپ پہنچ سکتی لقول شاعر =

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے  
کہ خوب شو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

اب میں صاحبِ نسبت بزرگوں اور رشیٰ ضمیر و سعیِ النظر اہل فہسم حضرات سے ملتی ہوں کہ وہ حق و انصاف کی روشنی میں مسلم خلافت کو بذریعہ تحریر و تقریظاً خاص دعا ملک پوچھانا اپنا فرض منصبی منتھسو رزمائیں تاکہ کوئے باطن سیاہ و مردہ دل عقل کے اندر ہے طابان حق کو اپنے دام فریب میں کھپنا کر متزلزل اور گرادرد نہ کر پائیں ہے سوال کھٹلے یا ائمہ استمرے والے خلف رہ طبیعت کا ان کو تو مرغ کی امکیب ہی ٹانگ یا رہے انکے جلوے پاٹھے تو بغیر سلسلہ وارثیہ عالیہ کی مخالفت کی یعنی سید ہے نہیں ہوتے لہذا ان کو سمجھانا اندر ہے کوچھ اغ دکھانا ہے چند کتابوں کے پڑھ لینے سے اپنے کو شیخ سمجھنے والے چار پائے بر و گلبے چند کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتے محبت کو سمجھنا ہے تو ناصح خود محبت کر کے دیکھ کر اسے کسی بھی انداز طوفان ہو نہیں سکتا

اگر شنیت اور رہنمای عشق و محبت کو سمجھنا ہو تو اس اہم کی نفع برداری و خدمت نہ ارزی کر کے ہے، کچھ نہیں ہو سکتا ہے = لقول حافظہ شیرازی رج

گر درست ہوائے وصال است حافظاً  
پایید کہ خاک درگہ اہل الصبر شون

جب ہی مسئلہ خلافت کے آسرار سے پردہ اٹھ سکتا ہے  
رازِ درون پر دہ زرند ان مدت پُرس  
کہ ایں حالِ نیت صوفیٰ عالم مقام را

بپ تک آن کے در پر جنت سائی نہیں کر دیگے گمراہی اور بخوبیات میں بھیستنے رہے گے  
سخن غشی نہ آئند، کم آیدہ ہے نہ بال،  
سائبیا می دد دکو تاد کن اب ای گفت و شجند

**حقیقت یہ ہے کہ اپنی دنیا کو اپنی ایڈ کی نسل کا پتہ معلوم ہو جائے تو سب اپنے اونٹ ہی نہ ہو جائیں اپنی ریاست کا تاریخ  
اور اپنے اونٹ کا ملک اور قاؤنٹ اور ہے میں اپنی دنیا کو راز درود کی پر و دکسی طرح تمہاروں ہو آسان طریقے تھا  
بتلا دیا گیا اب اس کے بعد بھی اگر کوئی ایسٹریمنٹ نہیں ہے تو سر غبہ بہتر ہے اور ان سمجھی ہے، چونکہ بہت اور  
جلہ اسرار عینہ میں سے اکیپ سر عینہ ہے**

ان سطور کے پرواؤ ابھی ثبوت اور فہیم کی شاید صفرت باقی نہیں رہی اپنے دل  
اور صاحب بیجاہ اس کو لپور شاید ملاحظہ فرم کر قبول و میثبور فرمائیں گے۔ بعمر مرنے کی بیان نور آنکھوں کی طرح تاریکی دل  
اس سے زیاد بھی اگر پاہیں تو لمعبداً -

ن محقق بود نہ دانش مدد

چار پاکے بر دکنا بے چیند

پس میں اپنے در در سری کو اب اسی مصیر پر اختیام کرتا ہوں۔ لقول فنسکو تکر دوڑ در در سری بیا ہو د

**آپ کا شہرہ سی** آپ کا سلسلہ نسب مندرجہ ذیل واسطول سے حضور سرور کائنات محبوب مصطفیٰ امسی اونٹ غلیہ  
والہ دبیم سے اصلاد فتحاً دا بۃ ہے ملاحظہ ہو  
۱) مرشدنا حضرت عاذ ظہ حاجی سید وارث علی شاہ اختیم سید قربان علی شاہ علیہ الرحمۃ  
۲) ابن سید سلامت علی علیہ الرحمۃ ۳) ابن سید کرم اونٹ علیہ الرحمۃ ۴) ابن سید میران احمد علیہ الرحمۃ ۵) ابن سید  
عبدالاحد علیہ الرحمۃ ۶) ابن سید عمر فخر ظیہ الرحمۃ ۷) ابن سید زین العابدین خلیلہ الرحمۃ ۸) ابن سید علیہ الرحمۃ ۹) ابن سید  
سید علیہ الرحمۃ ۱۰) ابن سید عبدالاہ علیہ الرحمۃ ۱۱) ابن سید اشرف ابی طالب اعلیٰ بزرگ علیہ الرحمۃ ۱۲) ابن سید  
غزالہ بن علیہ الرحمۃ ۱۳) ابن سید اشرف ابی طرب علیہ الرحمۃ ۱۴) ابن سید محمد ون علیہ الرحمۃ ۱۵) ابن سید ابو القاسم علیہ الرحمۃ  
۱۶) ابن سید عکری علیہ الرحمۃ ۱۷) ابن سید ابو محمد علیہ الرحمۃ ۱۸) ابن سید محمد عفی غیبہ الرحمۃ ۱۹) ابن سید علیہ الرحمۃ ۲۰)

(۲۱) ابن سید علی رضا علیہ الرحمۃ رحمۃ رحمۃ (۲۲) ابن حضرت سید امام موسی کاظم علیہ السلام  
 (۲۳) ابن حضرت سید امام جعفر صادق علیہ السلام (۲۴) ابن حضرت سید امام باقر علیہ السلام (۲۵) ابن حضرت سید امام زین العابدین علیہ السلام (۲۶) ابن حضرت سید امام جسین علیہ السلام زین (۲۷) ابن حضرت سید و مولانا علی بیٹھ فدام تضیی علیہ التہذیب  
 والشارز مج حضرت سیدۃ المنازل فاطمہ ذہرا علیہ اور علیہا بہن حضرت احمد بن حنبل علیہ اور دارالعلم

## آپ کی ولادت کی بیانات

متفرقہ بین بارگاہ احادیث کی ولادت بسا عادت کی بشارت آئشہ مقدس اور ابشار حضرت دیتے ہیں جس کو دوسرے  
 نظلوں میں یہ کہنا چاہیے کہ مُنکری آمد آمد کا بغاہت اللہ اعلان ہوتا ہے

علیٰ نہ امہ کے حصہ قبیلہ نالم وارث پاک اعظم اثر ذکر کی تشریف آوری کا تذکرہ بھی نیکروں پر بس  
 پہلے اولیے عظام نے اپنے اپنے وقت میں فرمایا ہے جتنی کہ بجمال شرح وسط حضور کے صفات و برکات  
 کے ساتھ آپ کے ملک و مشرب سے بھی خلق کو جبردار کر دیا ہے جن پیش نگوئیوں کو نولفین سیرت وارثی میکلوہ  
 حقانیہ وجہات وارث وغیرہ تحریر فرمائی ہیں لمکاہ حضرت سید شاہ عبدالرزاق بالشوشی قدس سرور کی پیش نگوئی اور  
 حضرت مولانا شاہ بنخات اللہ صاحب علیہ الرحمۃ کا کشفی ارشاد اور مولانا عبد الرحمن صاحب موحد الحنفی علیہ الرحمۃ  
 کی بشارت کو بہن بہت و مناحدت کے ساتھ منکلوہ حقانیہ نے تسلیم فرمایا ہے اور ان بنوارتوں کا معالع بھی ناظرین  
 نے فرمودیا ہو گلا اس لئے اب بخوبی پیش نگوئیوں کا مکرر اعادہ کرنا بے محل طوالت ہے  
 لہذا بہ نظر انتصار مگر تصوری و فحاحت کے ساتھ نقل کرتا ہوں سراج العارثین سید اسادات مولانا شاہ  
 عبدالرزاق صاحب بالشوشی قدس سرور کا مشہور و مستند ارشاد ہے کہ سیری پانچویں پشت میں اکب آنات  
 طالع ہو گا جبکی روشنی میں اب دیکھتا ہوں

چنانچہ پانچویں پشت میں حضور کے ظہور نے اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا اسی طرح  
 شیخ الشیوخ مولانا شاہ بنخات اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت سیدنا خادم علی شاہ صہابہ رحمۃ اللہ علیہ کے پڑی طبقت  
 تھے اور سرکار وارث پاک عالم نواز اعظم اللہ ذکر کے دادا پیر، دیود شریف اور طرفی پیر لامبارک کو کھول کر آئشہ  
 فرمایا کرتے تھے کہ میں اس آنات کی روشنی سے میں اپنے بیٹے کو بھرتا ہوں جو عنقریب برآمد ہونا چاہلے ہے۔

حضور والا کے انوار و فیضن باطنی کی لکھنا مورگھتا ہیں وہ نکے عالم پر محیط ہو چکی تھیں لیکن ظہور قدیم سے پیشتر ہی عصر حاضر کا ہر صاحب باطن بارش تخلیقات و تقاطر انوار سے شرابور ہو چکا تھا اس طرح کی پیشین گوئیاں اکثر دیشیز اکابر صاحب کشف و حال کی زبان پر آ جایا کرتی ہیں جن میں کبھی فلسطی کا امکان نہیں ہو سکتا اس لئے کہ حضرات برادر ارشت عالم ارواح سے متصل ہوتے ہیں عارف رومی نے خوب فرمائی ہے

گفتہ، او گفتہ اللہ بُوْر

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بُوْر

**ولادت باسعاوٹ** اعلیٰ حضرت قدر قدرست طاک رفت خور شید نزلست حضرت الحضرات سیدی  
دمواںی امام الادیار مرشدی و آقا نی حافظ حاجی سید سرکار وارث پاک عالم فواز اعظم اونٹہ ذکرہ ماد وہن ان  
المبارک و بر وابست دیگر ۷۴ صفحہ المظفر ۲۳۴ مطبع میں عالم ظہور میں رونق افروز ہوئے وہ کرامات  
و برکات جو اکب ایسے برگزیدہ اور حفائق و معارفت آگاہ کی ذات بہت منعطفات سے بر و دست و لادت جلوہ  
افروز ہوئیں اُن کا اعادہ کرنا اور صورت شرح میں لانا بھلاکے خود ایسے طولانی تھیں، کام ہے قفسہ بیوہ  
شریف کا ذرہ ذرہ اپنی اپنی پر جس قدر نماز ال ہو وہ کم ہے جسکی سرزین سے آفتاب مالا بہ مطلع انوار قدیم  
و مقطع اسرار الہیہ جلوہ فیگن ہوا جسکی آنکی مٹی ہوئی اور بتاہ شدہ دینا کو اکب مدت سے اشتہ هزار درت سخنی  
حضور کا ولی مادرزاد ہوئا دلائل مختلفہ جو بالاتفاق اکیمی رضا ب پر آکر قرار پکڑتی ہے اس امر پر  
صاف روشنی ڈال رہی ہے کہ حضور پر نور کی ذات مبارک ولی مادرزاد افسی جن پر وہ اسناد لقین دلائی ہیں جو وقت  
پہلی اسٹش فیز بعد زمانہ دادست دلتا ہوتا اور سندربن ظاہر ہوئی گیس مثلًا رامضان المبارک میں حضور کا دن  
کو دو دھنہ نہ پینا رامضان دلائل دلائل کوچہ گرو اطفال کے حضور کا کھیل کو دیں شغول نہ ہونا رامضان عالم طفلی میں کبھی بھول کر  
مجھوں کے نہ بولنا رامضان رظا ہر کسی علم کا بصورت تکمیل حاصل نہ کرنا اور ہمہ دال ہونا وغیرہ بھی دلائل اور اسناد میں جن کو پیکر  
ایک پیچہ بھی بہت کچھ حضور کے وہی مادرزاد ہونے کی بابت معنی اخذ کر سکتا ہے اور یہی وہ دلائل میں جو اثبات کے  
واسطے لازمی اور لابد سی جس حفائق بین وغیرہ دال نکلا ہیں ان دلائل کی کبھی محتاج نہیں تھیں وہ نفت اور ہر حال  
میں حضور کی ذات کو جو کچھ سمجھنی ہیں اس کامزہ اور لطف ماعنہ حاصل کرنی میں کی

**تعلیم و تربیت** حضرت محمد مصطفیٰ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آله و کلم کا دنیا بیس میں قبضہ بنکر جلوہ فرمائی جس حد تک ارباب نظر کے نزد مکیت مستحق اور موجب برکات تھا اسکی تقلید اور اتباع کی تجدید باری نعلیٰ نے سر کارہ وارثت پاک عالم نواز اعظم اللہ ذکرہ کی ذات اقدس سے بدین جہت فرمائی کہ اول نوآپ آپ رسول صلعم سے تھے دوم اپنے زمانہ کے قطب الاقطاب بھی تھے آپ کا زمانہ طفویلیت میتی میں گزر آپ کی پروش اول مہماں دادی صاحبہ سے ہوئی بعد د آپ کی ہبیرہ صاحبہ مخدومہ اور حضرت قدوسہ السالکین زبدۃ العارفین سیدنا حاجی خادم علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز آپ کے بھنوئی کے یہاں ہوئی ایک توپنگ لفیں حضور کا ولی مادرزاد ہونا دوسرے اپنے بزرگوں کی عاطفت و حضوری اور چار چاند لگ گئے جو بات پرسوں میں ہونے والی تھی وہ ہبینوں اور دوں میں مکمل کو ہبونچ گئی علوم ظاہری کی تعلیم کے لئے ایک مولوی صاحب منفرد ہوئے جو آپ کو دینیات کی تعلیم فرماتے تھے۔

**بیعت و دستار بندی** مخدوم حضرت حاجی سید خادم علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عمر ۴۰ سال مورخ ۱۳۱۴ھ بروز دشنبہ بعد نماز فجر وصال فرمایا ہے واقعہ آپ کے مکان واقع مسجد باباطیہ چوک کے مقابل ہوا اور آپ گولہ گنج کے تکبیر باغ خلائق میں جہاں اپ کر سچین کا ہے دفن ہوئے بعد فراغت تجهیز و تکفین و تدفین علماء فرنگی محل نیز سید محمد اکبر شاہ صاحب مدینی دیوبندی محقق جو حضرت شوشت گوایاری کی اولاد سے تھے بالاتفاق رسم دستار بندی کیں امام الاویاء حضرت سید وارث پاک عالم نواز اعظم اللہ ذکرہ ادا فرمائی اس وقت سن شریف حضور کا ۲۴ سال کچھ ماہ نباہ حضرت مخدوم حاجی سید خادم علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال کے قبین روز پیشہ آپ کو شرف بیعت سے ہبھی خشرف فرمایا تھا اور اس طرح آپ صاحب رشد و ہدایت مبنی است پیر طریقت قراپائے نیز دستار بندی کے وقت پیشہ نامہ بن خادمان آستانہ کی ملٹ سے گزریں اور بہت سے حلقة گوش دخل بیعت ہوئے جس کا سلسلہ چھ ماہ تک لکھنؤ میں جاری رہا اس طرح ہزار ہاکی لقائد مریدین کی ہو گئی جو نہایت نعمتی پر رفتار کے ساتھ اطراف و جواب میں سچلیتی گئی دستار بندی کے چھ ماہ بعد آپ نے ارادہ حج بیت اللہ شریف کا کیا۔

**سفر حج** پہلی مرتبہ آپ نے پاپیا وہ سفر حج اختیار فرمایا جو براد خشکی طے کیا پس فر ۱۲۵۳ھ میں ہندستان سے ہوا بعد فراغت حج بیت اللہ شریف دیوارتہ مدینہ منورہ دیگر مالک عرب اور ماواعیں نہر عجم خیام

یاد فرماتے ہوئے آپ چھپ پاسات سال کے بعد واپس وطن ہوئے اور اس مدت سفر میں پانچ بار  
چھج ادا کیا اسی طرح مسجد دار مہندوستان سے آپ نے پا پیا دو سفر جو کبہ اور چار چار پانچ سال کے قابل  
ہے واپس ہوتے رہے اس مدت میں نہ صرف مہندوستان ملکہ مہندوستان کے باہر دیگر ممالک میں آپ کے  
خادموں اور مریدوں کی تعداد میں غیر محدود اضافہ ہوتا گیا جس کا حق اندازہ ناممکن ہے اکثر اولیاء کرام  
اور شائخ عظام سے نیومن رو حافی حاصل کئے مقامات مقدس کی ذیارت اور فتوحات رو حافی سے مشتمل  
فیضاب ہوئے کوئی مذاہم جس کا کچھ بھی تعلق اسلامی دنیا سے نہ تھا آپ نے تذکرہ نہیں فرمایا اور متعدد زیارات  
حاصل کی جسکی تفصیل بیان کرنا اکب طولانی کتاب ترتیب دیا ہے ممالک غیر کے بڑے سے بڑے ممالک  
ستیاں، مازنداں، طہران، دمشق، مصر، رے، کوفہ، فلسطین پیشہ، حضرموت، یہودیم، قندھار،  
غزین، بلقان، یونان، سرانہ یہاں، کوہ فاٹ، بیر الالم، پل آدم، چین، چاپان، روس، امیریکہ، چین  
انگلینیڈ وغیرہ وغیرہ کی حستیا فرمائی اور وہاں ہزار کیا لاکھوں کی تعداد میں مرید کئے حرم زخم کعبہ و سرزمیں  
مدینہ منورہ کر لبائے علی و بخفت اشرف بعهد اشرف خراسان بخنجان را میں آپ کے مریدین وزائرین کی  
پرکشش ہو گئی آپ کو اکب وقت میں دس دس گیارہ گیارہ جگہ مدعو کیا جاتا تھا پھر بھی اکثر مشتاقان زیارت  
محروم رہ جانتے تصحیح تعداد جو کی کوئی نہیں بتا سکتا گیونکہ آپ اکثر جو دوران سفر میں کیہے جن کا علم یہاں کسی کو بھی نہیں  
ہو سکا بخیت مجموعی یہ تعداد پہاڑ سے زائد نہیں جاتی ہے ابتدائے سفر جس میں گیارہ بار دو جو شامل ہیں براہ خشکی  
ہوا مگر آخر کے سفر اور جو آپ کے برادر سمندر ہوئے جو کسی طرح دیکھی اور بركات سے خالی نہ تھے۔

آپ کا عاشماہہ بس اعلیٰ مذاہنور قبلہ عالم سرکار دارث پاک عالم نواز اعظم امیر ذکرہ کائن  
اور زادہ بس بھی با دیگر دنہایت ساد و اور غایت بے تکلف ہوئے کے اپنی نوعیت میں فرد اور وضع  
میں بجا نہ ہے جس کے تباہی سے تباہی کا نگار اور تفسیر کی شان نہیاں طور پر نظر آتی تھی اور جسکی عملیت  
اور نتیجت کی نسبت اسی قدر زیغ کرنا کافی ہو گا حضرت مالک الملک کے سماں دربار کی یہی مخصوص  
حدیقی ہے

لہذا یہ تو قریب قریب سب کو معلوم ہے کہ احرام شریعت آپ کا رسمین اور عموماً سوتی کپڑے کا اور  
عرض میں ڈبڑھ گز اور طول میں چند گز ہوتا تھا اگر ایام سرما میں اگر کسی ارادت مند نے اونی کپڑے

احرام شریف پیش کیا تو حضور نے اس کو بھی قبول فرمایا ہے اور جس کے استعمال کا یہ طریقہ تھا کہ نصف حصہ ستر پوشی اور دوسرا نصف حصہ بطور چادر ہنا بہت سادگی سے زیب دو ش اس طرح فرماتے کہ فرق انور بالکل کھلا رہتا تھا اس لئے صرف حالت ناز میں یا خاصہ نو سن فرمائے کے وہت گو شہ احرام شریف یا دوسری چادر شریف سر اقدس سے اور یہی جاتی تھی ورنہ آپ کے خصوصیات ہیں ہے کہ سردی کی احتیاط یا تازت آنٹاب سے حفاظت کیلئے کبھی آپ نے یہ اہم ہیں فرمایا کہ گو شہ احرام شریف یا دوسرے سے پڑتے سے فرق انور چھپایا ہو بلکہ کہنی ہے سر اقدس سے بے نقاب رہا جو محرم کیلئے خاص شرط ہے لیکن اعین مسیح حضرات سے سنا ہے کہ ادائی میں کسی خاص وجہ سے یہ بھی ہوا ہے کہ اسی عرصن و طویل کا احرام شریف دو حسروں میں منقسم ہوا ایک حصہ کو حضور نے نہ بند بنایا اور دوسرا بکڑا بطور چادر کے استعمال فرمایا شاید اس وجہ سے آپ کے نقدس احرام شریف کو ارادت مند تہبند بھی کرتے ہیں۔

## رنگ لباس

لیکن جس طرح آپ کا نہ بند رنگیں ہونا لازمی تھا اُسی طرح باعتبار دیگر الوان کے زرد یا زریں مائل جس میں بادامی بھی شامل ہے حضور کو زیادہ بند تھا اور سیاہ و سفید و سرخ زنگ کسی وجہ سے محفوظ رکھنے اور اس قد متروک تھے کہ ٹھوٹا آپ کے تہبند کے دامنے منور عجھے جاتے منھے اور بہ خلاف اس کے زر زنگ مخصوص ہو گیا تھا

چنانچہ محققین حضرات صوفیہ نے بطور کلیہ فرمایا ہے کہ رب اہل طریقت کا کہا کارنگ ہمیشہ ان کے واردات قلبی کے مناسب حال ہوتا ہے بذریں وجہ ذی مرتبت سالکین نے اپنی اپنی حالت و رکھیت کے لحاظ سے مختلف الوان اختیار فرمائے ہیں اسی اہمبار سے حضور قبلہ عالم نے اپنے بیاس کے لئے زر زنگ پسند فرمایا کیوں کہ یہ مسلمانے کر آپ کا مسلک صرف عشق ہے اور عشق کی معراج کمال فنا عالم ہے کہ عاشق اپنے وجود کو مناکر خود شاہد حقیقی میں فنا ہو جائے اور اہل قتا کو خاک سے مناسبت ہے جس کا حقیقی کارنگ زرد ہے۔ اس وجہ زر زنگ عاشقوں کو طبعاً مرغوب

ہوتا ہے۔

ہذا ہمارے سرکار عالم پاہ نے منازلِ عشق و مراحلِ محبت اس خوبی اور اتمام کے ساتھ طے فرمائے کہ آن کے واژات کو بھی نہیں چھوڑا ستی کہ اپنے لباس کے لئے بھی زرد ہی رنگ پسند کرایا جس کو اہل قتا سے خاص مناسبت ہے۔ علاوہ اس کے حضور قبلہ عالم نے جو شی کے حقیقی رنگ کو دیگر الوان سے زیادہ پسند فرمایا تو اس کو خون کا اثر اور خاندانی مذاق کہا جائے تو بھی نامزد نہ ہوگا کیونکہ آپ کے جد ناادر کو سرکار حضرت رسالت صلیعہ سے ابو ترابؓ کی متاز بخیت مرحمت ہوئی اور منقول ہے کہ حضرت علی بن فضیل کرم اللہ وجہہ کو باعتبار و میگر اتفاق کے یہ خطاب بخیتی زیادہ پسند تھا جہذا وارثؓ ارش مرتضوی نے جد ناادر کی پست ادا فرمائی کہ اپنے لباس کے واصلے شی کے حقیقی رنگ کو لپسند کیا۔ قطع نظر اس کے کہ اگر اصولاً دیکھا جائے اور رد و ایات صحیحہ سے استدلال کریں تو بھی زرد رنگ کی فضیلت کی حقیقت ہوتی ہے کیونکہ منقول ہے کہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتعلیم کو زرد رنگ پسند تھا۔

چنانچہ غیر القاری نے جواز الوان کی بحث میں زرد رنگ کی نسبت لکھا ہے کہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ایں بہترین رنگ ہاست آنحضرت دوست میداشت آزاد کر رنگ می کرد۔ علم بذا صبح بخاری کتاب اللباس میں منقول ہے کہ عبد بن جریح نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ چار باتیں آپؓ ایسی کرتے ہیں جو دیگر صحابہ نہیں کرتے۔ ازان جملہ ایک بات یہ ہے۔ ذَأَيْدَ لِتُبَيِّنَ بِالْقُفْوَةِ آپؓ زرد رنگ استعمال کرتے ہیں۔ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَبْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَمَا الْقُفْوَةُ لَهُ فِي الْأَيْتِ مَسْأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُهِمْ لِهَا۔

فرمایا عبد اللہ بن عمرؓ نے کہ زرد رنگ استعمال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ میں نے زرد رنگ استعمال کرتے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے وہاں اُبَيَّنَ بِهَا پس میں زرد رنگ کو دوست رکھا ہوں۔

الغرض احادیث شاذ کو رہ سے معلوم ہوا کہ مدرس رنگ کا استعمال سنون ہے اس وجہ سے صفاتِ محدثیہ کے منہراً تم نے اپنے لباس کے واصلے زرد رنگ پسند فرمایا۔ جن حضرت

کو اس سے زیادہ مخلوقات کی ہو دہ چیزات دارث کو پڑھ کر اپنی اسلی دشمنی فرمائیں۔

## عام حالات زندگی

آخری بچیں۔ تیس سال کا زمانہ مستقبل طور سے وطن و اطرافِ وطن میں ختم ہجرا۔ اس مدت میں لاکھ کیا ملکہ کڑا وڑوں کی تعداد میں زائرین حاضر ہوئے اور مشرف بعیت ہونے سب کے ساتھ پھر اس محبت اور رداداری کا برتاڈ تھا ہر شخص یہی اعتقاد رکھتا تھا کہ سرکارِ عالم پناہ ہم سے زیادہ کبھی سے نہیں محبت فرماتے مرد عورت بچے ہام طریق پر آپ سے شرف بعیت حاصل کرتے بلکہ آخر وقت میں یہ حالت ہو گئی تھی جب مریدوں اور خادموں کی تعداد میں غیر معمولی تکمیل ہوئے لگا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ہم کو صرف دیکھ لیا وہ ہمارا مرید ہے جس نے ہماری کتابیتی ہو گئی گاڑی کی زیارت کی وہ ہمارا مرید ہو گیا تھیں کہ اگر شر اگر کاپ آدمیوں نے ایک ساتھ چھو لیا وہ سب مرید ہو گئے۔ حتیٰ کہ جس نے ہمارا نام لے لیا اور محبت کی الگ اُس نے نہ بھی دیکھا وہ کبھی مرید ہے قیامت تک جو ہمارے ملکہ میں داخل ہو گا۔ وہ ہس را مرید ہے پس اگر یہ تعداد شامل بعیت کی جائے۔ اور جس کے نشانے کے جانے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی تو حضور کے مریدین اور خادموں کی تعداد اور اعداد و شماری کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا اور یہ سلسلہ محبت قیامت تک ختم نہیں ہو سکتا آج پر کیا منحصر ہے آئندہ کی نسلیں اہمیت اپنی محبت و عقیدت کے صد میں برابر دشمنی شامل بعیت ہوتی رہیں گی۔

چنانچہ بعد دسال سے آج تک تقریباً چھال سو ہزار سو سو برس کی صورت میں کہ از کم کئی ہزار کی تعداد ایسی لفڑاں نے جو مخصوص اپنی عقیدت و محبت سے داری کیتی ہے اور آستانہ داری سے فیضاب ہو رہی ہے حضور قبلہ عالم کے ارشاد کے مطابق یہ جماعت حضور قبلہ عالم کی ایسی ہی مرید دشمن ہے جو لمحہ آپ کی چیزات خالہ ہر ہی دیکھنے والی جانیں سکتیں۔ آپ کا اخلاق کرم اور سادگی کا عالم تھا۔ جس سے ہر کوئی

بیان مستفید و مستفیض ہوتا کبھی آپ نے قسمیں کی روا داری نہیں فرمائی آپ کو بہان بہت عزیز ہوتا تھا۔ بغیر کھانا کھلانے کوئی بہان نہ آتا سفر میں بھی آپ کے ہمراہ آپ کے ہزاروں کی کافی تعداد پر ہمیشہ پہنچ نہایت صفات مختصر شیریں اور دلکش تھا کوئی بات بلا حسر درست اور خلاف حقیقت زبان ببار کے کبھی نہ مُسْنی گئی۔ آپ اپنے مریدوں اور خادموں کی بیجہ داشت فرماتے اور ان سے خاص اُنس دمحبت رکھتے سب کو شل اپنی اولاد کے سمجھتے اور انہیں تم تکالیف کا ازالہ فرماتے بغیر مریدین دعائم زیرین کے آپ کا بر تماذی سایہ ہر دفعہ روز کا اس کی تیزی آپ کی تیزی جو شخص ہاضم رہتا آپ اس کو اللہ رسول صلیم اور اپنے شیخ سے محبت کرنے کی بدایت فرماتے علاوہ دشائی اور صوفیانیت کام کا بھی راحترام فرماتے اور اُنکی حقیقی تعظیم کرنے کی دد صردنگی کو بھی بدایت کرتے بجز نہاد رسول صلیم کی محبت اور اس کے استغراق کے کوئی اور شغل آپ کا ایسا نہ تھا جو آپ کے طلاقت زندگی میں قابل تذکرہ سمجھا جائے۔ جو بات تھی خدا رسول صلیم کی رہنمائی کی طالب جو خصلت تھا مشیت ایزدی کے مطابق فتن کا آپ کی جمع نقل و حرکت امر اُبھی کرتا بیع تھی۔ آخری چار پانچ سال کی درت استغراق اور شکر کی بیضیت میں گزر کی تیارہ تھے آپ خاوش اور بُحَدِس سے منہ پیٹھے رہتے تھے۔ اُسیں اوقات خادموں کے بار بار یاد دلانے سے بھی کوئی بات نہیں اُتھی شکر کی حالت اور محبت سے بہت کم بیدار رہتے تھے۔ اسی حالت میں اسی سی دنستہ بُحَدِس اسی بُحَدِس اپنے مریدوں دعایوں کو نام بنا میا و فرماتے تھے اس سے اس بات کا امدازہ کیا جاسکتا ہے کہ جس طرح بُحَدِس یا رسول کو اپنی استغراق ہوئی تھی اسی اس حالت کو خدا میں اور حضور قبلہ کام کا یہ خاصہ فضل اور مطابق حدیث نبی اس کے تھے۔

## حکیم رشاد افتخاریات

۱۱) بُحَدِس اپنے بھروسہ کرتا ہے خدا اس کی مدحسر درکرتا ہے۔ ۱۲) جو سائنس کا دل بُحَدِس کے نام کے ساتھ نہیں جو سائنس بغیر اللہ کے نہیں کرتی ہے وہ مرد ہے ۱۳) اکیب ذکر ایسا بھی ہے جس کو نہ سائنس سے تعلق

ہے: زبان سے (۱۷) اگر شوق کا مل د طلب صادق ہے تو ہر ذرہ میں جیب کی دیدار فیض ہو سکتی ہے (۱۸) جو تم سے محبت کرے اُس سے محبت کردن کسی کے حق میں دعا کر دنہ بد دعا۔ تم رضا و تسلیم کے بندے ہو (۱۹) تسلیم و رضا جب ہے کہ شر کو بھی خیر بھی اور خیر تو خیر ہے ہی۔ (۲۰) عشق کا ترسانہ اور جہاں دعایاب کرنا ہی تو حرم وفضل ہے مشرق کی دمی اولیٰ تکلیف کہیں عینہ ہوتی ہے۔ (۲۱) فقیر کا کوئی گھر نہیں ہے اور سب کھر فقیر کے ہیں۔ (۲۲) نگوٹ بند وہ ہے جو مسلم عورتوں کو اپنی اہل اور بیان کے غل جس طرح جانتے ہے اسکا طرح وہ خواب میں بھی کسی عورت کو اپنا لی خواستہات کے ساتھ نہ دیکھے۔ (۲۳) جو طبع میں بھر جائے وہ سہارا نہیں بلکہ فقیر کیا یہ ہے کہ ہاتھ نہ پھیلے۔ (۲۴) ہر شخص پر پاسند ہی شریعت و ایمان مفت کرنا ہے (۲۵) عشق تین حصہ فول میں مرکب ہے۔ ع. عاشق۔ ق۔ عین عبادت الہی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ شیع۔ شریع کے تمامی شرائیط ادا کرنے کی بدایت کرتا ہے۔ ق۔ قربانی کی رعنیت دلائی ہے کہ اپنے نفس کوچھ ذوق و شوق سے قریان کر دو۔ عاشق کی ابتداء میں عین شریع کے آخری میں ہے یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ جو کوئی شرع شریف کے درجات کو آخوندک طلنہ کرے وہ عشق میں کمال حاصل نہیں کر سکتا۔ کمال عشق یہ ہے کہ عاشق مشرق ہو جائے عاشق وہی ہے جو ذات مشرق میں محو ہو جاوے۔ عاشق ایک ملاست ہے انسان دین اور دنیا سے نگذر جاتا ہے اور صفت ذات (۲۶) خیال میں صورت مشرق کی نقش کرنا چاہیے جو صورت نفس ہو گی وہی بعد مرگ بھی قائم رہتی ایک اُسی کے ساتھ اُس کا حشر ہوتا ہے (۲۷) نہ رب عشق میں ذات صفات ہو جاؤں اُس کو عشق مشرق کی نسبت ہے وہ بجا اور درست ہے۔ (۲۸) **کَلَّا إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ** زبان اپنا اور صرب اپنا اور بات ہے بے دیکھ کسی چیز کا خیال معامل ہے دیکھ کے عاشق ہونا ممکن ہے جب کوئی کسی کمال عشق ہو سکا ہے تو اسی کی کوئی سانس متعلق ہوئی کیا دیسے دیکھ کے عاشق کی سانس باکسب و ذکر عبادت ہے عاشق غافل نہیں ہوتا عاشق کی یہی ورزہ ہے عشق میں انتظام نہیں عاشق لا اریدہ ہے ایمان نہیں مرتا عاشق کو خدا متعلق کی صورت میں لتا ہے محبت ہے تو ہم ہزار کوس پر تھاں پر ہیں محبت ہیں ایمان ہے۔ فقیر کم مشانچ زیادہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ منزل عشق سخت و شوار لگذا ہے کہ

لے کا ب اس راستہ کو کم پندر کرنے ہیں (۱۶) وہی اَلْفُسْكُمْ أَفَلَا تَبْعِيْدُونَ ڈ جو اس کو مجھے  
گیا تصدیق ہو گئی اپنے میں جو سانسِ جیتنے ہے ہی ذات ہے پس تصدیق شکل ہے تصدیق ہزاروں  
اکیں کو ہوتی ہے یہ شخص کا حجتہ نہیں (۱۷) لیکن اعتقاد کی روح ہے جس کی نظر دوست پرہبھائی کا  
ذمہ کوئی نہیں (۱۸) اس کائنات کا نام دینا ہیں غلط کا نام رینا ہے۔ (۱۹) پیر دل کو رسکی مرید یہ بہت سوچتے  
ہیں مگر مراد قسمت سے باقاعدہ آتا ہے۔ (۲۰) مرید کو اپنا یقین کابل کرنا چاہیے مرید ہر خاک کے ڈھنپر ہی سے  
حاصل کر سکتا ہے (۲۱) خاندان قادریہ کے مریدوں پر جادو دفعے کا اثر ہیں ہوتا (۲۲) وہ مرید کیا جو پر  
کو جانتا گر مرید نہ ہو اور وہ پیر کیا جو وقت پر کام نہ آئے دہ پیر تو شبل اس درود کے ہے جو تکلیف دہ  
ہوتا ہے۔ (۲۳) میرے یہاں محبت ہی محبت ہے (۲۴) فقیر یہی میں سب مسئلے ایک ہیں یہاں روپیاں  
ہے (۲۵) منزلِ عشق برتر ہے ذکر و اشغال سے جو کسب ہے میں ذہبِ عشق رکھا ہوں جو مجھے کے محبت کے  
خاک درب ہو یا چارہ دہ میرا ہے صرفت کسی چیز ہیں ہے وہی ہے جس کو خداوند کریم اپنی معرفت بخشنے کسی کا  
اجارہ نہیں۔ (۲۶) خدا جس کا محافظہ ہوتا ہے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ (۲۷) فقیر کو چاہیے ہر  
حال میں خوش رہے۔ اور زندگی کے دن کاٹ دے۔ تکلیف ہوتی کاٹتے نہ کرے اور آرام ہو تو نکری کاٹے  
فقیر کو چاہیے نہ تکلیف سے گھرا نے اور نہ کاٹتے کرے۔ کیون کہ خوب کی دلی ہوئی جیزت گھرنا  
محبت کے منافی ہے۔ اور محبوب کی شکایت مشربِ عشق میں کفر ہے۔ (۲۸) فقیر کو چاہیے کسی کی چیز کو حیات  
کی لگائے سے نہ دیکھئے۔ (۲۹) فقیر دہ ہے جو انکاگر رہے (۳۰) فقیر دہ ہے جو اپنی بستی میں رہ کر خوشی د  
اقرباً کامنون نہ ہو فقیر جہاں رہے لاطع رہے بڑی بات ہے کہ فقیر اپنی بستی میں نیک نام ہو (۳۱) تمام فقرت  
بر احتمام ہے اور اکثر حضور نے یہ بھائی فرمایا ہے کہ سلسلہ فقر الہبیت کرام علیہم السلام سے ہے ہے فقیری حضرت  
ماملہ زیرہ مرضی اللہ عنہما سے ہے اور حضرت امام حسین طیبہ السلام کے ذریعے سے یہ بخشی چاہی ہوا۔

(۳۲) یہ بھی فرمایا کہ مقام ہو ایک عجیب صہیں ہے جساب بجد (۳۳) لے۔ ۵۔ اور (و) کے۔ ۹۔ ہوتے ہیں رپاچ اور چھوٹ کر لیا رہ  
ہوئے حضرت غوثؑ پاک کی یہی منزلِ حقی انتہایا کہ گیارہوں والے سال مشہور ہو گئے۔ (۳۴) فقیر دہ ہے جو انتظام سے علیحدہ  
ہو۔ فقیر دہ ہے کہ جس کے پاس گپٹہ ہو اور فقیر دہ ہے جو کسی چیز کا نہ مالک ہو۔ اور نہ خود کسی کی ملکہ سا ہو (۳۵) فقیر کو چاہیے  
کہ نہ کسی کے لئے دعا کرے اور نہ لئے اتویند کرے۔ فقیر کو لازم ہے کہ ذمیا کیوں اس طے کوئی کام نہ کرے اور خدا کے واسطے جان دیدے  
(۳۶) جو شخص اپنا کام کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ الجی علئی ہو جاتے اوجوار اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر چھوڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے کام کو دوڑا  
کرتا ہے بس لازم ہے کہ جو کام کرے اللہ تعالیٰ نے بھروسے پر کرے۔ (۳۷) اکثر حضور قبلہ عنہم

نے یہ بھی فرمایا ہے کہ نماز وقت پر ادا کرنا افضل اور قرآن برداری کی نشانی ہے (۳۸۰) یہ بھی ارشاد مہوا ہے کہ میں عمدآً دریکرنا کامی کی دلیل ہے۔ اور ماں کے حکم میں کامی عبادت کے نتالی ہے۔ (۳۹۱) اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص باضصور رہتا ہے تیامت کے دن وہ پر ہیزگار دل کی صفت میں کھڑا ہو گا۔ (۴۰۱) اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اعفانے دخنوں قیامت کے روز فروانی ہوں گے۔ (۴۱۱) یقین کیسا کہ خدا کو اپنا مدعاگار جانو و لکھنِ بال اللہِ وَكِبْرَهُ ۖ (۴۲۱) خدا ہر چیز کا ماں کے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ (۴۲۲) یہ بھی ارشاد مہوا ہے کہ ایک صورت کو پکڑا لو دہی تھمارے ساتھ یا ان بھی رہے گی اور دہی تبریز اور دہی حشر میں بھی ساتھ ہو گی محبت میں شاہ گدہ اکافر قبیلہ رہتا ہے جیسے محمود دایاز کا دا قصہ ہے محبت میں انسان اندھا ہو جاتا ہے مرید اس طرح پیر سے ملے جس طرح قطرہ دریا سے مل جاتا ہے جبکہ قطرہ نہیں ملتا ہے قطرہ رہتا ہے اور جب مل جاتا ہے تو دہی قطرہ دریا ہو جاتا ہے پھر کوئی اُسے قطرہ نہیں کہتا ہے۔ (۴۲۳) حasmہ تہیث ذیل رہتا ہے جس سے اپاں خراب ہوتا ہے اور کسی کو ہراثہ کہو، اور نہ بُرا سمجھو کسی کی عادات کو دل میں جگہ نہ دو دشمن کیسا خوشلوک کر دیے حضرت شیر خدا کی سنت ہے (۴۲۴) جس دل کو محبت سے سر دکار ہوتا ہے اسیں عادات کی گنجائش نہیں ہوتی۔ (۴۲۵) ہماری نزل عشق ہے اور نزل عشق میں جانشینی نہیں جو ہم سے محبت کرے دے ہے اسے بلکہ متعدد ذرائع سے معلوم ہوا ہے اور رسالہ علیہ السلام میں بھی لکھا ہے کہ سوراخ ۲۲ نومبر ۱۸۸۹ء کو یہ فرمان بایں صراحت صبغت تحریر میں آیا کہ ہماری نزل عشق ہے جو دعویٰ کوئی جانشینی کا کرے دے باطل ہے۔

## نماز کی بد اہمیت

بلکہ اسلام میں جس طرح باعتبار دیگر فرائض کے نماز کو غاصب اہمیت حاصل ہے اسی طرح اخوان ملت کی سنتیں دریافت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حدود قبلہ عالم نماز کی بد اہمیت میں بھی ہے مزید فرمائی ہے چنانچہ چودھری خدا گنیش صاحب دارالفنون متوطن اٹا وہ جو پہت قدیم اور نہایت ممتاز العقیدات ملعون جو شستھے وہ نائل تھے کہ ایک سال اسکے باش کی وجہ سے عمر ماؤگ پریشان تھے اسی دو رانیں سر کر دارث پاک عالم نماز اعظم افسوس کر رہا آگرہ سے شکر کرہ آباد تشریف لئے تو سب نے حالت اضطرار

میں عرض کیا کہ حضور پانی ہیں برستا ہمارے گھر میں اگر دو چار روز بھی یہی حالت رہتا تو  
ہم خانہ برباد ہو جائیں گے آپ نے فرمایا کہ خدا مجذب بہت پسند ہے تو بکر دار یا بند کی کے ساتھ نماز پڑھا  
گر دیکھوں کہ نماز سے رضا پاپ ہے کی لفظی اور عہدیت کی نشانی ہے وہ رقم کرے گا یہ سن کر سب نے تو بکر کی اور نہ  
کی پابندی کا عہد کیا اور سبے روز پانی بر سار پیدا دار بہت ہوئی۔ ٹلی بڈا نشی تفضل حسین صاحب دامت  
دکیل اوناوجن کے صدق ارادت کا یہ خاص ثرہ تھا کہ جب حضور قبلہ عالم اس ماستے گزرے تو  
آنکے ہزار مہان ہوتے تھے۔ وہ مائل تھے کہ ایک مرتبہ موسم گرامیں سرکار عالم نیا ہو چکیا کے روز کا پورے سے  
تشریف لائے جیے معاوم تھا کہ آپ حبوب کی نماز کے واصلے ہمیشہ پاپیا وہ جاتے ہیں اس محوال سے میں نے محلہ کی  
مسجد میں انتظام کیا کہ دوپہر کے وقت دور جانے میں ملکیت زیادہ ہو گئی جب لوگ جمع ہو گئے تو میں حضور  
کو لے گیا آپ نے مسجد کے درود لیا اور کو مرست طلب دیکھ کر فرمایا تفضل حسین کیا محلہ کے سامان اس  
مسجد کی خدمت نہیں کرتے میں نے عرض کیا کہ اس محلہ میں کوئی نمازی ہی نہیں تھا اسے تاہل کے بعد ارشاد ہوا کہ تم اس  
مسجد کی مرست کر ادا در سب تھے کہ جو نماز نہ پڑھے گا وہ ہمارے علّۃِ بعیت سے خارج ہے۔ میں فرمائی  
دارثی کا ایسا گھر اختر ہوا کہ پر شخص نے نماز کی پابندی کا عہد کیا اور میں نے اسی روز سے مرست کر انہی  
خروع کر دی اور ایک موردن بھی مقرر کر دیا کچھ حصہ کے بعد جب سرکار عالم نیا ہو چکر تشریف لائے  
اور اسی مسجد کو مرتب اور آباد کیا تو بہت خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ حشر کے روز یہ مسجد تھا اسے  
مسجد دل کی گواہی دے گی۔ اسی مضمون کی بہت مشہور اور نہایت مستند دوسری روایت یہ ہے کہ جناب شاہ  
فضل حسین قادری نمبر دار تقبیہ دیوبند شریعت و مسند آراۓ حضرت شاہ ولایت محمد عبید المنور قادری احمد  
کنز الرفت علیہ الرحمۃ نے اکثر بسال صراحة بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم کی تشریف یا آوری  
کامنہ دہ سُنکر ہم لوگ لبھی کے باہر شاہ ادیش کے باغ میں بغرض حصول قدموسی حاضر تھے جب سرکار عالم  
نیا ہو گئی سواری قریب آئی اور آپ نے ایں تقبیہ کو مجتھ دیکھا تو پاکی سے اُتر کر پہلا جملہ جو ارشاد فرمایا وہ یہ تفضل حسین  
سب سے کہہ دکر جو نماز نہ پڑھے گا وہ ہمارا علّۃِ بعیت سے خارج ہے۔

ایک روز قبل میاں حاجی ادگھٹ شاہ صاحب دارثی رحستہ افٹر لائیہ نے حضور قبلہ عالم کو مخاطب  
ہا کر عرض کیا کہ حضور اکثر لوگ نماز نہیں پڑھتے ارشاد ہوا کہ نماز ہزار پڑھنا چاہئے یہ نظام عالم ہے۔ اگر یہ

چھوڑ دی جائے گی تو نظامِ عالم میں خرابی آجائے گی۔

مودوی علی احمد صاحب دارالٹیڈ کیل ور نہیں اگر وہ جو ہدایتِ ثقہ اور منتشر علیٰ شخص تھے ان کا بیان ہے کہ یہ مہفوظ داخل مسئلہ نہیں ہوا تھا کہ صرف قدیمی کی غرض سے حاضر خدمت ہوا تو حضور قبیلہ عالم نے برہتہ فرمایا کہ مودوی صاحب ہر شخص کو شرعاً ہدایت کی پابندی و درست کی اتنا لازمی ہے۔

اکیل مرتبہ حضور قبیلہ عالم شاہ بہمن پور میں حکیم کان خاں صاحب دارالٹیڈ کے مہمان تھے جمعہ کے روز بادی ضعف پیرانہ سالی کے پا پیادہ سجد تک جانے کا قصد فرمایا حکیم صاحب نے عرض کیا کہ تمازت آفتاب سے زمین بہت گرم ہے حضور پاکی پر تشریف یہاں میں۔ سرکار عالم پناہ نے فرمایا کہ صحیح حدیث نہ نہادت ہے کہ مسافت سجد کو پسیل طے کرنے سے ہر قدم پر اکیل ثواب ملتا ہے۔

اکیل مرتبہ حضور عالم پناہ بانجی پور میں خاں پہاڑ مودوی سید نفضل امام صاحب دارالٹیڈ کے مہمان تھے آپ نے جمعہ کے روز مسجد میں جانے کا ارادہ ظاہر فرمایا خاں پہاڑ نے مازین کو حکم دیا کہ پاکی پیادہ ہے خدام حضرت نے بھروسے میری کا اہتمام نہ کرو جناب والا دستور ہے کہ نماز جمعہ کے ناسطے پاپیادہ جاتے ہیں خاں پہاڑ کے بہت قریب اکیل سجد کی اس میں نماز کا انتظام کیا اور اس سجدہ میں سب لوگ آپ کے ہمراہ پاپیادہ گئے بعد نماز کے جب آپ جلسے قیام پر واپس تشریف لائے تو فرمایا فضل امام تم نے اپنی محبت کا حق ادا کیا کہ ہم کو د در ہیں جانے دیا مگر یہ نقصان ہو: آج کی مردوں کی کم بودگی۔ اکثر حضور قبیلہ عالم نے یہ بھی فسرہایا ہے کہ نماز وقت پر ادا کرنا افضل اور فرمائیں کہ نماز کی نشانی ہے۔ یہ بھروسے میری کی نہیں بلکہ کنالہی کی بسیل ہے۔ اور ملک کے حکم میں کاملی عذریت کے منانی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص بار بذورتہا ہے تیامت کے روز وہ پر ہیز گارڈ کی صعنی میں کھڑا ہوگا۔

اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اعضا نے دھنو قیامت کے رد نورانی ہوں گے۔ یہ ارشادات اور نشان گے تحدید پڑیا تھا ایسی ہیں جن کا ہم با دی النظریں یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور قبیلہ عالم نے سبورت ہدایت عالم حلقائی طریقت کے ساتھ فرقہ فخریت کی بھی بکمال تاکید تبعیع فرمائی اور چونکہ نماز کو اپنی اہمیت کے لئے نامہ وہ تحقیص حاصل ہے۔ جو دیگر فرقہ میں ہیں پائی جاتی اس داسطے جملہ مریدین سے مخاطب ہو کر آپ نے اس کی پابندی کا بے اصرار حکیم دیا اور اس فرض عالم اور قطبی کی ہدایت

یہ خاص اہتمام فرمایا کہ تو غائب کے ساتھ بغیر کسی تخفیف و تلفوت کے لیے بڑے تو مہب یا ارشاد میں اکچھے نہ پڑے گا وہ ہمارے علیحدہ بیعت سے خانج ہے جس کو دوسرے الفاظ میں یہ بھی کہ سکتے ہیں کہ مرکہ کا ملم پناہ کو نہ مہب اور مشرب کی پابندی چونکہ بناست پسند اور خاست مرعوب تھی اس لئے منظور ہوا کہ اس ذریض لازمی کی خاص و عام کامل نگاہ داشت کریں تاکہ ہمارے جلد مریدین صورت اُد سیرت اُد ہند ب دمود ب پوچھ جائیں۔ اس سے زیادہ معلومات کرنی ہو تو حیات دوسرث کو پڑھ کر اپنی متسلی و گشتنی فرمائیں۔



آپ کا تم زمانہ حیات کا ملم بخورد میں گزرا جس کی بلفاہر دجه یہی بیان کی جاسکتی ہے کہ آپ چشمہ تھے۔ جب سین بلوٹ کو بچوئے تو بلفاہر اس باب کوئی مُرتَبی و سرپرست خاندان کا نہ تھا جو اس کا رسم کو ادا کتا آپ نظرِ اُم حبیب اللہ تھے خود بھی خیال نہ فرمایا تجھ یہ ہوا کہ پھائی سال کی عمر بخورد کر گزاری اور اس طرح معاہد نہ لگی بس کی کہ ایک شاپ بھی نہیں بس کر سکتا اللہ تھے ورنہ نہ کے وہ ارضِ جن کا تعلق طبیعے ہے ان میں شاہزاد۔ تھاطر۔ ذیابیطس۔ ملسل بول۔ احترافی دعیزہ سب شامل ہیں معاہد کی شکایت حضور قبلہ کا اکثر رہنی تھی اور بلفاہر پر شکایت جزو حیات تھی۔

مورخہ ۱۹ محرم الآخرام ۱۳۷۳ھ مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو آپ بخارصہ تپ ملکی ہوئے تپ شدید ہوتی گئی اور اسی سلسلہ میں پشاپ بھی بہت لکھیں سے ہوتا تھا علاج پر علاج ہونے کو قریب رہنے مرض کا آٹھا اُنہیں رکھا گیا۔ مگر وقت میوعود آگیا تھا تمام سائلی نامشکور ہونے خلاصہ یہ ہے کہ مورخہ ۲۹ محرم الآخرام کا دن گزار کر شبِ جمعہ بوقت صبح چار بکلر پندرہ منٹ پر یعنی یکم صفر المظفر ۱۳۷۴ھ مطابق مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۰۵ء کو آپ نے اس خاکہ اُن آب و کس سے عالم اور داعی کو مراجعت نہیں اتنا اللہ فدائماً الیه سراج حُمُون د

آپ کی حیات و نعمات طالبان محبت و معرفت کے لئے کیاں خیر و برکات کا حکم بحکمتی ہے۔ بخواہی دریت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حَيَا تِنْحِيْرُكَمْ وَ تَمَانِيْنَ خَيْرُكَمْ وَ

البته محبت خلوص و عقیدت تصدیق ایقان اور اقرار کی شرعاً بالائزام لازم ہے۔

**حضور کی مکافین** چنانچہ جب مثل و کفن سے فارغ ہونے تو یہ مشورہ ہونے لگا کہ نمازِ کعبہ اس ہوتا کہ جلد حاضرین مثیل ہو سکیں۔ لیکن باوجود یہ بہت غور کیا گیا مگر کوئی تدبیر نہ ہو سکی۔ کیونکہ اڑدہاں اس قدر تھا کہ جنازہ دالان سے باہر لانا اور نماز کا اجتماع کرنا حالات سے معلوم ہوا۔ مجبور ہو کر قبر کے قریب حافظ عبد القیوم صاحب دارالشیعہ ریس کرناال نے نماز پڑھائی اور بعد صفر خاص خاص ارادتمندوں نے اس سیاح قائم ملکوت و اصل ذات سچی لگائی جو کہ جسد اطہر کو سپرد خاک کیا یعنی کیم صغر المظہر ۱۳۲۲ھ مطابق مورخہ ۱۹۰۵ء یوم جمعہ وہ حق نما صورت ہم ظاہر بینوں کی نظر سے پوشیدہ ہو گئی۔ چنانچہ یہ صورت مادہ تاریخ ہے۔

پس پسراشد آفتاب اندر جواب  
۱۳۲۲ھ

بایکہا بائے کہ فَضَّلُنَاكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝  
۱۳۲۲ھ

— ۴۸ —

## لعلیہم و ملکہن

یہ امر تو مسلسل ہے کہ حضور قبلہٰ حالم کے دست گرفتہ عام طور پر جذبات عشق و محبت سے خصوصیت کے ساتھ معمور پائے جاتے ہیں اسکے علاوہ بلا شخص ماوشہ آپ نے جکو اپنی غلامی میں داخل فرمایا اس کی وجہ و نظر کے موافق کبھی باعتبار ظاہر کبھی بہ پیرایہ باطنی کچھ تعلیم ضرور فرمائی ہے اور اس نعمت سے غالباً حسب استعداد کوئی مخدوم نہیں رہا جس مریض کا جیسا ارضاد کیجا اس حکیم خاذق نے اس کے حسب حال دو اجویز فرمادی اور وہی اسکے حق میں ترجیح داکسیر ثابت ہوئی۔ مثلاً حافظ احمد شاہ صاحب دارالشیعہ اکبر آبادی کو صلوٰۃ ملکوس کی ہدایت کی تو شیخ منظہر علی صاحب دارالشیعہ مسٹو لوہی کو علاوہ اور اشغال کے ایک پارہ کلام مجید کی روزانہ تمارت لازمی کر دی۔ میاں عبدالقدیر صاحب دارالشیعہ مسٹو لوہی کو صلوٰۃ العشق کی تعلیم فرمائی۔ تو وہی شاہ صاحب دارالشیعہ امر ہوئی کو اس نام حق کے ذکر میں ایسی قومی حزب لگانے کا قاعدہ بتایا کہ جیسے کسی اجڑ پہنچوڑا چلتا ہو، حاجی مقصوم شاہ صاحب دارالشیعہ وہ لوہی کو اس نام حق کا ذکر یوں تعلیم فرمایا کہ ہر حزب یا ٹھوکی سانس کے ساتھ سمت اعلیٰ کو جائے۔ حق اللہ شاہ صاحب دارالشیعہ علاء پوری کو متواتر فرب بغیر بساطت بنالی۔ تو چودھری خدا بخش صاحب دارالشیعہ کو اس نام حق کا ذکر دامی بطور پاس الفاس تعلیم فرمایا۔ حاجی نعمت علی شاہ صاحب دارالشیعہ سیدہاروی کو ذکر اسدی کی تعلیم فرمائی۔ میاں رحمٰن شاہ صاحب دارالشیعہ کو پاس الفاس میں دوسری کی بدایت نطالی۔ حاجی نعمت اللہ شاہ صاحب دارالشیعہ کو ذکر اثباتات کا ذاکر بنایا۔ میاں احمد شاہ صاحب دارالشیعہ کو سترے خربی کی اس طرح تعلیم فرمائی کہ تائب کے نیچے کل پلیوں میں سے حزب کے ساتھ ایک پسلی اور کو آجائے۔ میاں ستر کر شاہ صاحب دارالشیعہ کو ذکر اس نام ذات جلالی طریق پر تعلیم فرمایا۔ حاجی فیض نو شاہ صاحب دارالشیعہ کو نفی و اثباتات کا اعلیٰ طریق تبلوی۔ تو نفعیت شاہ صاحب دارالشیعہ

کو علاوه اور شغل و اشغال کے آخر میں شغل درود شریف ارشاد فرمایا۔ بزرگی کسی کو سلطان الاذ کار کا آسان طریق تبلایا تو کسی کو سلطان انذیرا کے ساتھ برزخ و لعنة شیعہ کا عادہ سمجھایا۔ کسی کو ارشتمت اور معلم و عیزہ کے مراقبات ارشاد فرمائے قصیدہ بردہ شریفہ دلائل فرا کی کسی کو اجازت سلطان فرمائی۔ تو کسی کو اسماے باری تعالیٰ میں سے کوئی اسم پڑھنے کو ارشاد فرمایا۔ کسی کو مناز غوثیہ تو کبھی کو فرانس پنجگانہ کے علاوہ نوافل کی قید لگائی کسی کو دائم الصوم بنایا۔ تو کسی کو جم جم بیت اللہ کے نئے فرمایا۔ کسی کو سیماج کسی کو گوشہ نشیں بنایا۔ کسی کو آزاد کسی کو پابند نہ سبب کیا عامم اہل مہود کو ارشاد ہوتا تھا کہ بدھم پہچانو پھر چنانچہ کا گوشہ نہ کھانا۔ تو یہود و لفماری کو حکم ہوتا تھا کہ ہو لا اللہ  
اکل اللہ علیہ روح النبیر۔ موسیٰ کاظمین اللہ محبہ رسول اللہ اور حرام چیز کے استعمال سے قطعی مانعت و نہ مالی جاتی تھی۔ مگر اس تقسیم و تلقین کے علاوہ اکثر و بیشتر خوش نصیب ایسے بھی دیکھیے گئے ہیں جو بلا تعییم و تلقین اور ریاضت و محابا پر بیک وقت آن کی آن میں قطرہ سے دریافتہ سے آفتاب بنا گئے۔

لہذا اس موقع پر ایک داقتہ رجوع تمثیل عرض کر دینا کافی سمجھتا ہوں کہ جس کے طاحظہ کے بعد ناظرین بآسانی سمجھ سکیں گے کہ حضور امام الادیا، سرکار دارت پاک عالم نواز اعظم ائمہ ذکرہ کے دربار میں کس سرعت کے ساتھ طالبین فیضیاب ہوتے تھے۔

چنانچہ حضرت مقصود علی ارشاد شاہ جہان پوری خلیفہ حضرت شاہ ناصر الدین صاحب حشمتی صابری فرد نوابادی زادس سرہ نے یہ داقتہ جو دھری خدا بخش صاحب دارثی سے اپنا چشم دید بیان فرمایا ہے کہ میں بارگاہ دارثی میں بمقام شکوہ اراد حاضر ہو ا تو اس وقت مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص مرید ہو رہا ہے۔ میں باہر بیٹھ گیا۔ بخوبی دیر میں میں نے دیکھا کہ حضرت قبلہ حاجی صاحب باہر تشریف لئے جاتے ہیں۔ میں تقطیعاً کھڑا ہو گیا۔ مگر وہ بہت جلد چلے گئے۔ ادھر خادم نے

بھو سے کہا کہ اندر چلنے حضرت طلب فرماتے ہیں۔ مجھے حیرت لختی کر میں نے ابھی باہر جاتے دیکھا ہے اسی حیرت و استیحاب کی عالت میں خدمت عالی میں حاضر ہوا تو آپ نے سکر کر ارشاد فرمایا کہ ابھی ایک شخص مرید ہو کر باہر گیا ہے جو شخص ہم سے مرید ہوتا ہے ہم اُسے اپنا ساتھ لے جائیں۔ پھر اس کا قفل اور اس کی قشست ہے جو صورت چاہے افتخیار کر لے ایسا ہی ایک رہساں ادا قلعہ محبت شاہ صاحب صابریؒ نے شیخ رشید الدین صاحب فضلیؒ متوفی سکندرہ راؤ سے بیان فرمایا ہے حقیقت یہ ہے کہ سبھی میں نے تجیب بمحب و اتفاقات کا مشاہدہ کیا ہے ظاہر ہے کہ ان بر قی تاثیرات اور فیوض و برکات کے سامنے تعلیم کیا چیز ہے۔ حضور انور کی صفت اضافہ نہایت ممتاز درجہ رکھتی تھی اور الہ اللہ کے نزدیک یہ صفت تمام صفات سے برتر شمار کی جاتی ہے۔ لقول شخence

تجھے ایک چاندنے لاکھوں کے گھر کئے روشن

میں صدقے چاؤں مرے ہاتا ب کیا کہنا

حضور امام الاولیاء سرکار دارث پاک عالم نواز اعظم اللہ ذکرہ کے مریدان و مطیعان کے بظاہر دو طبقے ہیں۔ ایک تو مریدان طلاقہ گوش کا گروہ دوسرا طبقہ فقراۓ احرام پوش کامردان کی تعداد اربوں سے بھی زائد ہے اور فقراۓ احرام پوش کا شارک روڑوں سے بھی زائد ہے۔ صحیح شمار سیسی کو تباہم نہیں۔ مریدان سے وہ لوگ مراد ہیں۔ جو تماہی تعلقات زیادتی اولیاں لگی و آبادی برقرار رکھتے ہوئے طلاقہ غلامان دارثی میں داخل ہوئے، حالانکر ان کی بھی کمی قصیں ہیں۔

(۱) وہ لوگ ہیں جو بالمشافہ بیت سے مشرف ہوئے۔ (۲) وہ لوگ ہیں جو بالموکالت بندی یہ پایام بقید حیات یا بعد ممات داخل سلسلہ عالیہ دارثی ہوئے ہیں۔ (۳) وہ لوگ غیر ذہب و فیروزہ اور چاندنے قوم دذہب ابائی میں رہتے ہیں جنے حضور قبلہ عالم کے مرید ہوتے ہیں۔ (۴) وہ لوگ ہیں جو بزریویہ خط و کتابت منکر سلسلہ دارثیہ عالیہ ہوتے ہیں۔ (۵) وہ بیکار بخت ہیں جو خواب میں بیت سے مشرف ہوئے ہیں۔ (۶) وہ لوگ جو میلوں اور مجموعوں میں گوشہ دامن خام کر حضور قبلہ عالم کے طلاقہ گوشش ہوئے ہیں۔ (۷) وہ حضرات ہیں جو بنی اسرائیل

بباس و ملاقات رکھتے ہوئے فیوض دارثی کی بدولت صاحب باطن ہوئے ہیں۔ میرا پنا محمد دہلوی کے موافق ایسے برگزیدہ لوگوں میں صرف چند مشہور بزرگوں کے نام نامی واسطے گرامی عہد التذکرہ عرض کئے دیتا ہوں۔ لیکن اس نامکمل فہرست پر تکمیل تعداد کا گمان نہ فرمایا جائے بلکہ جس قدر جواہر نیزے میں سمیٹ سکا اور جبقدر آفتاب کی کرنوں کو میں جمع کر سکا اور جبقدر گلہائے مراد میں چون سکا ہوں، صرف اسی قدر تھے تاثرین ہیں۔

جیسے کہ خواجہ سرفراز محلی صاحب دارثی و کلید بروار دینہ منورہ ۔ مولانا عبدالکریم صاحب دارثی و شیخ پورہ ضلع موگیر ۔ مولانا بجم الدین صاحب دارثی و بانکی پور ۔ مولانا حاجی غلام محمد صاحب دارثی و گجراتی ۔ مولانا عبد العزیز صاحب دارثی و بہاری ۔ حاجی رکن عالم صاحب دارثی و نواب گنج ۔ خواجہ ذوالفقار علی صاحب دارثی و اکبر آبادی ۔ مولوی سید اولاد علی صاحب دارثی و حیراب رامپوری ۔ شیخ عبد الصدر صاحب دارثی و مسٹولوی ۔ شیخ منظہر علی صاحب دارثی و مسٹولوی ۔ حافظ گلاب شاہ صاحب دارثی و اکبر آبادی ۔ مولانا شاہ عبد الحمی صاحب دارثی و جگوری ۔ مولانا اکبر صاحب دارثی و میراثی ۔ حاجی ظہور اشرف صاحب دارثی و ایڈھوی مولوی مقصود علی صاحب دارثی پیٹ پوری ۔ مولانا ہدایت اللہ صاحب دارثی و حدث سورتی ۔ مولوی محمد باقی صاحب دارثی و بھاؤ پوری ۔ مولوی محی الدین صاحب دارثی و مظفر پوری مولانا مفتی ابوذر صاحب دارثی و مسنبھل ۔ قاری حافظ عبد القیوم صاحب دارثی و کرنالی رجنما شیخ غلام علی صاحب دارثی و عرف گھیٹے میاں دیوہ شریف کو بھی شرف قبولیت حاصل تھا سرکار عالم نے ان کو سات دمڑی یعنی سات پیسے عطا کئے تھے جس سے کہ آپ کو سات گاؤں گورنمنٹ میلے تھے۔ یعنی سات گاؤں کے آپ زمیندار ہوئے ان کو احرام شریف یعنی سرکار عالم پہنچ عطا کیا تھا۔ لیکن آپ نے احرام شریف بازداہ نہیں وہی احرام شریف بعد سات آپ کو کھن دیا گیا۔ دیوہ شریف میں آپ کا مزار شریف نزد مکان مسکونہ جانب جنوب ہے آپ ہی کے نواسہ تھیں شاہ صاحب دارثی ہیں۔ میراحد علی صاحب دارثی و مخدوم زادہ سندھیوی ۔ حافظ حسن فاضل صاحب دارثی و علی گڈھی ۔ مولوی سید غنی جدر صاحب دارثی و گیاودی

مرزا محمد ابراہیم بیگ صاحب شیدائیاں لکھنؤی۔ میاں منظفر محل صاحب وارثی عرف منظفر باباقمبوی  
وغیرہ دغیرہ۔ اسی طرح فقرائے احرام پوش کے بھی چند اقسام ہیں۔

خاچہ ایک وہ ہیں کہ جن کو سرکار عالم پناہ سے تہبیند مونا گئے رحمت ہوا اور وہ نکست  
قیود احرام پوشی کے پابند ہیں۔ درجے دہ جنکو صرف تہبیند عنایت ہے اور وہ متاہل ہیں تیرے  
وہ جنہیں نصف تہبیند مرحمت ہوا اور بقیہ بوس ان کا ان کے حسب دخواہ رہا جیسے کہ عسماجی  
محمد شاہ صاحب وارثی جو پوری دغیرہ دغیرہ اور ہیں۔

## قیود احرام پوشی

- (۱) احرام پوش فقیر کے واسطے جسے پورا اسلام شریف عطا ہوا ہو نجرا احرام شریف  
کرتے۔ لوپی۔ علامہ۔ جوتہ۔ پاجامہ۔ سوزہ۔ گلو بند کا انتہا قطعی ناجائز ہے۔
- (۲) باستثناء سرخ دسفید دسپاہ کے ہر زنگ کا احرام شریف جائز ہے۔
- (۳) احرام پوش کا نام بھی ضرور تبدیل فرمایا جاتا تھا۔ جس میں لفظ شاہ ہوتا تھا اور  
کہ ۱۰۰ سو نام سے ہمہشہ پکارا جاتا تھا۔
- (۴) فقیر کے واسطے سوال احرام ہے۔
- (۵) فقیر کے واسطے تعلقات دنیاوی بھی قطعی حرام ہیں۔
- (۶) فقیر کے آزادگی لازمی ہے۔
- (۷) تمازیات مذہبی میں فقیر کو شرکت کرنے کی سخت ممانعت ہے۔
- (۸) فقیر اپنے وارثی کی تخفیف کیمی اسی احرام شریف میں ہوگی۔
- (۹) تیراپی تکمیف اور مصائب کا کسی پر انہمار نہیں کر سکتا۔
- (۱۰) فقیر کے واسطے بھی حکم ہے کہ حصول معاش کے لئے کوئی تجارت نہیں کر سکتا قطعی  
متوکلانہ زندگی لپرس کرے۔
- (۱۱) فقیر دنیا کے واسطے کوئی کام نہیں کر سکتا خدا کے واسطے جان تک دنیا درست ہے۔

- ۱۱۲۔ فقر کو کسی کے دامنے دھا اور بدلنا کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ گندہ۔ تعلویہ جپو جپو کا سے قطعی احتراز کا حکم ہے۔
- ۱۱۳۔ فقر ائے دارثی کو سر کے بال قصر کر انے کی اجازت نہیں ہے۔
- ۱۱۴۔ فقر ائے دارثی تخت، چارپائی مونڈھا کسی پر نہیں بیٹھ سکتے۔ ان کا لبس سہیشہ زمین پر بیٹکیہ ہو گا۔ حق کہ ان کا جنائز دبھج چارپائی نہیں جا سکتا۔
- ۱۱۵۔ فقر ائے دارثی کو کسہ و پارمنہ رہنا لازمی ہے۔
- ۱۱۶۔ فقر ائے دارثی کو بھیں کا گوشت کھانا منع ہے۔ جا سبے نہ ہر یادا دھ۔
- ۱۱۷۔ فقر ائے دارثی کے مشرب میں غلاف دجال شیشی نہیں ہے۔
- ۱۱۸۔ فقر ائے دارثی کو ذبح کرنے کی ممانعت ہے۔
- ۱۱۹۔ فقر ائے دارثی کو پابند وضع لاذمی ہے۔ جہاں رہیں آں مان سے رہنا چاہئے۔
- ۱۲۰۔ فقر ائے دارثی کو جاندا رسوا ری پر چلا جازت سو اڑی ہوئے کی سخت ممانعت ہے۔

بندہ عشق شدی ترک نسب کن جاتی  
کاندریں راہ فلاں این فلاں چیز نے نیت

## جیونت العابین

معنی اُن فقرائے وارثی کی مختصر فہرست و مختصر حالات کے جنکو خاص  
حضور قبلہ عالم سرکار وارث پاک عالم نواز اعظم اللہ ذکرہ  
کے دست عطا پاٹھ سے احرام شریف مرحمت ہوئے

### مختصر فہرست فقرائے وارثی اعلیٰ اللہ مقامہ

**حاجی میال سید شریف شاہ صاحب وارثی** مقرب بارگاہ وارثی آپ رو ساد یوہ شریف سے تھے  
آپ بھومنگری بادہ توحید تھے۔ آپ نے سرکار عالم بناہ کی خدمت نہایت درجہ خوش اعتمادی  
سے ادا نہیں کیے آپ کا سلسلہ بیت نہایت دستی پہنچاڑ پہ جا رہی تھا۔ آپ کا وصال مورخہ  
۱۱ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ مطابق ۰۱ ستمبر ۱۹۰۹ء کو ہوا آپ کا مزار شریف نزد مکان دیوب  
شریفیں میں ہے۔

• حاجی میال بَنَام شاہ صاحب وارثی، آپ کا قیام موقع کھیولی مصلح بارہ بھگی

میں تھا آپ صاحب تفسیر و تحرید تھے آپ نے اپنے تمام عمر سرکار عالم پناہ کی خدمت بڑی مستعدی سے ادا کی آپ کامزار شریف موضع کھیولی میں ہے۔

• حاجی دامگم علیشتاہ صاحب وارثی خادم بارگاہ داری آپ کا وطن دیوبند شریف تھا آپ بھی سرکار عالم پناہ کے خادم خاص تھے دیوبندی شریف ہی میں آپ کا وصال ہوا رہا ہے۔

شماہ اور لیس میں مدفن ہوئے۔

• خدا بخش شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن موضع پنڈ مرضی بارہ بیکی میں تھا آپ چند روز خدمات قرب کرنے کے بعد موضع مذکور میں بیٹھا دئے گئے اور آپ تمام عمر صائم الدہر اور قاسم الیسل رہے۔ بجز گھاس اور خاکستر کے کوئی نیچکھاتے تھے اسی مجاہدیہ میں وصال فرمایا۔ از ارشد شریف موضع پنڈ میں نیض بخش خاص و عام ہے۔

• حاجی میاں شاہ فضل حسین صاحب وارثی مقرب بارگاہ داری و حاذیت بخارہ شاہ دلایت دیوبند شریف آپ رو ساء دیوبند شریف میں سے تھے آپ کی تہذیب اور کردار بحیثیت سجاوی شاہ دلایت پہنچنے کی اجازت تھی۔ حضور کے حکم سے آپ نے حج ادا کیا۔ آپ کو سرکار عالم پناہ سے نسبت عشقیہ پدر جہا اتم حاصل کی آپ ارائی دربار دارشیہ میں درجیہ خاص رکھتے بعد وصال سرکار عالم پناہ آپ نے صدر مختاری میں وصال فرمایا۔ آپ کامزار شریف خانقاہ منعمی دیوبند شریف میں رہے۔

• حاجی میاں کریم شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن موضع امراء ضلع بارہ بیکی میں تھا آپ تاجیات خادم خاص رہے آپ کو دیکھنے سے ننانی الشیخ کی تصدیق ہوتی بھی آخر میں شہید ہوئے آپ کا شہید شریف موضع محل تحقیل نواب گنج میں ہے۔

• حاجی میاں حبیم شاہ صاحب وارثی تخلص نام خادم بارگاہ داری آپ کا وطن قبر دیوبند شریف تھا۔ آپ نے سفر دھنیز میں ہنایت خوبی سے انجام دیکر حکم سرکار عالم پناہ گنگوارہ میں قیام فرمایا۔ آپ کو دربار و داری میں خاص طور پر رونخ حاصل کھا آپ پدر بہادر اتم ذاکر و شاغل تھے بعد وصال سرکار عالم پناہ را لگیرائے عالم بغا ہوئے۔ آپ کامزار شریف موضع گنگوارہ

- بیان نو تھے شاہ صاحب دارالشیعہ آپ کہ دشمن قبیلہ مل داں تھا آپ کو جو ایک عرصہ تک شریف خدمت گذاری امام اولیا علامی حاصل ہا آپ کا مرزا شریف نواحی روڈی شریف ہیں واقع ہے۔
- حاجی میاں فقیہ نو شاہ صاحب دارالشیعہ آپ کا وطن نوونگہنہ اصلاح سیاستیا پور تھا آپ نے بحکم سرکار عالم پناہ نجع ادا کیا اور تین سال بقیدِ ترک ہیواناتِ روزہ رکھا اور بعد ازاں نور محمد شاہ صاحب دارالشیعہ خادم بارگاہ عالی خادم خاص سقدار ہبہ کرتا دم وصال خدمت مفرودہ بہایت خوبی سے انجام دیا آپ کا وصال مورثہ ۲۴ ربیعہ ۱۳۵۹ھ سلطانیہ نوری شاہزادہ دوم جعراۃ بوقت صبح ہوا مرزا شریف بیان نہیں میں ہے۔
- حاجی لعمت علی شاہ صاحب دارالشیعہ آپ کا وطن مونسون سیہارہ تھا زمانہ شباب سے تا آخر وقت خذب آپ پر غالب رہا آپ زیرِ خدمت ذاکر دشاغل بزرگ تھے قبل وصال سرکار عالم پناہ کے حاضر دربار ہے بعد میں اپنی جائے قیام مونسون سیہارہ میں واسیل محبوب ہوئے وہیں آپ کا مرزا شریف ہے۔
- حاجی میاں محمد وهم شاہ صاحب دارالشیعہ خادم بارگاہ دارالشیعہ آپ صاحب تحریر و تفسیر تھے آپ کو شرف خدمت گذاری سرکار عالم پناہ حاصل تھا۔ مرزا شریف آپ کا موضع امراء میں مرتبہ علیاً تھا۔
- بیان اڑاؤ شاہ صاحب دارالشیعہ آپ بہایت عصوم صفت بزرگ گذرے ہیں آپ کو سرکار عالم پناہ میں عشق تھا قبل وصال سرکار عالم پناہ را بگائے عالم بقا ہوئے
- حاجی میاں لعمت اللہ شاہ صاحب دارالشیعہ آپ کا وطن مل داں تھا سرکار عالم پناہ کے عاشق تھے ذکر و شغل میں آپ کو کامل دستے کا ہ حاصل تھا۔ صاحب بزرگ تھے ریسمیں آستانہ آپ کا مرزا شریف ہے۔
- حاجی میاں محبوب شاہ صاحب دارالشیعہ آپ بہایت باونس نظریوں میں شمار کئے جاتے

ہیں حضور کے غائب تھے مفعولی صلح بارہ بگنا میں آپ کا مزار شریف ہے۔  
• حاجی میاں قیم علیو شاہ صاحب دارالشیعہ آپ کا شمار حضور کے غائب میں تھا آپ شیعہ  
ہو کر بدوسرا نئے میں دفن ہوئے۔

• میاں ظفر شاہ صاحب دارالشیعہ میاں ببری شاہ صاحب دارالشیعہ میاں سور شاہ  
صاحب دارالشیعہ میاں ناہر شاہ صاحب دارالشیعہ میاں پیغمبر شاہ صاحب دارالشیعہ ان صاحبوں کا  
صرف اسی قدر حال علوم ہو سکا کہ سرکار عالم پناہ کے بادنفع فقیر تھے اور لکھتے ویں بعد دسال فتن  
تھات پر دفن ہوئے۔

• حاجی میاں حمید شاہ صاحب دارالشیعہ آپ بہت بڑے ذاکر و شانغل فقیر تھے آپ کا مزار شریف  
کا گورنی میں ہے۔

• مولوی حجی حاجی میاں نور کریم شاہ صاحب دارالشیعہ آپ غائب وارثی میں متاز در حسب  
رکھتے تھے۔ آپ کی روشن فلذ راز بھی۔ دربار دارالشیعہ میں آپ کو کافی رسونے شامل تھا۔ آپ پر اثر بخی  
بڑے گاؤں میں مختین انوار و برکات ہے۔

• میاں رمضان شاہ صاحب دارالشیعہ آپ نہایت آزاد شرب فقیر تھے۔ آپ کا مزار  
شریف پہلی میٹنے میں کسی مقام پر دائیں ہے۔

• مولانا حاجی میاں سید فتحیح شاہ صاحب دارالشیعہ آپ کا ازیدار حضور گیا تھا۔  
آپ عربی، فارسی، سنسکرت کے عالم تھے۔ اولاد آپ نے اپنے پری طلاقیت حضرت قبلہ مسی فرشتہ دہا  
 قادری سنبھی قدس سرہ سے غرف بھیت و خلانت حاصل کر کے باہر ہو داں جی بھاری سے  
ٹکلے جوگ ابھی اس کیا اور تمام مرافق سلوک و جوگ و عینہ طے کرنے کے بعد شمس الدین ہجومیں  
حضرت امام الادیٹا حضرت سرکار دارالشیعہ پاک، عالم نواز آغظہ اللہ ذکرہ کی خدمت با برکت  
میں حاضر ہوئے اس سنبھی سرکار نے خلعت فقر عطا فرمائے کہاں کارچاں دلکا دیئے ایسی قطرہ کو دریانہ کو  
کو آفتاب بنا دیا۔ اگر آپ کو آسیان تحقیق و تصدیق کہا جائے تو بجا نہ ہو گا۔ آپ کی کیفیت متعددی  
تھی کہ سارے جلسہ پر آپ کی برقلی جذبات کا فرمی اثر ہوتا تھا غرض کہ آپ سراپا محبت تھے،

ورخ ۲۹ ذی الحجه ۱۳۴۷ھ بھری رطابت، ۲۰ جون ۱۹۶۸ء کو آپ نے پورا سی برس کی عمر میں وصال زمایا۔ ارشاد شریف آپ کا موضع بازیہ پور ضلع گیا میں زیارت گاہ خاص و عام فیوض و برکات ہے۔ حاجی میاں بسم اللہ شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا دلن فرنخ آباد تھا احرام پوشی کے بعد بیرونی سیر و سیاحت کے بعد پھر تواج دیوہ شریف ہی میں سیر و سیاحت فرماتے رہے اس کے بعد پھر سرکار عالم پناہ کے اجداد کے مرارات پر جو تسلیم موضع سپریہ یادا قع ہے بمقام بُریلیہ مجاہد تھا جا درب کشی کرتے رہے وہیں آپ کا وصال ہوا شاہ اولیٰ میں دفن ہوئے۔ میاں ننگے شاہ صاحب دارثیؒ آپ سیاح تھے اور سیاحی میں کسی مقام پر داصل بحقا ہوئے۔

پنڈت فضل رسول شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا قیام بھکم سرکار عالم پناہ رو دلی شریف میں رہتے تھے۔ آپ سنکرت کے فاضل تھے۔ سرکار عالم پناہ کی محبت میں داخل اسلام ہو کر احرام پوش ہوئے آپ کا مردار شریف رو دلی شریف میں ہے۔

حاجی میاں گلاب شاہ صاحب دارثیؒ آپ صاحب تحرید و تفرید تھے ذکر و اشتغال میں خود مکنیلا میریا میں وصال وہیں آپ کا مردار شریف ہے۔

حاجی میاں سلطان شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا مردار شریف لکھنؤ کے کسی گورستان میں ہے۔

میاں سلطان عائشہ صاحب دارثیؒ آپ کا دلن فرنخ آباد تھا۔ مرد صاحب تھے۔ میاں حجم شاہ صاحب دارثیؒ کی خدمت میں بہت دن تک رہنے کے بعد لکھنؤ میں وصال ہوا وہیں دفن ہوئے۔

حاجی میاں عباس عائشہ صاحب دارثیؒ بکالت میاں کسی مقام پر وصال ہوا۔

حاجی میاں ثریب شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا قیام ٹو بخہ میں تھا اور وہیں آپ کا وصال ہوا وہیں پر آپ دفن ہوئے۔

حاجی میاں حسام علی شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا بکالت میاں کسی مقام پر وصال ہوا۔ حاجی امید علی شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا قیام رسول پور میں تھا وہیں وصال فرمایا۔

- حاجی میان نگی شاہ صاحب دارالشیعہ آپ کا وطن مومن بڑی صنعت بارہ نگی میں تھا صاحب  
تجربہ و تفریید تھے آپ تاں عمر صائم رہے اور متعدد رحلے ادا فرمائے آپ صاحب سلسہ بزرگ تھے  
آپ کا سہار پنور میں وصال ہوا اور وہیں پر دفن کئے گئے۔
- حاجی میان نیا حجی شاہ صاحب دارالشیعہ سرحدی آپ کا وطن سرحد پر تھا آپ صاحب  
تجربہ و تفریید تھے۔ آپ کے تصرفات کی ثہرت تھی اور آپ نے کئی مرتبہ حجج بیت اللہ کئے آپ کا  
سلسلہ رشد و بدایت و سیع پیمانہ پر تھا آپ کا مزار شریف بجخ ڈنڈ دارہ میں مرجع خلائق تھے۔
- حاجی میان معصوم شاہ صاحب دارالشیعہ دہلوی آپ کا وطن دہلی تھا۔ آپ نہایت بزرگ نہ  
نوگوں میں سے تھے۔ آپ نے کئی مرتبہ حجج ادا فرمایا تھا۔ اور آپ صاحب سلسہ تھے آپ کی ذات سے  
بیشمار طالب خدا فیضیاب ہوئے۔ آپ کا مراد آباد میں وصال ہوا اور آحاطہ شاہ بلا قی صاحب  
رجسٹر اسٹریٹ میں دفن ہوئے۔
- میان دین محمد شاہ صاحب دارالشیعہ آپ سرکار عالم پناہ کے درست حق پرست پر داخل  
اسلام ہو کر احرام پوش فقیر ہوئے نیا حجی میں کسی مقام پر وصال ہوا۔
- حاجی میان نیا حکیم شاہ صاحب دارالشیعہ آپ کا وطن خیر آباد شریف تھا آپ صاحب  
حال بزرگ تھے اور لکھنؤ میں وصال فرما کر لکھنؤ یا شکھ آباد میں دفن ہوئے۔
- میان طالب شاہ صاحب دارالشیعہ آپ کا وطن بندورہ میں تھا آپ صاحب بغلوب الحال تھے  
سیا حجی میں کسی مقام پر وصال ہوا۔
- حاجی میان ناصر شاہ صاحب دارالشیعہ آپ نماج بارہ نگی میں کسی مقام پر گونثرہ نہیں تھے  
وہیں وصال فرما یا
- میان رحیمیان شاہ صاحب دارالشیعہ آپ کا وطن بر تھی تھا۔ ایسا بزرگان دین تھریت کا بہت  
شوک تھا۔ سیا حجی میں وصال ہوا۔
- حاجی میان نیکھا شاہ صاحب دارالشیعہ آپ کا وطن شاہ بہما پور تھا آپ کا قیام بمبئی میں تھا  
وہیں وصال فرما یا گھاٹ کو پہنچی میں آپ کا مزار شریف زیارت گا خاص و عام سمجھے۔

- حاجی میال سخنور کے شاہ صاحب دارثی آپ کا دلن ملیع آباد تھا۔ یا اگر میں وصال فرمایا
- حاجی میال گڈری شاہ صاحب دارثی آپ کا دلن مومن بہیرہ تھا۔ نعلیع در بھنگا کھنا
- آپ اجدہ حیرا ہنو ان گڈھی میں بہت عرصہ کے تیام رہا۔ پھر دیوہ شریفہ لین میں قیام کیا وہیں وصال ہوا۔ شاہ اولیٰ میں دفن ہوئے۔
- حاجی میال عبداللہ شاہ صاحب دارثی آپ شاہ صاحب کشتن و مکرامات بزرگ تھے آپ کا سلسہ رشد و نہادیت و سلیع پیانہ پر جاری تھا۔ آپ کا مزار شریفہ پینتے پور فتحیہ سیدنا مسیح جاہزادہ ہے۔
- حاجی میال حیدر شاہ صاحب دارثی آپ کا لکھنؤ میں وصال ہوا وہیں دفن ہوئے۔
- حاجی میال خدا بخش شاہ صاحب دارثی آپ کا وصال قصبه کرسی میں ہوا وہیں پر مزار شریف ہے۔
- حاجی میال گنام شاہ صاحب دارثی آپ کا رائے پور تیام تھا وہیں وصال فرمگر دفن ہوتے۔
- حاجی لشازی شاہ صاحب دارثی آپ سیاح فقیر تھے دلوہ شریف میں وصال فرمایا شاہ اولیٰ میں دفن ہوئے۔
- حاجی میال الی شاہ صاحب دارثی آپ کا قیام نیارہ میں تھا وہی وصال فرمایا
- حاجی جھٹکے کے شاہ صاحب دارثی آپ نہادیت پر جلال شان والے بزرگ تھے زواج پارہ نکل میں شخصیت نہیں وصال ہوا۔
- صیان لوگ شاہ صاحب دارثی آپ کا دلن شاہ آناد دیوہ شریف میں وصال ہوا وہیں شاہ اولیٰ میں دفن ہوئے۔
- حاجی میال پر کرت الہی شاہ صاحب دارثی آپ کا قیام لکھنؤ میں تھا اور وہی وصال فرمایا۔
- حاجی میال سعہنوم شاہ صاحب دارثی آپ کا دلن دیوگا دل تھا۔ گنجوارہ میں قیام تھا وہیں وصال فرمایا۔

• حاجی میال ہنگلی شاہ صاحب دارثی آپ کا دلن شان سیتا پور میں تھا جوگ اجھا سے آپ کو نات زرق تھا کشف دکرامات فتح پور مسجد میں آپ کا مرزار شریف ہے۔

• حاجی میال ہنگلی شاہ صاحب دارثی ڈھیوی آپ کا دلن تھا سرکار عالم نپاہ کی دری سرالی آپ کا شغل تھا دیوہ شریف میں وصال فرمایا دیں شاہ ادیس میں دفن ہوئے حاجی میال کلین شاہ صاحب دارثی آپ کا قیام نواح ال آباد میں تھا اور وہیں آپ نے اپنا سلسلہ بدایت ہاری فرمایا تھا۔ آپ دائم الصوم اور قائم اللیل بزرگ تھے وہیں پر آپ کا مرزار شریف ہے۔

• حاجی میال ہنگلی شاہ صاحب دارثی آپ کا دلن شکوہ آباد تھا اپنکھائی کی خدمت آپ کے سپرد گئی آپ بہایت بارض فیر تھے۔ دیوہ شریف آحاطہ شاہ ادیس میں آپ کا مرزار شریف ہے۔

• حاجی میال نادر شاہ صاحب دارثی زمانہ شاہی اور وہ آپ کسی ممتاز عہدہ فوجی پر بارہ تھے اور اسی زمانہ میں آپ نے ترک کیا صاحب ریاست بزرگ تھے نواح سلطان پور میں آپ نے وصال فرمایا اور وہیں دفن ہوئے۔

• میال ٹنگ شاہ صاحب دارثی بجذب سین زبان قطب وقت تھے آزاد شرب نظر تھے تلوک پر میں دھاں نداشت۔

• حاجی میال سن شاہ صاحب دارثی یہ بزرگ طبقہ شاہ سے یکاک بہایت دارثی نے اپنا پرتو اش رکھ کر یہ تا شہب ہو کر احرام پوش ہوئے اور لہبتو میں بعدن وصال فرمایا۔

• وہی میں جمن زناہ صاحب دارثی بحالت سیتا ہی آپ کا کسی مقام پر وصال نہوا۔

• دھاٹنگ شاہ صاحب دارثی حلقہ بارنگی میں جہاں مقیم تھے وہیں وصال فرمایا۔

• ذرم شاہ دارثی آپ کا دلن اہمیار تھا یا جمی میں کسی مقام پر وصال ہوا۔

• حاجی میال ہنگلی شاہ صاحب دارثی آپ کا اندر دن سجن سجدہ بوضت کھند نامیں ہوا۔

حاجی یہاں بھجوڑے نتاد صاحب دار تھی آپ کا دطن لیخ آباد کھا آپ صاحب تفرید و تجدید  
زرگ تھے آپ کا مزار شریعت دیوبند پیر لیفٹ میڈے۔

حاجی مخدوم شاہ صاحب دار تی<sup>2</sup> آپ دائم الصدم اور فائیم اللیل فیقر تھے۔ کوکپر رائیں میں  
منار شرائیت ہے۔

میان نمیر شاه عصا حب وار فی آپ کا وزشنا رو دلم تشریف کہا سیا جھائیں وصال ہوا۔

یہاں غریب تھا صاحبِ داراللّٰہ آپ کا رظن مارنوں تھا آپ اپنے نہزادے سے تھے سرکارِ حامی  
پناہ کے خبرت میں داخلِ اسلام ہو کر احرام پوش ہوئے لکھنؤ میں وصال ہوا دیوبندیہ تحریک نتابہ اولین  
سُوفی دفن ہوئے۔

Hajji میاں رہنمائی شناخت حکم دار فوج آپ بجالت نیا کسی نظام پر دھماں ہوا۔

حاجی بشارت شاہ صاحب دارلمیؒ آپ کا دلن نواح لکھنؤ میں تھا بکھم سرکا۔ عالم پناہ بستائیم  
خراج کئے اور وہیں وصال ہوا

سرپریز ہے اور رہائیں رہ سا ہوا  
یہاں بھیڑ پاشا ہے صاحب وارثی آپ کا قیام نواح بہراچ نظر لفیٹ میں تھا اول دل آپ صاحب  
جذب اور مغلوب بحوال تھے آخر میں سلوک غائب تھا آپ سے پیش کرایات خوارق دعا دات کا انہوں  
دے دیا نے علاوہ یہیں دن ماں ہوا۔

حاجی یسال احمد شاہ صاحب زادہ تھے۔ آپ کا نام ڈیوبھر الیشن درج ہے جو کہ بھنگر تھا۔ آپ خاندانی  
ٹیکھے سوچ کارہا لمبنا تھے کے عاشق صادق اور صاحب تصریح و تحقیق بزرگ تھے آپ کی احترام  
شیخ مسلم ہائی ٹکمیلہ تحریر نے اپنے مذہبی مذاہدہ میں اپنے ایجاد کی وجہ پر اپنے ایجاد کی وجہ پر اپنے  
نام کو احمد شاہ صاحب کے نام سے تحریر کیا ہے۔

دکھر سو بدر، نکھرات صحیح و بچکلیر، منٹ پر دھال بگا آفرید چار بجے شام آپ پھر د  
ٹھاک ہوتے۔ آپ کامرا اسٹر لیفٹ پہاڑ رنگنے علاوہ کشتن کرنے مصلح پوری نیہ صورہ جہاڑ میں با فیض دبیرکات  
با ماہ خاص و نعامم ہے۔

حابی بیال سید رہا و شاہ حصا دار فی شہ آپ کا وزیر شیخ یورہ نسلع مونگیر میں تھا۔ قبل از حادثہ

پوششی مرید ہوتے نہیں آپ پر جذب غالب ہوا اور جب آپ کی احترام پوشنی ہوئی تو آپ کا سارا جذب ببدل بسا لوک ہو گیا۔ آپ کو سرکار عالم نیاہ سے کمال درج بحث تھی۔ آپ کا سلسہ رشد و ہدایت اچھے پیارے پر تھا۔ یک بیک بخیل ساعت دیوہ شریف میں آپ پر کیفیت ظاری ہوا اور یہ کیفیت اکیب یاد و سال تک دانگیز حال رہی آخر آپ کا اسی حالت میں سورخہ اصفہان المنظر شہر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۳۰۶ھ کو مقام چند عمار کی صاحب ہو گئیں وصال ہوا۔ اور وہیں آپ کے طالبین نے دفن کیا آپ کا مزار شریف بانیض و برکات زیارت کا ہے خاص و عام ہے۔

• حاجی میاں احمد علی شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن شیخ پورہ صنیع سونگیر تھا آپ اپنے نواس میں سیف زبان ہو رہے تھے اُسی علاقہ میں وصال فرمایا۔

• حاجی میاں سید گبریے دل شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن رمضان پور صنیع سونگیر تھا آپ کو مولانا سید فضیحت شاہ صاحب وارثی کی خدمت میں رہنے کا تاریخ اتفاق رہا ہے مقام رانی گنج علاقہ آسنسوں میں آپ کا مزار شریف زیارت کا ہے مرجب خلاقت ہے۔

• میاں بزم شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن ہردوں تھا۔ سرکار عالم نیاہ کی بحث میں ترک دینا کر کے احترام پوشی اختیار کی آپ اپنی منود سے بحق۔ سرکار عالم نیاہ کے فیض برائیت سے آپ موحدانہ زندگی بسر کی اور اُسی لفظیں کے سماں تھے داصل صحبت ہوئے۔

• حاجی میاں ابوالحسن شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن اٹاوہ تھا اور اُنہیں مولہ شریہ برس کی عمر میں آپ نے ترک دینا کر کے سرکار عالم نیاہ کی محبت میں احترام پوشی اختیار کی بارہ سال تک متواتر حکم سرکار عالم نیاہ دائم الصوم دن کم اللیل رہے۔ آپ کا سلسہ رشد و ہدایت بیٹے پیارے پر جاری تھا۔ آپ کی صحبت سے بہت سے طالبین حق فیضیاب ہوئے فقراء داری میں آپ انتیازی درجہ رکھتے تھے سورخہ ۱۹۲۵ء مطابق ۱۳۰۴ھ کو آپ نے وصال فرمایا مزار سترہ این آپ کا درگاہ دارثی اٹاوہ میں فیض و برکات کا ہے خاص و عام ہے۔

• میاں اسٹہ شاہ صاحب وارثی بھومن آپ کا دلن بھومن تھا توجہ دارثی نے وہ برثی اثر دلا کر عین جوانی میں مدھب آبائی درسم دروانج ملکی سے تائب ہو کر خلامان دارثی میں امام

پوشی اختار کی داخل اسلام ہو گئے اور آپ کی ذات سے بیشامہ ملائیں کو فیضیاب ہوئے لا صون  
ملا۔ ریاست ریوان میں آپ کا مزار شریف ہے۔

• حاجی یہاں حبیل شاہ صاحب دارثی آپ کوہ شملہ کے کسی درہ میں تقیم تھے یہاں میں  
سال ۱۹۷۳ بحکم سرکار عالم پناہ جوڑا ایک ریشمہ دار و رخت کے عرق پینے کے لکھنہیں کھایا اُسی  
مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی یہاں حکیم سید عبدالاؤ شاہ صاحب دارثی آپ کا دھن شاہ ہو گیوہ ضلع  
گیا میں تھا آپ کو علاوہ عربی فارسی سنکرت میں کام دستگاہ ہونے کے فن طب میں یہ طولی حاصل تھا  
فارسی عربی ہندی زبان میں آپ نے سعد دکتاب میں تخفیف فرمائیں اُپکی وحدانہ روشنے بیشمار شرکتیں کو توحید  
پرست بنا دیا اغشی و محبت آپ کی سرشنست نظری تھی سماع سے بیداری ذوق تھا۔ آپ کے جد اطہر سے  
روح پر واز کر جانے پر بھی میں پھر متواتر اللہ ہوئی آواز جاری رہی آپکا وصال ۱۳ ربیع میں ہذا مزار  
شریف آپکا شکور بخ ضلع بند شہر میں اندر دن باغ نواب عبد الشکور خان صاحب دارثی کے فیض بخش  
خاص و عام ہے۔

• حاجی یہاں سلطار و شاہ صاحب دارثی آپ کا دلن محمد دنگر تھا آپ نہایت خوش  
احساس و سواس است بزرگ بخ وصال فرمایا۔

• سوا می مرأت شاہ صاحب دارثی آپ بطن جا کپور تھا اور وہیں پیشہ نخواری کرتے  
تھے ترک لباس کرنے کے بعد آپ زیر دست ہو گئے ترک مnde ایں آخر زمانہ میں یہاں تک  
تکی کی کہ بزرگیوہ جات کو دیکھ کر زندگی بسم فرماتے تھے اُسی سلفت کے ساتھ آپ واصل بجوب بہو  
آپکے اتنے والے ضلع بھاگل پوسیں سکترت تھے وہیں آپ کا مزار شریف ہے۔

• یہاں رہی شاہ صاحب دارثی ۔ یہاں علیہ اللہ شاہ صاحب دارثی ۱۴ میاں لاٹی  
شاہ صاحب دارثی ان ہر سہ حضرات کا دلن پور پ تھا یہ دگر یہ زبان تھے ان کو سرکار  
عالم پناہ نہیں فخر سے سرفراز فرمائی دامت عذان سے الامان کر دیا اس سے زیادہ ان کے تفصیلی  
غلات معلوم نہیں ہو سکے کہ کس مقام پر وصال ہوا۔

- میاں بیگانی شاہ صاحب وارثی آپ کا دطن بیگانہ تھا۔ آپ اہل ہند سے تھے لیکن فیضان وارثی نے دولت ایمان کے ساتھ خلعت فقر سے بھی سرفرازی بخشی آپ کا توکل واستغفار حضرت پل تھا آپ کلکتہ میں واصل بحث ہوئے۔ اور وہیں آپ کا مرزا رشیف ہے۔
- حاجی میاں تلندر شاہ صاحب وارثی آپ کا دطن محلہ میڈا یان شہر گونڈہ تھا اور آپ نے وہیں وصال فرمایا۔ مرزا رشیف آپ کا نکیہ گلاب شاہ میں ہے۔
- حاجی میاں قاسم علی شاہ صاحب وارثی آپ بہایت منکسر المزاج اور مستواضع دردش تھے آپ کا قیام کوئی گنگوارہ میں تھا وہیں بعد وصال مدفن ہوتے۔
- حاجی میاں باور علی شاہ صاحب وارثی آپ سیاح تھے اور سیاحت ہمایں کسی مقام پر وصال فرمایا۔
- حاجی میاں بھول شاہ صاحب وارثی آپ کا دطن ایڈیہ میں تھا اور وہیں وصال ہوا۔
- حاجی میاں جھاڑو شاہ صاحب وارثی آپ کا قیام بہراج شریف تھا وہیں واصل بحث ہوتے۔
- حاجی میاں ریاست علی شاہ صاحب وارثی آپ رؤسائے ریاست بشن پور سے تھے حضور کی محبت میں احرام پوش ہوئے آپ کا مرزا رشیف بشن پور میں مرجع خلافت ہے۔
- حاجی میتال احمد شاہ صاحب وارثی آپ کا دطن گنج دندوارہ تھا سرکار عالم پیاہ کی محبت میں احرام پوش ہوئے آپ کا مرزا رشیف گنج دندوارہ میں تیار تھے وہ خاص و عالم فیوض و برکات ہے۔
- حاجی میاں ہوئی شاہ صاحب وارثی رند و آزاد دردش تھے شاہجاہ پور میں آپ کا مزار شریف ہے۔
- میاں پنڈت دیندار شاہ صاحب وارثی آپ کا دطن اندر وہ تھا آپ بڑھن تھے مگر رپر تو جمال وارثی نے اپنا پرستار بنایا اور آپ سے بیشمار مخلوق کو بہایت ہوئی چھ عرسہ تک آپ کا قیام دیوہ شریف میں رہا پھر اپنے دطن چلے گئے وہیں آپ کا وصال ہوا۔

• حاجی میال حافظہ نو لوئی احمد شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن اکبر آبا و تھا دھرم پور میل پر  
منصرم ریاست نقشے عالم تحریر نے کے علاوہ آپ نایت درجہ کے تنشیع بزرگ تھے ترک بھائی  
کرنے کے بعد سب سے آزاد ہو کئے۔ مگر کوچھ محبوب میں ایسے استغلال سے کام لیا کہ ذیں سا بستہ  
اور جان دیکر پوندز میں ہو گئے۔ آستانہ شریف کے پورب جانب آپ کا مرار شریف ہے  
آپ کے مزار کے تکیہ پر تحریر ہے۔ عاشقِ جان باز۔

• حاجی میال نادر شاہ صاحب وارثی بعد اسلام پوش آپ کو سیانواہ مکر نہاد بات سیانی  
کسی مقام پر داخل تھا ہوتے۔

• حاجی میال شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن فتح آبا و تھا بعد اسلام پوش کے سیاقی کا حکم ہوا  
پس دیافت، لیکن کسی مقام پر وصال نہوا۔

• حاجی میال نادر شاہ صاحب وارثی آپ کا قیام غسل رائے میں تھا آپ نے وہیں وصال  
نہ سرما یا نزور میوے اٹھیں آپ کا مرار شریف زیادت کاہ نام و نام نیوض درجات ہے۔

• حاجی میال رحمت اللہ شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن تکمیل تھا آپ نے نئی وزیارت  
ڈینہ منورہ کے بعد ساخت ۶۰۰ متر وصال فیما۔

• حاجی میال شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن اکبر صاحب بجریدہ و لفریدہ  
اکب زمانہ تک مخلوب الکید رہے اور مزارات اولیا رکرام پر حاضری دیتے رہے بعد وصال سرکار عالم  
پناہ چلیں آستانہ کا یہ جوڑہ تحریر کرو کے مخصوص خدمات انجام دیتے رہے اسی متصل حصہ ری کے  
ساتھ یہ شرمندہ زیال قابلِ رشک ہیں آپ کو مداحنا دارت کا جی شوق تھا آپ کا وصال  
بر ۱۹۲۹ء کی ہوا۔ اسی تعمیر کرنا جوڑہ میں آپ کا مرار شریف ہے۔ مطابق ۱۳۷۵ھ مادہ تاریخ

### صحیح مزار برداشت

• حاجی میال محبت شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن راجہ پنڈی ملک پنجاب تھا رکبر  
عالم نیا ہے کے قدامی تھے مختصر ہے کہ محبہ محبت میں مزارات اولیا رکرام پر اکثر زائرین کے داش  
کا اعتماد بڑے پیمانہ پر فرماتے تھے آپ صاحب مسلم تھے اور آپ سے بسیار طالبان حق مستھنی

ہوئے آپ کا مرزا شریف نزد تھا نہ قصبه سیوہارہ فتح عجور میں ہے۔  
• میاں محمد شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن لد یا نہ لکھ پنجاب تھا دربار دارثی سے  
خود فقر کے ساتھ آپ کو دولت ایمان بھی مرحمت ہوئی تھی سیر و سیاحت میں وصال فرمایا۔  
• میاں زریں شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن بخور تھا احرام پوشی کے بعد بہت جلد آپ را ہی  
عالم تباہ ہوئے۔

• حاجی میاں خلور شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن نازی پور تھا آپ محب سلسلہ بزرگ  
تھے مرزا شریف آپ کا نازی پور میں ہے۔

• حاجی میاں محمد شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن سہر پور تھا آپ صاحب سلسلہ بزرگ تھے  
مرزا شریف آپ کا نازی پور میں ہے۔

• حاجی میاں حسنه شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن بھاگل پور تھا سیر و سیاحت کے بعد آپ کا آخر  
گھر میں آپ کو دربار وارثی سے خلعت فقر عطا ہوا مرزا شریف آپ کا نوان بھاگل پور میں ہے۔

• حاجی میاں خلور شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن ادا تھا آپ سیاح متوجہ تھے لیکن  
صیحی کسی مقام پر دعا مانگا۔

• میاں الف شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن ڈراؤں فتح یا تھا آپ نے مدھب  
آبائی چھوڑ کر سکا دعائیناہ پر تھہر تکر کے خلعت فقر حاصل کیا اور تکونگ خلخال یقین شہر میں پیدا ہوئے اللہ  
شاہ صاحب وارثی کے مرزا شریف کی خدمت پر ماحور تھے آپ سے بنیار طلبان حق مستقیم ہوئے  
آپ کا وصال صورخ ۱۳۶۴ھ زیحد ۲۷۷ھ مطابق ۱۹۴۸ء فتح الراہ ایام ہجراتی پور میں آپ  
کا صدر صریح خلافت ہے۔

• حاجی میاں قادر شاہ صاحب وارثی آپ قصبة پھرالیوں نسل مراواد آباد میں مقیم تھے اور  
اسی نواحی میں آپ کا سلسلہ رشد و نہادت جاری تھا آپ صاحب اصرفت بزرگ تھے آپ بنیار  
طلبان حق فرضیاب ہوئے آپ کا مرزا شریف محلہ پہاڑا پورہ قصبة پھرالیوں میں نیوض و برکات  
خاص و عام ہے۔

• حاجی میاں ولی شاہ صاحب وارثیؒ آپ بحکم سرکار عالم پناہ امروہہ ننان مراد آباد میں مقیم تھے آپ اس کم باسمی تھہ داقوی آپ کی دلایت میں کسی کو کلام نہیں تھا۔ آپ صاحب تصریح بزرگ تھے آپ کام زار شرافت اندر وون صحن سجد غلام علی کمرہ اقصیہ امروہہ میں زیارت گاہ فیوض دریکات ہر خانہ و عام ہے۔

• حاجی میاں احمد علی شاہ صاحب وارثیؒ بحالت یا جی کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی میاں سید حسن شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا وطن سوچنے کی یومی مسئلہ بارہ بیکی تھا آپ صاحب تصریح بزرگ تھے سلسلہ رشد و بدایت و سیع پیمانہ پر جاری تھا۔ پیشمار طالبان حق آپ سے مستحق ہوئے آپ کا وصال مورخہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۹۱۲ءؒ آپ کام زار شرفین ائمہ میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

• میاں ٹھوڑا شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا وطن صاحب فتح ضلع بھاگلپور تھا آپ کو خلوت فقر کے ساتھ دو لت اسلام بھی عطا ہوئی تھی وصال فرمایا۔

• میاں خلق رسوا شاہ صاحب وارثیؒ آپ کو گونڈا میں احمد شرفین عطا ہوا تھا بحالت سیر و سیاحت میں وصال ہوا۔

• حاجی میاں احمد شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا وطن ماکین تھا آپ کا واعظ بذا بیت پر کیف ہوتا تھا بحالت سیر و سیاحت کسی مقام پر وصال فرمایا

• حاجی میاں گڑ و می شاہ صاحب ذارثیؒ آپ کا وطن آرہہ تھا اور وہیں آپ سے وصال فرمایا۔

• حاجی میدان چنگھاٹ شاہ صاحب وارثیؒ سیر و سیاحت کے لشکر گولیاں اس آپ آفرزناز صحن پہاڑی پر قیام کیا اور وہیں پر آپ نے وصال فرمایا۔ مزار شرفین آپ کا وہیں پہاڑی پر ہے۔

• حاجی میاں خادم حسین شاہ صاحب وارثیؒ • حاجی میاں مولائی شاہ صاحب وارثیؒ

• بلبل شاہ صاحب وارثیؒ • حاجی میاں لٹیری کی شاہ صاحب وارثیؒ بحالت سیر و سیاحت وصال فرمایا۔

حاجی میاں پیر اشناہ صاحب دار فتح آپ کا دلن دو آئے میں تھا آپ جھنپسیں سال دامہ الصوم اور قائم اسیل ہے ہر دو دن میں آپ کا مردار شہزاد زیارت گاہ خلاقت ہے۔

میاں رام سہبائی شناہ صاحب دار فتح آپ نے سرکار عالم پناہ کی خوبی میں اسلام بھل کیا اور اجرام پوش ہوتے تام عمر سیر و سیاحت میں زندگی بس فرمائی سیا جمیں وصال ہوا۔

حاجی میاں حکیم احمد شناہ صاحب دار فتح آپ خاندان اطباء فتحپوری میں سے تھے بعد احرام پوشی کیفیت خوبی غائب ہوئی اور ہبہ نہ آئی حالت میں رہے اور اسی حالت میں آپ کا وصال ہوا مزار شریف آپ کا قبصہ بڑوں روڈ لٹپٹ بہراج شریف زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

حاجی میاں مسید محرومی شناہ صاحب دار فتح آپ سعادات نورہ ضلع پنہہ میں تھے آپ نے سرکار عالم پناہ کے وصال فرمائے کے بعد سے تباہم آستانہ شریف میں گردایا اور سرکار عالم پناہ کی خدمت کو اپنی زندگی کا منحصر خاتم تصور فرماتے تھے۔ وہی آپ نے وصال فرمایا مرزا شریف آپکا شناہ اور میش میش طبی میاں امید شناہ صاحب دار فتح کرنا میں ہے۔ حاجی میاں بدیل شناہ صاحب دار فتح چیدر آبادی میں ہے۔ حاجی میاں احمد شناہ صاحب دار فتح کی بحالت سیر و سیاحت کسی مقام پر وصال فرمایا۔

حاجی میاں سلطوب شناہ صاحب دار فتح آپ کا وطن پانی پت تشریف تھا آپ نیسگان خود مسلم جلال الدین صاحب کبیر الاولیاء رقاد سرہ سے تھے آپ کی زادت با برکات ایسا انتہار تھی آپ کا سلطوان رشد و بیان و سیاح پہمانتہ پر جاری تھا آپ گامزرا شریف پانی میں شریف میں ہے۔

حاجی میاں ستھیم شناہ صاحب دار فتح آپ کا قیام اجمیر شریف میں پھاڑ مدار میکری پر لئے آپ کو یہ حکم تھا کہ قطعی موجودات عالم میں کسی چیز کو نہ دیکھو چنانچہ اس صاحب بصیرت نے جبلہ اشیائی عالم کی رویت سے ایسا اصرہ از کیا کہ تہر عمال میں اس فرمان دار فتح کی لئیں سی انکھیں بند رکھیں اور اسی حالت میں سیستہ ۲۳۵ میں وصال فرمایا وہی مدار میکری پر اجمیر شریف میں آپکا مردار شریف ہے۔

حاجی میاں کا وبا و شناہ صاحب دار فتح آپ آخر میں مجدد صاحب تصریف ہو گئے تھے۔

در بار خواجہ میں آپ امتیاز کی درجہ خدمت پر مادر تھے داہی وصال فرمایا مرزا شریف آپ کا جیسے شریف میں ہے۔

حاجی میاں لفیر شاہ صاحب وارثیؒ آپکا قیام ریاست بھوپال میں تھا پھر بعد میں آپ دیوہ شریف میں قیام کیا دہیں بعد وصال آپ دیوہ شریف میں دفن ہوئے آستانہ شریف کے پورب جانب نزدیک تھے چاہ آپ کا مرزا شریف ہے۔

میاں دین علی شاہ صاحب وارثیؒ آپکا قیام لکھنؤ میں تھا آپ نے حضور کے دست پر پست پر اسلام قبول کیا تھا دالی گنج لکھنؤ میں آپ کا مرزا شریف ہے۔

حاجی میاں سید علی شاہ صاحب وارثیؒ آپ مونگیر کے خاندان سادات سے تھے عین شباب میں آپ کو احرام شریف مرحت ہوا تھا اور آپ آخر حصہ عمر میں مسجد و ہائے کیف کی حالت میں کسی طرف کو نکل گئے۔ سیاہی میں وصال ہوا۔

میاں علی شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن لکھنؤ تھا بوجہ پیرزادہ سالہؒ کی نوافع میں بجالت سیاہی وصال ہوا۔

حاجی میاں سید نامدار شاہ صاحب وارثیؒ آپکا دلن استھوا صنیع گپا تھا آپ نہایت خوش اخلاق بزرگ تھے۔ آپکا سلسلہ رشد و بدایت و سلیمانیہ پر جاری تھا اور سکرت گم کر دہ راء آپ کے فین سے راہ راست پر آئے تاریخ پیدائش مورخہ ۲۰ ربیوبالمرجب ۱۲۹۷ھ یوم دشنبہ تمام استھوا نسخہ کیا آپ کا وصال مورخہ یکم ربیع الاول ۱۳۶۷ھ بھرنا یوم شنبہ مطابق ۱۹۴۸ء مبقاً میں دیوہ شریف مزار آپ کا شاہ ادیسؒ میں زیارت گا خاص و عام ہے۔

حاجی میاں غریب شاہ صاحب وارثیؒ آپکا دلن رسول آباد تھا بحال سیاہی کسی مقام پر وصال فرمایا۔

حاجی میاں نواب نامدار شاہ صاحب وارثیؒ آپ نوابین اور دھم میں سے تھے آپ کو گورنمنٹ سے سنتول و شیقہ ملتا تھا آخر زمانہ میں آپ نے دیوہ شریف میں مستقل قیام فرمایا اور دہیں تھاں دا دین میں آپ کا مرزا شریف ہے۔

• حاجی میاں خاک شاہ صاحب دارثیؒ آپ بگالی تھے بعد احسram پوشی حکم سکار عالم نیاہ آپ نے ملک عرب عجم و عترہ کی سیاہی کی اور سیر و سیاحت ہی میں کسی مقام پر وصال ہوا۔

• میاں پنڈت مہارادیونگش شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا دلن بھاگپور تھا وہ آپ اہل بندوں سے تھے آپ میں تو حمد فرماتے تھے۔ بحالت سیاہی کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی میاں کریم شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا وصال اکبر آباد ہوا اور گورستان پچھے کو میاں پر مدفن ہوئے۔

• حاجی میاں احمد شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا دلن نواح پانی پت میں تھا بحالت سیاہی کسی مقام پر وصال ہوا۔

• حاجی میاں حکیم عظمت علی شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا قیام بالو پور ضلع سیاپور میں تھا۔ آپ نہایت فنیں رسال بزرگ تھے آپ کا سلسلہ رشد وہ رائت و سین پیانہ پر جاری تھا آپ سے بکثرت طالبان حق تتفیض ہوئے۔ آپ کا مرزار شریف بالو پور ضلع سیاپور میں زیارت گاہ بانیوض دبر کات خاص و عام ہے۔

• حاجی میاں احمد شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا دلن سندھیہ تھا وہیں وصال فرمایا۔

• حاجی میاں کلی شاہ صاحب دارثیؒ جو نوری بعد احسram پوشی دیوبہ شریف میں قیام کیا اور وہیں پسوند خاک ہوئے۔

• حسَاجی میاں مولوی گنام شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا نہضن فتح پور مسہرہ میں تھا بعد تکمیل علم ظاہری احرام پوش ہو گئے تھے اور سیاحت میں کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حسَاجی میاں بنی شاہ صاحب دارثیؒ آپ ریاست جے پور کے باشندے تھے جن جوانی میں آپہ احرام پوش ہوئے سرکار عالم نیاہ سے کمال محبت تھی آپ سیاہی کے بعد قبیہ بکھرا ہوں میں حاجی میاں قادر شاہ صاحب دارثیؒ کے کوئی پر قیام فرمایا اور خدمت مردار شریف کی انخواہ دینے رہے بعد وصال وہیں آپ دفن ہوئے۔

• حاجی میاں نور محمد شاہ صاحب دارثی آپ کا دلن جالندھر تھا لکھنؤ میں آپ قیام پڑی تھے وہیں وصال فرمایا۔

• حاجی میاں گلی شاہ صاحب دارثی آپ کا دلن شمشر آباد نسلی فرخ آباد تھا آپ صاحب اصرت بزرگ تھے یکنہ ت طالیان حق آپ سے فیضیاب ہوئے آپ کا مرزا رشیر لفیں فرخ آباد میں مرجع خلائق ہے۔

• حاجی میاں تین علی شاہ حسّب دارثی آپ کا دلن ضلع بہراچہ شریف میں بنتا آپ نے تمام عمر سیاحی میں زندگی برکی اور بحالت سیاحی کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی میاں امید علی شاہ صاحب دارثی آپ کا دلن رسول پور تھا سیر و سیاحت میں سالانہ حاجی میاں روشن علی شاہ صاحب دارثی آپ کا دلن فرخ آباد بحالت سیاحی وصال فرمایا۔

• حاجی میاں بیدل شاہ حسّب دارثی آپ کا دلن نسلی اوناؤ میں تھا سیر و سیاحت میں کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی میاں خاکسار شاہ صاحب دارثی آپ کا دلن رائے پور تھا آپ نہایت جفا کش دردش تھے۔ اُستاذہ عالیہ پر خدمات خاص فرماتے تھے آپ کا مرزا رشیر شاہ اولیں میں ہے۔

• حاجی میاں محمد دوم شاہ صاحب دارثی آپ کا مرزا رشیر محمود نگر مسیو میں ہے۔

• حاجی میاں احمد شاہ حسّب دارثی متوفی ہواں ۔ حاجی میاں احمد شاہ صاحب دارثی متوفی بعیسی بحالت سیر و سیاحت کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی میاں ذاکر شاہ صاحب دارثی عرف صوفی پیاسے آپ نہایت خلیق و متواضع دردش تھے۔ دیوہ شریعہ میں قیام کریا وہیں وصال فرمایا۔

• میاں قاری القوت شاہ صاحب دارثی ۔ حاجی میاں گناہم شاہ صاحب دارثی حاجی غلام علی شاہ صاحب دارثی ہمیسری ۔ حاجی میاں امیر شاہ صاحب دارثی متوفی بارہ بیگی بحالت سیر و سیاحت کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی میاں محمد شاہ صاحب دارثی آپ کا دلن نواح ال آباد میں تھا سیر و سیاحت میں وصال ہوا۔

- حاجی میاں محمد شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن صنیعِ منگیر تھا، بحالت سیاحی وصال فرمایا۔
- حاجی میاں محمد شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن ایسے تھا سیرِ عرب میں واصل بھی ہوئے
- حاجی میاں احمد شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن باز یہ پور سیوان تھا سیرِ سیاحت میں صلن
- حاجی میاں حسین شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن فتحور تھا بحال سیاحت کسی مقام پر وصال فرمایا۔
- حاجی میاں آباد شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا شاہ جہان پور میں تھا وہیں وصال فرمایا۔
- حاجی میاں محمد شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن ممالک توسطِ رمود میں تھا بحال سیاحی میں وصال ہوا۔
- میاں خزان شاہ صاحب وارثیؒ آپ ناپینا تھے تو نون میں قیام تھا وہیں وصال ہوا۔
- حاجی میاں بانکے شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن پنجاب تھا آپ کا وصال اکبر آباد میں ہوا وہیں دفن ہوئے۔
- حاجی میاں غفور شاہ صاحب حسامی اور ثیؒ آپ کا دلن ضلع گیا میں تھا آپ نو عمری میں حرام پوش ہوئے تھے آپ سے سورجِ تعلیمِ رافتہ طبقہ میں تو سین سلسلہ ہوتی آپ باد جو کم سنی فیوضاتِ راہِ شہ سے کامل تتفییض ہتھے۔ آپ کا مرزا شہر یعنی ضلع گیا کے علاقہ میں ہے۔
- حاجی میاں شیخ اللہ شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا قیام برام پور میں تھا وہیں وصال فرمایا آپ کا مرزا شہر لیٹ چکنڈی برام پور ضلع گونڈہ تیسا بانیش دریافت زیارت کا ہ خاص و عام ہے۔
- حاجی حق اللہ شاہ صاحب وارثیؒ آپ نامی گرامی فیقر تھے جورہ علام پور ریاست گوائیار میں آپ کی خانقاہ ہے آپ سے سلسلہِ رشد و بدایت و سلیمانیہ پر جاری تھا آپ کا مرزا شہر لفی خانقاہ وارثی جوارہ علام پور ریاست گوائیار میں با فیوض و برکات زیارت کا ہ خاص و عام ہے۔
- حاجی میاں الہی شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن گونڈہ میں تھا بحال سیر و سیاحت وصال فرمایا
- حاجی میاں لیں شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن شکوہ آباد تھا آپ کا وصال اٹاودہ میں ہوا۔
- حاجی میاں شفیع شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن شکوہ آباد تھا سیاحی میں کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی میاں حسراط المستقیم شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا وطن ملک عرب تھا ہندوستان اگر ارام پوش ہوئے تھے۔ ادرال طاف دارثیؒ نے آپ کو محیم حسراط المستقیم نبادیا تھا سیاحی میں وصال ہوا۔

• حاجی میاں الجدادی شاہ صاحب دارثیؒ آپ بھی ملک عرب کے باشندے تھے۔ ہندوستان اگر ارام پوش ہوئے تھے۔ سیر دیساحت میں کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی میاں صعی شاہ صاحب دارثیؒ آپ خاندان چودھری صفی پور شریف سے تھے سیاحی میں وصال ہوا۔

• حاجی میاں خاکشاہ صاحب دارثیؒ بحالت یہ دیساحت کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی میاں گجرات شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا وطن فتح رہا دیساحت میں وصال ہوا۔

• حاجی میاں عبدالرزاق شاہ صاحب دارثیؒ خاوش آپ خلیل بارہ بنگی کے باشندے تھے آپ کو سرکار عالم پناہ نے کسی وجہ سے خاوش کر دیا تھا اور اسی خاوشی کے عالم میں راہی ملک بغا ہوئے آپ کا زار شریف بر سکان سلوکی سیدفضل امام صاحب دارثیؒ کے اکیل کرہ میں ہے تھیل بارڈھ نسلی مپنہ۔

• حاجی میاں حافظ پیاری شاہ صاحب دارثیؒ آپ کو دشن ڈراگھا کوں تھا دیوہ شریف میں مکان نوا یا تھا آپ کا زانعہ انہم انسن ہے صاحب بسید بزرگ تھے بعد وصال آپ اپنے مکان میں دفن ہوئے

• حاجی میاں نہور شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا وطن وصال رحیم آباد میں ہوا۔

• میسان ہمیکاستان صاحب دارثیؒ آپ کا قیام بہرائچ شریف میں تھا آپ مجذوب صاحب تھر فر بزرگ تھے وہی آپ کا وصال ہوا۔

• حاجی میاں علیز شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا نیام قبہ ڈبائی میں تھا وہی آپ نے وصال نہ رکایا۔

• حاجی میاں کلن شاہ صاحب دارثیؒ آپ کا دشن شکوہ آباد میں تھا وہی آپ کا وصال ہوا۔

• حاجی میاں قاضی عبد الحشی شاہ صاحب دارثیؒ آپ صاحب جذب فقر تھے کے معنوں میں خدمت و صاحب تھر فر بزرگ گذرے ہیں وہیں آپ کا وصال ہوا

- حاجی بہرہ صاحب دارثی آپ کو سرکار عالم پناہ لئے دینے سورہ میں تعین فرمایا  
تما آپ بڑے صاحب کمال بزرگ تھے وہی وصال فرمایا۔
- حاجی میاں رنگین شاہ صاحب دارثی آپ بیانی تھے کہ اسی کسی نظام پر وصال میا  
حاجی میاں چپ شاہ صاحب دارثی آپ بحکم سرکار عالم پناہ خاموش رہتے تھے۔ اجیر شریف میں  
آپ کامراز ارتیفی ہے۔
- حاجی میاں آسد شاہ صاحب دارثی آپ کامراز ارتیفی پاک پیش شریف میں ہے۔
- مولانا حاجی میاں عزیز شاہ صاحب دارثی آپ پر آخر میں جذب غالب تھا باشندی  
میں وصال ہوا۔
- حاجی میاں سکندر شاہ صاحب دارثی آپ کامراز ارتیفی رام پور میں ہے۔
- میاں کمال شاہ صاحب دارثی جوگی آپ کامراز ارتیفی ترندہ پورے میں ہے۔
- حاجی میاں لٹو شاہ صاحب دارثی آپ ذصہ بھوزنگام ضلع میں پوری کے باشندے  
تھے سرکار عالم پناہ سے محبت تھی اپنے وطن میں وصال فرمایا۔
- حاجی میاں علامت شاہ صاحب دارثی آپ کامراز ارتیفی پالکاٹ ملک طالب میں ہے۔
- حاجی معصوم شاد صاحب دارثی آپ کامراز ارتیفی سندھ میں ہے۔
- حاجی میاں اطہر شاہ صاحب دارثی آپ کامراز ارتیفی لکھنؤ میں مرجع خلائق ہے۔
- حاجی میاں ایقوب شاہ دارثی لکھنؤ میں آپ کامراز ارتیفی ہے
- حاجی میاں محبت شاہ صاحب دارثی آپ کو وصال بلام بورڈ میں ہوا
- حاجی میاں محبو شاہ صاحب دارثی آپ کا وطن ملک بنگال تھا جیب اللہ گورنر صوبہ بنگال  
کے روکے تھے سیاہی میں کسی نظام پر وصال فرمایا۔
- حاجی میاں حب علی شاہ صاحب دارثی آپ کامراز ارتیفی کوہ اماد گرنا پر ہے۔
- میاں پنڈت سور شاہ صاحب دارثی آپ کامراز ارتیفی رام نگر کوہ چیات فلمنڈر پر ہے
- حاجی میاں عاشق علی شاہ دارثی حب علی شاہ صاحب دارثی بھائی تھا جیب اللہ گورنر صوبہ بنگال

ستیا حی وصال ہوا

• حاجی میاں احمد علی شاہ صاحب دارالقیم آپ کو ستاریہ علم مولیٰ تی میں کال حاصل تھا احرام پوشی کے بعد ادشریفہ کا حکم ہوا تھا سیاہی میں آپ کا وصال ہوا۔

• حاجی میاں ولی محمد شاہ صاحب دارالقیم آپ کا مرزا شریف ملا دین میں مرجع خلائق ہے۔

• حاجی مداری شاہ صاحب دارالقیم آپ کا نگرہ میں مرزا شریف زیارت گاہ خاص دنگم

• حاجی میاں خیرالی شاہ صاحب دارالقیم آپ سیاہ تقریح تھے بجالت سیاہی کسی مقام پر وصال ہوا

• حاجی میاں سکین شاہ صاحب دارالقیم آپ کا وطن حیدر آباد تھا آپ مجدد ب صاحب اصرت

بزرگ تھے بجالت سیاہی کسی مقام پر وصال فرمایا۔

• حاجی میاں نور شاہ صاحب دارالقیم آپ کا دہشتی میں مرزا شریف با فیوض و برکات زیارت گاہ

خاص دعا م ہے۔

• حاجی میاں حیات شاہ صاحب دارالقیم آپ کا مولینا میں مرزا شریف مرجع خلائق ہے۔

• حاجی میاں نجیخش شاہ صاحب دارالقیم آپ کا مرزا شریف بھٹولی جیت پورہ ضلع گونڈہ میں ہے۔

• حاجی میاں علاء الدین شاہ صاحب دارالقیم آپ کا مرزا شریف قصبه رد دلی شریف میں ہے۔

• حاجی میاں مژنی شاہ صاحب دارالقیم آپ کا مرزا شریف رسول پور میں ہے۔

• حاجی میاں عبد الکریم شاہ صاحب دارالقیم آپ مت و مدبوش تھے مرزا شریف آپ کا جیچہ میں ہے

• حاجی میاں فولاد شاہ صاحب دارالقیم قصبه سندھ میں آپ کا مرزا شریف ہے۔

• حاجی میاں تیرہ بی شاہ صاحب دارالقیم آپ کا مرزا شریف لکھنؤ میں ہے۔

• حاجی میاں نزگی شاہ صاحب دارالقیم آپ کا طیم نگر میں مرزا شریف مرجع خلائق ہے۔

• حاجی میاں گناہ شاہ صاحب دارالقیم آپ کا وطن رائے بریلی تھا وہیں وصال فرمایا۔

• حاجی میاں احمد شاہ صاحب دارالقیم آپ کا وطن اندوہ تھا درمیان مک مغطہ و مد نیہ نورہ وصال بحقی ہوئے۔

• حاجی میاں غلام حسین صاحب دارالقیم آپ کا وصال مراد آباد میں کسی مقام پر ہوا۔

- حاجی میاں عبید اللہ شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن ہونہ میں تھا آپ صاحب اصراف بزرگ تھے مدار پور میں آپ کا مرزا رشہ لیف مرجع خلائق ہے۔
- حاجی میاں گنام شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن فتح پور بسداں تھا تیکھی میں دصال ہوا۔
- حاجی میاں زنگیشہ شاہ صاحب وارثی آپ کا وصال کا دن ہوئا۔
- حاجی میاں چاند شاہ صاحب وارثی لدھی بھلوال میں آپ کا وصال ہوا۔
- حاجی میاں غریب شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن کا پور تھا درجہ زیارت مدینہ منورہ ہی کی غرض سے بارہاہندوستان سے عرب گئے اسی انتادراہ میں پر دصال ہوا۔
- حاجی میاں بھول شاہ صاحب وارثی آپ کا صحسترا مرکنہ امیں مرزا رشیف مرجع خلائق ہے۔
- حاجی میاں حافظ جانوش شاہ صاحب وارثی آپ کا مرزا رشیف و منیر مراد آباد دنک بارہ بھول بے۔
- حاجی میاں روشن شاہ صاحب وارثی آئیق مرزا رشیف پلاس میں مرجع خلائق ہے۔
- حاجی میاں باوالقدر شاہ صاحب وارثی ہالو پور میں آپ کا مرزا رشیف ہے۔
- حاجی میاں گھوڑے شاہ صاحب وارثی آپ کا مرزا رشیف بخشی میں ہے۔
- حاجی میاں محمود شاہ صاحب وارثی تقبیہ نوہن میں آپ کا مرزا مرجع خلائق ہے۔
- حاجی میاں گرم شاہ صاحب وارثی آپ کا قائم بالبخاری دل میں تھا وہیں وصال فرمایا۔
- حاجی میاں سیح اسٹہر شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن شیخ پور سنگے بارہ بھلک میں تھا آپ صاحب سلسلہ بزرگ تھے آپ کا مرزا رشیف زیارت گاہ بانیش دبر کات خاص و عام ہے۔
- حاجی میاں رزاق شاہ صاحب وارثی آپ بالہ رشیف کے قریب کے باشندے تھے سیر ویساست میں زندگی پس کرتے تھے اسی میاں میں کبھی نظام پورہ صال فرمایا۔
- حاجی میاں گھوڑے شاہ دارثی آپ کا مرزا رشیف کا پور تھیں۔
- حاجی میاں دل چیلے شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن بھلوال تھا آپ آہن پوش تھے سیاحت میں وصال ہوا۔

- حاجی میاں سعید شاہ صاحب وارثیؒ آپ سعید شرکار عالم نیاہ کے مدح میں بھنگن گاتے تھے وہیں فرمایا۔
- حاجی میاں سعید شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن ملادال تحاصل و سیاحت میں دسال فرمایا۔
- حاجی میاں پھول شاہ صاحب وارثیؒ آپ نواح بارہ بھل کے باشندے تھے بھالت سیاہی وصال بہا۔
- حاجی میاں آزاد شاہ صاحب وارثیؒ مزار شریف آپ کا کانپور میں ہے۔
- حاجی میاں دا مرٹ شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا مزار شریف، شہزادت گنج میں ہے۔
- حاجی میاں معصوم شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا قیام نگوارہ کوئی پر تھا وصال فرمایا۔
- حاجی میاں کھڑ پاشاہ صاحب وارثیؒ آپ سیان تھے یر و سیاحت میں داعل بنت ہئے۔
- حاجی میاں بیو شاہ حعل حسب وارثیؒ خیر لہ لہ میں آپ کا مزار شریف ہے۔
- حاجی میاں چپ شاہ صاحب وارثیؒ پنجابی بحکم سرکار عالم نیاہ خاوش۔ تھے تھے آپ کا مزار شریف فردی پور میں ہے۔
- حاجی میاں احمد شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن ملک صین تھا بھالت سیاہی وصال فرمایا۔
- حاجی میاں خدا بخش شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا مزار شریف نگرام میں ہے۔
- حاجی میاں اواب شاہ صاحب وارثیؒ سوختہ ہمال کے آپ باشندے تھے وہیں دسال بہا۔
- حاجی میاں پھول شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن قنبہ سترک تھا وہیں دسال فرمایا۔
- حاجی میاں محمد شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن جونپور تھا آپ کا قیام کلکتہ میں تھا آپ کا سلسلہ رشد وہ بہارت و سین پایانہ جاری تھا آپ کا مزار شریف کلکتہ میں مر جت غلطی ہے۔
- میاں فتحی شریف شاہ صاحب وارثیؒ آپ امیر بخش بھی آستانہ عالیہ شریف کے والد تھے آپ کا زمان دیروہ شریف ہے اس ہذا شاہ ادیسی میں آپ دفن ہوئے۔
- حاجی میاں مدنی شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا دلن مدینہ منورہ شریف تھا بعد احرام پوشی بہنگام سیرو سیاحت اکبر آباد میں وصال فرمایا۔ آپ کا مزار شریف گورستان پر گیلان میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

• میاں صدر الدین شاہ صاحب وارثی آپ کا دلن افغانستان تھا۔ فیضان دار ثانے یہ  
کر شد و کھلا یا کہ آپ کو پہلے صاحب عذب کیا اور پھر آپ کو شاہ دلاتی گونڈہ بنا یا بعد وصال  
سرکار عالم نپاہ آپ نے صدمہ مفارقت میں مر ۱۳۲۲ھ برین الادل ۱۸۴۷ء ہجری کو وصال فرمایا آپ کا  
عمر اثریت متصل گونڈہ پھری ہے جہاں پس لانہ عس شریف آپ کا بڑے اثر دعام سے ہوتا ہے۔  
• حاجی میاں احمد شاہ صاحب وارثی آیکا دیوب شریف دصال ہوا شاہ اولیں میں دفن ہوتے  
• حاجی میاں حمیری شاہ صاحب وارثی آپ کا مزار شریف دیوب شریف شاہ اولیں میں  
• حاجی ہشتم شاہ صاحب شاہ صاحب وارثی آپ بیان تھے بحالت سیاقی نیپال میں وصال  
فرمایا دُن آپ کا مزار شریف ہے۔

• حاجی میاں توکل شاہ صاحب وارثی آپ کا سر دیساحت میں کسی مقام پر وصال ہوا۔  
• حاجی میاں حیرت شاہ صاحب وارثی آپ کا قیام بہراج شریف میں تھا وہی آپ کا وصال ہوا مدار  
شریف آپکا نزدیک اسٹیشن ریلوے براہ درگاہ شریف غازی پاک کے زیارت نماہ خاص و عام ہے  
• میاں سوئی شاہ وارثی جس روز سے آپ احرام پوش ہوئے تا آخر وقت تک آپ کبھی نہیں  
اٹھنے بیٹھنے بیٹھنے وصال فرمایا آپ کا سنبھالیا یہ مزار شریف مریخ خلائق ہے۔  
• میاں بیدم شاہ صاحب وارثی ایام تنفسیت میں آپ کا غلام حسین نام اور غلام تخلص کے  
سامنے جمعہ صرفاء داع و ہلوی ونشی امیر احمد مینائی وغیرہم کے ساتھ رسال صحیح صادق و نیز و گیر سائل ہی  
عذر لیات شائع ہوئیں آپ کا سلسہ تلمیذ حضرت آتش لکھنؤ می سے مربوط ہے جب مرشد بحقیقتی  
سلطان سرکار حضرت حافظ حاجی سیدنا دارث پاک آعظم اللہ ذکرہ سے صنیع سنی میں شرق بھیت  
حاصل فرمائی تو مرشد حقیقت کو شفقت کر رکانتے ہی پیغمبر ام کو بیدم بنایا پھر کیا تھا تا یہ بیدم  
میں روحانی جان پیدا ہو گئی۔ جس کے تھوڑے عرصے ہی بعد خلعت وارثی عطا ہوا یعنی یکم شوال  
۱۴۱۲ھ ہجری مطابق ۱۸۹۶ء بر دز عید الغظر بعد منازع صحیح ہجر کے آپ کی احرام پوشی ہوئی  
اور بیدم شاہ وارثی کے نام سے سرفراز فرمایا گیا اور اُسی نام سے آج ساری دنیار و شناس  
ہے آپ فخراؤں میں سزاخ الشرعا ملئے جاتے تھے آپ کی بہت سی کتابیں تصنیف کر دے ہیں مثلًا دیوان

کام بیدم ار معان بیدم۔ مصطفیٰ بیدم۔ نظر دارٹ۔ صوت شرمدی و عزیزہ و عزیزہ  
آپ ۱۳۴۷ھ میں ناظم حلقة نقراۓ داریٰ منتخب ہوئے اور تاحیات ناظم حلقة نقراۓ  
داریٰ ہے آپ کی تاریخ ولادت مورخہ ۲۸ محرم ۹۹۲ھ مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۷۳ء  
یوم جمعہ قبل نماز نجس ہے جائے پیدائش شہر ٹمادہ ہے آپ کا وصال مورخہ ۹ ربیعان المبارک ۱۳۴۷ھ  
مطابق مورخہ ۲ نومبر ۱۹۷۳ء یوم شہزادہ شب کو ۲۵ جنوری ۱۹۷۴ء اور تجھیز و تکفیل برداشت  
چهار شبیہ بوقت ہم بچے نام ہوا مزار شریف آپ کا دیوہ شریف شاہ اویس میں زیارت گاہ  
خلائق خاص و عام ہے آپ کے مزار شریف پر جو تاریخ وصال کندہ ہے وہ غالباً تاریخ لگی ہوئی ہے  
 حاجی میاں احمد شاہ داریٰ آپ کا وصال دیوہ شریف میں ہوا شاہ اویس میں مدفن ہوئے  
 حاجی میاں محترم شاہ داریٰ آپ نواحی اندرونیں یادگار فرماتے ہوئے کسی مقام پر وصال  
بحق ہوئے۔

• میاں خیراللہ شاہ حسّاہ داریٰ گونڈہ میں نزد کھاڑا شاہ صاحب کے آپ کا مزار شریف ہے  
• میاں ذاکر شاہ عروض مولوی بیٹیٹھ صاحب داریٰ آپ کا مزار شریف بارہ بُنگی میں ہے۔  
• حاجی میاں فقیر شاہ صاحب داریٰ آپ کا دل خیر تھا بزرگی کیا اس سرکار عالم پناہ آپ  
احسرام پوش ہوئے تھے۔ بخار وصال حصہ رکھنے والے کے سرکار عالم پناہ آپ کا دل خیر تھا

• حاجی میاں شمس الدین شاہ صاحب داریٰ آپ کا دل گونڈہ تھا آپ اسٹیشن گونڈہ کھڑی  
اسٹیشن ماضی تھے سرکار عالم پناہ کے ذمہ میں آپ احسرام پوش ہو گئے بعد احرام پوشی جنم سرکار عالم  
پناہ میاں صدر الدین شاہ داریٰ کی خدمت میں رہے اور بعد وصال بھی آپ وہیں پر مدفن ہوئے آپ  
کا وصال مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۵ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ یوم دوسری شنبہ کو ہوا  
اور وہیں دفن ہوئے۔

• حاجی میاں صفدر شاہ داریٰ آپ کا مزار شریف ستر کا کہ بارہ بُنگی میں مریع خلائق ہے۔  
• حاجی میاں رسول شاہ صاحب داریٰ آپ گردناہ صانع کے پیٹھ کے دیدھی سکھ تھے پر ویادت

کے بعد دو یوم قبل سرکار عالم پناہ کے وصال کے آپ احرام پوش ہوئے اور بعد وصال سرکار عالم پناہ آپ دریا رمدنیہ منورہ میں داخل بھی ہوئے۔

• حاجی میاں تفضل شاہ صاحب وارثی آپ سفیر ٹرک تھے فیضان دارثی نے یہ کوشہ دکھلایا کہ آپ ملازمت قبودار کراحرام پوش فقیر ہو گئے آپ نے سنتیں مرتبہ جبنت اللہ شریف وزیر ارت مدینہ منورہ تشریف لے گئے ایں مزار شریف آپ کا کراچی پاکستان میں زیارت کا فیوض ذرکات خاص و عام ہے۔

• حاجی میاں کریم شاہ صاحب وارثی آپ کا مزار شریف محلہ میواتیان گونڈہ میں مرجع خلائق  
• حاجی میاں مہدی شاہ صاحب وارثی آپ کا دفن صحن ملبد شہر تھا بحالت سیا حسی آپ  
لما آس سہرہ تھا نہ پڑھا گا یہ صحن پوری نیہ میں دسال ہوازہی سہرہ میں آپ کا مزار شریف مرجع  
خلائق ہے۔

• حاجی میاں سیم اللہ شاہ صاحب وارثی آپ آخر میں بجز دب ہو گئے تھے آپ کا مزار شریف  
موضع بدی کھوڑہ صحن پوری نیہ میں بانیوض ذرکات زیارت کا خاص دسام ہے۔

• حاجی میاں عبد اللہ شاہ صاحب وارثی سیاح آپ میاں نیقر تھے بحالت سیا حسی وصال  
مزار شریف آپ کا علاقہ اور صحن پوری نزد روٹا ہاٹ جنی ڈوریا میں مرجع خلائق ہے۔

• میاں عناد علی شاہ صاحب وارثی آپ کا مزار شریف ملگوان علاقہ رنجھ صحن پوری  
میں مرجع خلائق ہے۔

• میاں مراری شاہ صاحب وارثی بحالت سیا حسی آپ کا کسی مقام پر وصال ہوا۔

• میاں وزیر علی شاہ صاحب وارثی آپ کا مزار شریف دریا نیوارہ نگی ددبوہ تشریف کے نزدیک  
سرٹک مرجع خلائق ہے۔

• حاجی میاں صندل شاہ صاحب وارثی آپ کا دفن محلہ بھٹی قبیہ محمد آباد تحصیل صحن ناز پور  
میں تھا۔ بہت کہنی ہے آپ کو مقام سیدوال صحن چھپرہ میں سرکار عالم پناہ نے احرام شریف عطا فرمایا  
تھا پھر بکم سرکار عالم پناہ آپ کا سلسلہ رشد و بدایت کمیسیع پیانہ پر جاری تھا آپ

صاحب تصریف بزرگ تھے۔ مزار شریف آپ کا گورہ گورستانِ محلہ میں مر جنح خلائق ہے۔

جناب حضرت قائد حاجی میاں اول گھٹ شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ آپ کا دفن قمیر بچرا یوں پسند را دا باد میں تھا اور آپ حضرت شمس الدین شاہ صاحب حشمتی ح صابری قدس سرہ العزیز کے فرزند اصغر تھے آپ کے والد ماجد صاحب بہت بڑے کامل فقیر گذرے ہیں۔ اسم بارک والدین نے بدالدین رکھا تھا آپ نے ناکحت نہیں کی اس لئے کہ آپ کے پدر بزرگوار نے شادی کے لئے من فرمایا کہ تم نکاح نہ کرنا اور حضرت قبلہ حاجی صاحب کے مرید ہو کر فقیر ہو جانا۔

چنانچہ آپ کے والد ماجد کا دصالت مورخہ ۱۳۱۲ھ یوم شنبہ بوقت نہر ہوا۔ مزار شریف آپکا باہر صحن مسجد سہرا ب شاہ صاحب قادری قدس سرہ میں ہے جواب خانقاہ دارثی کے نام سے شہور ہے۔

لہذا جس وقت آپ سرکار عالم پناہ کی خدمت بارکت میں حاضر ہوئے تھے اس وقت آپکی عمر شریف ۴۵ یا تیس سال کی تھی مورخہ ۱۲۹۱ھ مطابق ۱۸۷۲ء یوم شنبہ دن گذر کر شب یکشنبہ کو قریب امکی بجھے پیدا ہوئے تھے آپ کی پیدائشی مادہ تاریخ اصغر ہے اور آپ کی احرام پوشی مورخہ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۰۷ھ مطابق ۱۸۸۵ء یوم جمعہ دن گذر قریب ۸ بجے شب میں سرکار عالم پناہ نے اپنے دست بارک سے آپکو حرام شریف معاونگاٹ اپنائیں اور مرحوم فرمایا تھا آپ سچ بیت اللہ شریف دہنیہ منورہ شہ لطف مسعود دبار تشریف نے لگھے اس کے علاوہ ۱۶۵ ق دعیزہ کا سفر بھی ہے نے کہ مرتبہ فرمایا۔ دربار دارثی میں آپ کو چہئے خدمت نامہ نگاری تغولیف ہوئی تھی جس کو باخُن الوجود آپ نے انجام دیا اور کبھی خدمات آپ کے سپردی ہیں۔

چنانچہ ۱۳۳۶ھ مطابق ۱۹۱۸ء میں جب حلقہ فقراء دارثی قائم ہو تو صدر حلقہ جناب حاجی تبلہ احمد شاہ دارثی رحمۃ اللہ علیہ در بھلوہ می ہوئے اور آپ ناظم حلقہ فقراء دارثی ہوئے۔

لہذا بعد دصالت جناب حاجی تبلہ احمد شاہ صاحب دارثی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۳۶ھ سے آپ صدر حلقہ فقراء دارثی منتخب ہوئے اور جناب قباد میاں بیدم شاہ صاحب دارثی رحمۃ اللہ علیہ ناظم حلقہ ہوتے جناب قبلہ حاجی میاں اول گھٹ شاہ صاحب دارثی رحمۃ اللہ علیہ تا جیات آپ ہی صدر حلقہ فقراء

دارالثیر ہے آپ صاحب مدرس و خانقاہ ہیں آپ کا سلسہ مشد دہراست بھی لفظی دینے پڑا ہے یہ  
لباری تھا آپ کے ذریعہ لاکھوں کی تعداد سے بھی زائد داخل سلسہ دارثیہ عالیہ ہوتے اور آپ کے  
ذریعہ احرام پوش فقیر بھی ہزاروں کی تعداد میں ہوتے ہیں میں چند احرام پوش فقیر کے نام درج  
کرتا ہوں۔

• جمال شاہ صاحب دارثیہ • حافظ اکمل شاہ صاحب دارثیہ پنجابی • مشور شاہ صاحب دارثیہ  
سیتاپوری • ازوار شاہ صاحب دارثیہ پنجابی • حفیظ شاہ صاحب دارثیہ پنجابی • فرمادشاہ  
صاحب دارثیہ • احسان علی شاہ صاحب دارثیہ پیر پٹھی • غالش شاہ صاحب دارثیہ رامپوری  
برکت شاہ صاحب دارثیہ کھنڈوی • الورث شاہ صاحب دارثیہ پیر پٹھی • سیمان شاہ صاحب  
پچھوری سیمان شاہ ہے ارکن جبارک شاہ صاحب دارثیہ بھرا یونی • شبیر شاہ صاحب دارثیہ غازیہ  
وزیر علی شاہ صاحب دارثیہ • رفیق شاہ صاحب دارثیہ پور پوری • حست شاہ صاحب  
دارثیہ پیر پٹھی • غفور شاہ صاحب دارثیہ بریاوی • عظمت شاہ صاحب دارثیہ کراچی پاکستان -  
ناصر شاہ صاحب دارثیہ • کریم شاہ صاحب دارثیہ • وحشت شاہ صاحب دارثیہ کراچی پاکستان  
ز محش شاہ صاحب دارثیہ • عیار اللہ شاہ صاحب دارثیہ • جہانگیر شاہ صاحب دارثیہ حنتر  
علیہ وغیرہ دیگر اس کے علاوہ آپ کے ذریعہ بہت سے جنات بھی داخل سلسہ دارثیہ عالیہ ہیں۔ اور آپ  
کے ذریعہ جنات بھی احرام پوش فقیر بہت ہیں جن میں چند احرام پوش فقیر کے نام درج ہیں۔

عبد الرحمن شاہ دارثیہ اجنبیہ • سیمان شاہ صاحب دارثیہ اجنبیہ • رفیق شاہ صاحب  
دارثیہ اجنبیہ • جمود شاہ صاحب دارثیہ اجنبیہ • متاز شاہ صاحب دارثیہ اجنبیہ دعیزہ دعیزہ آپ  
صاحب تصنیفات کرده چند کتابوں کے نام ہیں۔

رسخات الاشمعات القدس • ضیافت الاجباب • شہاب ثاقب رذکفر  
فیضان دارثیہ • دارتگن پرکاش • تسییم پنچگانہ دعیزہ دعیزہ -

لہذا یہی بدلفیب راقم لہذا آخری ویجت خدمت اقدس میں ہمیشہ حاضر رہتا تھا۔ چونکہ آپ بہت  
ضعیف ہو چکے تھے اور بوجہ ضعیفی کے آپ اٹھنے بیٹھنے سے مجبور رکھے تو ہمی بدل فیب آخری خدمت کو

اجام دیا کرتا تھا۔ راقم پروفیسپ کو مورخہ ۹ مارچ ۱۹۵۲ء یوم کیشہ بوقت چار بجے شام مقام  
مکدیش پور بر مکان علی دارث خاں صاحب دارثی کے آپ نے اپنے دست ببارک سے احرام شریف  
درست فرمایا۔ اس کے بعد پھر آپ نے کسی کو احرام شریف نہیں دیا احرام شریف لینے کی خواہش میں کئی  
آدمی آئے احرام شریف لے کر کے مجھے احرام شریف بامددہ دیجئے لیکن آپ نے کسی کی درخواست  
منظور نہیں فرمایا اس کردار میں کردیا سیرے بعد بھر کسی کی احرام پوشاک آپ کے ذریعہ نہیں ہوئی۔ قبلہ میان کی پانچ  
یادگار سیرے جسم پر ہے۔ بہر حال بمقام پہنچ بر مکان علی دارث خاں صاحب دارثی جلدیش پوری کے  
مورخہ ۱۶ ارذی الحجہ ۱۳۷۸ھ محبوب کو کچھ بخار کی شکایت ہوئی اور مرض شدت سے روندہ بر و زبر عطا ہوا کیا جو  
جنون دوائی حسی کے مورخہ، محراج احرام ۱۳۷۸ھ مطابق مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۵۲ء یوم شنبہ دن  
اگز کر شب کیشہ بوقت ۱۰ بجکر چالیس منٹ پر آپ کے قفس جسدی سے خائر دفعہ پُر فتوح نے پردار  
کیا۔ **وَإِنَّا لِكُلِّ هَمٍّ بِرَأْسَ الْجُمُودِ**

چنانچہ حکیم فرید الدین صاحب تخلص جاتی دارثی جلدیش پوری دماںٹر عبدالعزیز  
صاحب دارثی جلدیش پوری یہ دونوں صاحبان شام کی گاڑی سے قرب پانچ بجے پہنچ آئے  
تھے حکیم صاحب اور دماںٹر صاحب اور یہ بزرگی حکیم راقم یہی قیروں آنے میں نے عنسل دیکھ احرام  
شریف معا لنگوٹھ زیب حسیم کر کے لاش ببارک تابوت میں کیسی پھر نہ جنازہ حکیم صاحب  
نے پڑھائی بر دوز کیشہ پہنچ سے پانچ بجے شام کی گاڑی میں لاش ببارک کوئے کر چلے ہمراہ میں  
ایک علی خاں صاحب دارثی ایڈ و گیٹ۔ علی دارث خاں صاحب دارثی۔ عبدالرحیم خاں صاحب  
دارثی پہنچ سے روانہ ہوئے جب ستہ آبادانیشن پر گاڑی بہر پنجی تو دہانی سے جہاں  
دارا حسن صاحب دارثی شوز مرچنٹ چترلوی ہمراہ ہو گئے قرب محل بجے دن بر و زد دشنبہ  
تم لوگ لاش ببارک کوئے کر دیوہ شریف پڑھ کر ہاں قبل سے آپ کے خوش واقار بقاعدہ  
چھرائیوں سے آگئے تھے اور چھت آدمی جو آپ کے ذریعہ داخل سلسلہ تھے وہ دہلی سے شریف  
ائے تھے دیوہ شریف میں وہ لوگ موجود تھے لاش ببارک کو عالم پناہ کے پائیتی جاتی کے  
اندر سہری کے ہبہ مکھی گنی پھر خباب شاہ بڑی شاہ صاحب دارثی نے قبلہ میان صاحب کے

سلام ادل کو پڑھا پھر لاش بارک کے لئے کہ باہر آستا نہ تشریف کے چھپو ترہ پر جانب مشرق رکھی  
گئی اُس کے بعد پھر تین بجے سہر پر کونا ز جنازہ پورہ دھری مولوی محمد علیم اشرف صاحب پیار  
بارہ نیکی سکر شری آستا نہ ہر سٹ دیوہ تشریف نے پڑھا اُس کے بعد پھر لاش بارک کو آستانہ تشریف  
جالی کے اندر تغیریں مسہری سرکار عالم پناہ کے تدموں میں رکھی گئی اور پھر جناب شاہد عالی شاہ  
صاحب نے پھر دہی سلام ادل پڑھا اس وقت ایک سکوت کا عالم سب پر طاری ہتا اُس  
کے بعد ہم لوگ لاش بارک کوئے کہ پھر ایوں ردانہ ہوئے اور پہنچ سے جو لوگ ہمراہ لاش بارک  
کے آئے تھے وہ لوگ دیوہ تشریف ہی سے اپنے مکان والیں جو گئے جب لاش بارک کوئے کہ  
لکھو پہنچے تو آپ کے خوش و اقارب کو جو سوم گرامی خیال گذا کہ لاش بارک خراب  
نہ ہو جائے۔

لہذا میڈیکل ڈاکٹر سے انگلشن لاؤادیا جائے جب ڈاکٹر صاحب تشریف لائے تو مجھے  
سے کہا آپ تابوت کھوں دیکھئے تو میں لاش کو دیکھوں میں نے تابوت کا تختہ روپ سے علیحدہ کر دیا  
پھر ڈاکٹر صاحب جا پہنچ کر لفٹ لگے جب خوب اچھی طرح سے ڈاکٹر صاحب دیکھ پکے تو بود۔ کہ دیہ  
لاش خراب ہونے والی نہیں ہے نا اور نہ ہو گی آپ چاہئے جتنے دن رکھیں اس لئے انگلشن و عزیزہ کی  
حسرت نہیں ہے اور نہ ہرگی آپ شوق سے لاش کو جہاں لے جانا چاہتے ہیں لے جائیں، پھر ہم لوگ  
رات کی ٹھاٹی سی لکھنؤ سے روانہ ہوئے قریب ڈیڑھ بجے دن کو شنبہ مراد آباد پہنچے پھر دہاں  
سے بذریعہ لاری لاش بارک کوئے کہ قریب ساڑھے جیھے بخ شام کو زخم ایوں پہنچے و قبضہ کے لوگ  
قریب قریب سمجھی زیارت کے لئے آئے پھر نماز جنازہ مولانا ظہر علی صاحب پھر ایوں نے پڑھا اُس  
کے بعد قبر میں بھی ایک طرف یہی بد نصیب راتم ادر دس ناطق چوڑھی غصہ نظر سین خاں صاحب  
وارثی عفت بن میاں اُترپ بھٹانٹ جبید انہر کو تم دنوفی نے قبر میں رکھا تب پہاڑ شنبہ ۹ بجکر ۲۵  
منٹ پر آپ خانقاہ وارثی میں پر دخاک ہوئے۔

چنانچہ یہ مادہ تاریخ ہے۔ **قامۃ الشمل**  
**۳۰ مئی ۱۳۷۴ھ ہجری**

ایک مقبرہ کے اندر تین مزار شریف ہیں اکیپ مزار شریف جو درمیان میں ہے۔ وہ ایکے والد ماجد صاحب ہے اور آپ اپنے والد ماجد صاحب کے دامنے جانب پچھم کی طرف آرام فرامہ ہے ہیں۔ اور پورب کی جانب جو مزار شریف ہے وہ آپ کے سماں شریف صاحب جو آپ ہی کے ذریعہ داخل سلسلہ اور احراام پوش فقیر تھیں صابرہ شاہ صاحبہ وارثیہ ان کا نام تھا وہ اپنے والد ماجد صاحب کے بائیں جانب آرام فرمائی ہے اور درمیان میں آپ کے والد ماجد صاحب آرام فرمائے ہیں۔

## مختصر تاریخ مولانا کولیاں والیہ

حضرت مولانا عالم پناہ کے دست مبارک میں عطا ہوا

• جن سنت قیم شاہ صاحبہ وارثیہ آپ خاندان رو ساتھیوں سے تھیں عین شب بیس احراام پوش ہوئیں آپ صاحب کشف ذکر امداد تھیں دربار داشتی میں آپ کا بڑا اعزاز تھا۔ آپ کا مزار شریف قبیلہ فتح پور ضلع بارہ بیکی میں زیارت گاہ خاص دعا میں ہے آپ کا سالانہ عرس شریف بھی ہوتا ہے۔

• جن احمد شاہ صاحبہ وارثیہ آپ کا دلن منک آباد تھا وہی دصال ہوا۔

• جن لیں اللہ والی شاہ صاحبہ وارثیہ جمیری آپ بھی حضور کی خرقہ پوش تھیں۔ آپ کی صاحب نظر ہونے کی عام مشہرت ہے آپ کا مزار شریف صحن خواجه غریب نواز میں ضمیمے بخش دیدہ طالبین ہے۔

• جن پاچھی شاہ صاحبہ وارثیہ آپ کا دلن فرخ آباد تھا آپ آخر عمر میں ہنا یت با فین بندوبہ گذری ہیں آپ کا مزار شریف لکھنؤ میں ہے۔

• جن شنبی بی بی شاہ صاحبہ وارثیہ آپ خاندان خواجہ کان آعلم گذھکی مائے ناز خاتون تھیں اول عمری سے سرکار کی محبت میں فقیر ہوئیں اور جہہ وقت جیال مرشد مسیح و مدد فرقہ رسمی تھیں وہیں رحلت فرمائیں۔

• جن احمد شاہ صاحبہ وارثیہ آپ کا دلن ایسی میں تھا وہیں رحلت فرمائی۔

• جن گنام شاہ صاحبہ وارثیہ آپ حاجی شمس الدین شاہ صاحب وارثی کی مسکونی تھیں اور سرکار عالم پناہ سے احمد ام پڑھوئی تھیں اپنے دلن گوئڈہ میں سیال صدر الدین شاہ صاحب کی درگاہ میں قیام پذیر تھیں بعد وصال حاجی شمس الدین شاہ صاحب وارثی کے بائیں جانب آپ کا مزار شریف ہے وصال آپ کا موئیہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۶۸ء کو ہوا۔

• جن گلر ارشاد صاحبہ وارثیہ آپ کا زانپارہ میں قیام تھا بعد وصال وہیں دفن ہوئیں۔

• جن احمد شاہ صاحبہ وارثیہ آپ کا پور میں تھا آپ دائی روڑہ دار تھیں رحلت فرمائیں۔

• جن بگڑے دل شاہ صاحبہ وارثیہ آپ کا قیام محمد آباد میں تھا وہیں رحلت فرمائی۔

• جن احمد والی شاہ صاحبہ وارثیہ آپ کا شہر سہار پور میں تھا وہیں رحلت فرمائی۔

• صادق شاہ صاحبہ وارثیہ گوئڈہ میں درگاہ میال صدر الدین شاہ صاحب وارثی کے قیام تھا وہیں رحلت فرمائی۔

• رسمیم شاہ صاحبہ وارثیہ سیاحی میں کسی مقام پر رحلت فرمائیں۔

• احمد شاہ صاحبہ وارثیہ آپ نواحی بارہ بندی میں تنیم تھیں اور وہیں رحلت فرمائیں۔

• جن سید الی احمد شاہ صاحبہ وارثیہ آپ سید عبدالارشاد صاحب داری مختلص تحریر وارثی کی اہلیت تھیں اور سرکار عالم پناہ کی فقیر تھیں رحلت فرمائیں۔

• جن گمود شاہ صاحبہ وارثیہ آپ کا قیام وہیں بھرا لوں تھا میں مراد آبائیں تھا وہیں رحلت فرمائیں۔

• مقبول شاہ صاحبہ وارثیہ آپ کا دلن دیوبہ شریف تھا وہیں بعد وصال نزد آستانہ شریف

اپنے مکان میں دفن ہوئیں۔  
و لفظین شاہ صاحب وارثیہ آپ نے سہیشہ سہیشہ تیسرے روز غذا تنادل فرمائی اور اسی ریاست  
و مجاہدہ میں رحلت فرمائیں۔

• جن بدهنا شاہ صاحب وارثیہ آپ مجددب سیف زبان تھیں سرکار عالم پناہ کی خدمت  
گزاری کا بھی شرف حاصل تھا سیاست عرب میں رحلت فرمائیں۔

• جن بی بی وارثیہ شاہ صاحب وارثیہ آپ تیس سال سے زیادہ ایک مقام پر بٹھی رہیں بعد  
یہ نگام سیاست علمی گڑھ میں رحلت فرمائیں۔

• جن کینہ شاہ صاحب وارثیہ آپ حافظ گلاب شاہ صاحب دارال Qi کی ذخیرت تھیں سرکار  
عالم پناہ کی خرقہ پوش تھیں اکبر آباد میں آپ نے رحلت فرمائی مراد شریف آپ کا قرستان پھلکویاں  
میں زیارت گاہ خلائق ہے۔

• بھولی شاہ صاحب وارثیہ آپ بحالت سماجی کسی مقام پر وصال فرمائیں وغیرہ وغیرہ۔  
(لوسٹ) عورتوں کا باریں ایسی خرقہ تھیں۔ شاور ندو پہ زرد زگر کا یہی عورتوں کے لئے آرام  
شریف ہے۔

## مختصر فہرست فہرست وارثی سدا سہماں جتنکو کہ

حضور قیامتہ عالم کے وصیت پہاڑ کے احرام شریف عطا ہوا

• میاں یار شاہ صاحب وارثی سدا سہماں جتنکو کہ سماجی کسی مقام پر وصال فرطیا  
میاں طالب شاہ صاحب وارثی سدا سہماں جتنکو کہ سماجی میں وصال ہوا۔

• میاں جواہر شاہ صاحب وارثی سدا سہماں سید سیاست میں وصال فرمایا۔

• میاں بھوار و شاہ صاحب وارثی سدا سہماں مقیم موقع سہماں ضلع بارہ بکی مجددب سالک

- میفت زبان تھے وہی موضع سہای میں وصال فرمایا وہی دفن ہوئے۔
- میاں حجم علی شاہ صاحب وارثی سداہماگ ملیح آباد میں وصال فرمایا وہی مدفن ہوئے۔
- میاں مسکین شاہ صاحب وارثی بساہماگ سست سیاحی میں وصال ہوا
- میاں عبدالرحیم شاہ صاحب وارثی سداہماگ آپ کا مزار شریف بالشہ شریف میں ہے۔
- میاں نور علی شاہ صاحب وارثی سداہماگ سیاحی میں پر وصال فرمایا۔
- میاں غریب شاہ صاحب وارثی سداہماگ سیاحی میں وصال ہوا وغیرہ وغیرہ۔

**محضہ صرفہ سرت قصر اُر وارثی اجتنہ ہن کو حضور قیامتیہ کا حلم  
کے وہ سنت مبارک سے احرام شریف عطا ہوا۔ اکا برین سلطسلہ کی تحقیق**

**و مشاہدہ کے مطابق درج ہے!**

- میاں عبداللہ شاہ صاحب وارثی مقیم مسجد ذوالفقار علی صاحب دیوبہ شریف۔
- میاں زین العابدین شاہ صاحب وارثی مقیم مسجد نزد آستانہ دیوبہ شریف۔
- میاں حجف شاہ صاحب وارثی مقیم بجائے لا معلوم۔
- میاں کاؤ شاہ صاحب وارثی مقیم آستانہ عائیہ دیوبہ شریف۔
- میاں سلیم شاہ صاحب وارثی مقیم لکھنؤ وغیرہم وغیرہم۔

اصل یہ ہے کہ گردہ دارثی ایک ایسا نیستان نامتناہی اور میدان غیر محدود ہے کہ جہاں یہ  
تھہ علیہ قطع نامکن وسیع ہے کہ اس جنگل میں کس کس قسم کے ذخائر و خزانے محفوظ ہیں جہاں  
دیکھئے آپ کے دیوانوں کی ٹوپیاں موجود اور جبد ہر دیکھئے فروض یا مبتکان دارثیہ کی ایک حریت  
انگریز دنیا آباد ہے۔ ہندوستان میں جس تدریں انہیں کی خانقاہیں اور مقابر عالمیشان اب تک  
تعیر ہوئے ہیں۔ ان میں عام طور پر شاہان وقت اور صاحبان ستوں و ائمہ اور کامداد و کوشش نے

کام کیا ہے مگر آستانہ دارثی ہی اکیپ ایسا آستانہ عالیہ ہے جو باور جو دا اس درجہ طویل دعویٰ عین نہ پڑے  
دا نہ تائے خوبصورت ہونے کے صرف غلامان دارثیہ کی سمت دسمی کا قابل فخر نہ نہ ہے سر کا۔  
دارثی سے ان افراد کو حبzaء خاص مرحمت مرواری فضل الہی ہر حال میں مُن کے کے شامل حال ہے  
جن کی جان توڑ کوششوں نے روضہ اقدام کی تعییل ہماری آنکھوں کو دکھائے حق یہ ہے کہ  
جیسے صاحب آستانہ عالیہ کی شان و شوکت تمام عالم سے زالمی تھی اسی طرح سے آستانہ شریف  
بھی اپنا نظر آپ ہے۔

## لِطَامُ آسْتَانَةِ شَرِيفٍ

آستانہ شریف کے متعلق اکیپ ٹرست کمیٹی ایک ایسو سی ایشن ایک حلقة فقراء والی  
ہے ٹرست کمیٹی کا کام آستانہ شریف اور اس کے متعلقات کو اچھی طرح رکھا اور ایسی ترقی اس  
میں کرنا جو بمعاذ سرمایہ ہو دنیز نظم ضروریات و جلد انتظامات کی نگہداشت ہے۔  
ایسو سی ایشن کے فرض ٹرست کمیٹی کو ہر قسم کی امداد دنیا اور عند الفضور دت روپیہ فراہم کرنا ہے  
ایسو سی ایشن کے مبران کی تعداد ہزار زل سے زیادہ ہیں جس میں عرب بے کے بڑے بڑے  
ادلوالعزم اور جان شارشان میں جس کے انتظامات و ضروریات آستانہ شریف کو نہایت دلچسپی کے  
ساتھ دیکھتے ہیں اور یہودی آستانہ شریف ان کا خاص مقصد ہے۔

چنانچہ ایسو سی ایشن ہی نے اس وقت جوہ جات کی یقین آستانہ شریف اور دیوار حد بندی کی  
تعمیل کی ہے۔ ایسو سی ایشن کا دفتر متصل آستانہ شریف ہے اور اسی مکان میں کتب  
خانہ و ذخیرہ برکات بھی محفوظ ہیں۔

حلقة فقراء والی کا یہ کام ہے کہ حتی الامکان فقراء طبقی کی اصلاح میں کوشش  
کرے اور جو لوگ خود ساختے فقراء در خود ساختہ احرار ام پوش بن گئے اس ان کو باقاعدہ داخل  
سلسلہ عالیہ کر کے تعلیم و تربیت خاندان دارثیہ سے لاعلم نہ رہنے دے اور جو حضرات اس پر دہ

میں بندگان خدا کو بہکانے اور اعنوکرنے کے باñی ہوں ان کو بدرائی سے باز رہنے کی کوشش کرے اور خود تو سینے سدلہ دار شیخ عالیہ کے تعلق کا ردالی مناسب و لذودتی عمل میں لا تارہنے اس حلقة میں ایک صدر حلقہ اکیپ نائب صدر حلقہ اکیپ ناظم اکیپ نائب ناظم حلقہ ہے اور اس حلقة کا جلسہ بھی زمانہ عرس شریف ماہ صفر المظفر میں ہوتا ہے جس میں سالانہ کارروائی پیش ہو کر منظور ہوتی ہے اور آئینہ کے واسطے حسب ضرورت دستور العمل مرتب ہوتا ہے اسی عنقد کے ذریعہ سے فقرائے حلقة میں سے آستانہ شریف کے خدمت کے لئے خدام تجویز ہوتے ہیں جو سال بھر اپنی اپنی باری سے خدمات آستانہ شریف انجام دیتے ہیں۔ ماہ چوتی میں عرض حلقة فقرائے دارثی کے اہتمام والfram سے زینگرانی ٹرست کیسی ایک عرس ہوتا ہے زمانہ عرس شریف ماہ صفر المظفر دسمبر کا تک جو کارروائی آستانہ شریف پر ہوتی ہے۔ اس میں صاحب آستانہ شریف کے مذاق کا پورا لحاظ مدنظر رکھا جاتا ہے اور تقیم تبرکات دعیرہ بھی اُسی طور پر جاری ہے جیسا کہ قبل وصال سرکار عالم پناہ کے جاری تھا قل شریف ماہواری و نیز دیگر تقاریب آستانہ شریف کی صراحت نقشہ ذیل سے ہوتی ہے اور ہوگی۔

## لُكْسُور لھا ریپ سال تھام آستانہ عالیہ

عربی ہمینے کی ہر ۲۹ تاریخ کو محفل سیلا دشیریت اور بشرط دیت ہال چار بجکر ۱۵ منٹ پر علی الصبح قل شریف سرکار عالم پناہ کا ہوتا ہے اور اسی قسم یہ ہر کم کو مزار شریف پر بلوس کے ساتھ چادر پیش کی جاتی ہے اور مابین عصر و مغرب بکھر قل شریف ہوتا ہے ماہ محرم الحرام یکم تادھم لٹگر حلیم و فاتحہ شہداء کربلا و اربعہ تم تادھم سبیل و لنگر خانہ پلاٹ داز نہم تادھم بجا س عزا ۲۰ محرم الحرام مرکشم آغاز عرس شریف ماہ صفر المظفر سیلا دشیریت و بجاس سماع یکم صفر المظفر چار بجکر ۱۵ منٹ پر قل شریف سرکار عالم پناہ بعد نماز ظہر جلوس صندل و چادر و عنسل مز اراد قدس ۲۰ صفر المظفر قل شریف جملہ مرحومین غلامان دارثی رحمۃ اللہ علیہ آخری چہار سنبھلے سیلا دشیریت ۲۰ صفر المظفر ذکر شہادت امام حسن علیہ السلام و

مراسم چهلم شهدائے کربلا تعزیه سبیل محلب از کمیم تا دسماه ربیع الاول کو حابوس چادر مزار  
مبارک اور روز شنبه ۱۷ آتش بازی ۱۱ ربیع الثانی مخالف ذکر حضرت عزیز پاک رضی اللہ عنہ و  
مزار مبارک اور روز شنبه ۲۶ ربیع المحرج قبل شرایف حضرت خواجہ عزیز نوازا جمیری قدس  
سرہ ۱۷ ربیع الاول معظوم فاتحہ بزرگان نبی حسنورا امام الادیبا و پیران سلسل قادریہ رضا فیہ حجۃ  
نظمیہ و نقشبندیہ سپہ وردیہ بوقت شب آتشبازی ۳۰ ربیع الاول مبارک بوقت شام ذکر علت  
حضرت خاتون حبنت ناطقہ زبرہ رضی اللہ عنہا اکیسویں شب ربیع الاول مبارک مخالف وفات حضرت  
مولائے کائنات علی ششلکشنا کرم اللہ وجہ ۲۶ ربیع الاول مبارک شبینہ ختم قرآن مجید در سجدۃ است  
آستانہ شرایف کمیم شوال المکرم چادر قبل شرایف و لنگر سوئیاں ۱۰ فرودی انجوہ فربانی مسیح بن سحد کار  
عالیم پناہ چادر آتشبازی ماہ چیت سدی ۲۷ ربیع الاول غایت ۱۱ محائل ساعت ۱۷ آتش بازی قبل شرایف  
و غسل مردوں شرایف سیله کا تک ۲۴ ربیع الاول غایت ۹ مراسم عرس شرایف دیلا شرایف وغیرہ  
و غیرہ

**وَمَا كَانَ فِي قَوْمٍ إِلَّا بِالْكُلِّ بِهِ طَلاقٌ**

# تو احمد و حضور الیاذ صالحہ فقرائے وارثی

## مقام دلوہ شریف ضلع پارہ بیکی

دفعہ ۱۱ اس حلقة کا نام حلقة فقرائے وارثی ہے۔

دفعہ ۲ مقاصد داعڑا اس حلقة کے ہے اس۔

**الف** حضرت سرکار عالم پناہ حاجی حافظہ سید وارث علیشاہ صاحب ہنبل، لشڑذکہ کی مخصوص روحاںی اعلیٰ ایات کی تدوین اور تلقین باقید مدھب برایات و احکام طریقہ وارثی کی تعمیل و تلقین مخصوصاً بحکم سرکاری کہ ہمارا کوئی سجادہ نشیں ہنس ہو سکتا اس کی کامل طور پر پابندی

**ج** ذخیرہ برکات سرکار عالم پناہ کی تلاش و اجتناب اور قرآن کا احترام و تحفظ کامل۔

**ج** آستانہ فیض کاشت نہ کی خوبست اور اس کی ترقی کی کوشش کرنا اور ترسٹ کیتی کو ہر ایک ایسا درد دنیا اور ضروریات کی جانب نماص طور پر توجہ کرنا

**د** فقرائے وارثی میں اگر دارتباع باہمی کی صلح بلیغ کرنا

**د** فقرائے وارثی کے مراتب کا الحافظ

**د** فقرائے وارثی کو ہر قسم کی امرکانی مدد کرنا

**ح** فقرائے وارثی کی تیار رازی پہنچ دیکھنے کا اہتمام کرنا دنیز عام فقراء و مسکین کا انتظام کرنا

**ط** اس حلقة کو ملکی سیاست سے کبھی کوئی تعلق نہ ہو گا اس

**ب** فقرائے وارثی کو بتا بامکان بے اعتدالیوں سے رد کرنا

**ب** سیدنا چشت جو خاص طور پر سنجاب حلقة ہوتا ہے اس کا انصراف و انظام اور نیز وہ عرض جو ذیگر اصلاح میں غلامان وارثی نے سفر کئے ہیں انکی اصلاح و ترقی کی کوشش

۱۔ چونکہ فریضان دارثی سے بلا قید تدبیر ارادتمند مستفیض ہوئے تھے جن میں علادہ مسلمانوں کے سہند و عربی ای یہودی، پارسی وغیرہ بھی شامل تھا اس نے فقراء دارثی کے لئے بھی اس کی تعلیمیہ لازمی ہے۔

۲۔ چونکہ حضور کے وصال کی تاریخ کم صفر المظفر ۲۳ھ مطابق، امر حبیت سبب ہے اسی مناسبت سے علادہ عس شریف ماہ صفر المظفر کے جو بمحاب ٹرست کیشی ہوتا ہے فقراء دارثی نے، ارتاریخ ماہ حبیت اس یادگار کے قائم رکھنے کو رکھی ہے اور بنیظوری ٹرست کیشی یا مہ حبیت آستانا اللہ س پر ہوتا ہے۔ جس اخراجات کا نام دکال انتظام فقراء دارثی کرتے ہیں

## ہمراۃ شرکت حلقة

الف اقامت مہران حلقة دفعہ ۳

۱) رکن ۲۵، رفیق ۲۵، معادن

اس حلقة کے مخصوص رکن احرام پوش ہوں گے جن کو خرچہ فقر خاص حضور قبلہ عالم پناہ کے دست عطا پا ش سے ملا ہوگا۔

ب) رفقاء حلقة جن کا بیان آگئے آتا ہے وہ بھی اراکین کی خاص اجازت سے جماعت اراکین میں شامل کئے جاسکتے ہیں۔

ج) اراکین حلقة کے احرام پوش رفیق حلقة کے نام سے موسم ہوں گے۔

ذ) اور دیگر فقراء بھی جن کو اراکین اپنے کسی جلسے میں نامزد کریں گے وہ جماعت رفقاء میں شامل ہوں گے۔

د) غیر احرام پوش حضرات جو بمحاجنہ تہذیب رکھی شرکیہ ہونا چاہیے اس کے وہ کم سے کم ایک رد پیس لائے فیں ادا کرنے پر شرکیہ حلقة ہو سکیں گے وہ معادن حلقة کے نام سے موسم ہوں گے۔

## مشروطہ حلقہ

د فوہاف) اس حلقہ کے عہدیدار ایک صدر۔ ایک نائب صدر ایک ناظم ایک خازن ایک مشیر قانون ہو اکریں گے۔

(ب) عہدیداران باستثنائے خازن و نائب ناظم جماعت اراکین سے منتخب ہو اکریں گے لیکن نائب ناظم جماعت رفقا میں سے بھی منتخب ہو سکے گا۔ خازن ہمیشہ سماوینہ جماعت معاوین سے ہو گا۔

ج۔ سرکار عالم پناہ کا دیرینہ احرام پوش تابقارے چیات ظاہری صدر حلقہ ہو گا اور اس کا جائزین بھی اسی اعتبار سے لیا جائے گا مگر سرکاری احرام پوش نہ ملنے کی صورت میں صدر حلقہ تین سال کے لئے اُن رفقا میں سے منتخب ہو اکرے گا۔ جو اعضا زادی طور پر جماعت اراکین میں شامل کرنے کے ہوں گے۔

د۔ نائب صدر حلقہ اراکین حلقہ میں سے مدت تین سال کے لئے منتخب ہو گا۔

د۔ نائب ناظم اراکین حلقہ میں سے یا رفقا کی جماعت سے تین سال کے لئے منتخب ہو گا۔

ز۔ معاوین حلقہ میں سے خازن حلقہ تین سال کے لئے منتخب ہو گا۔

ح۔ مشیر قانونی کوئی دکالت پیشہ شخص ہو سکتا ہے اسی کے وہ معاوین حلقہ ہو یا نہ ہو اس کا انتخاب مجلس سلطنت کر جی۔

ن۔ ناظم حلقہ اراکین میں سے تین سال کے لئے منتخب ہو گا۔

د فوہاف) حلقہ کا ایک سالانہ جلسہ موقوع میں ۱۰ کا تک ہو اکرے گا جسیں ناظم حلقہ سالانہ کا درائی پیش کرے گا۔

د فوہاف) حلقہ کا خاص جلسہ ضرورت اُس وقت بھی ہو سکتا ہے جب کہ صدر حلقہ حکم دے یا کم از کم پانچ اراکین و رفقا مشرک کہ طور پر تحریری سلطابہ کریں یہ جلسہ مخصوص تنقیح طلب امر پر عذر کرے گا اور اس کا کو مردم پانچ اراکین و رفقا کی مجموعی شرکت سے پورا ہو گا۔

دفنہ ۱۸۵) مجلس شنبلہ کا طلبہ سہ ماہی چاند کی ۲۹ تاریخ بعد مغرب ہو اکرے گا اس کا کورم تین اراکین و رفقا کی مجرعی شرکت سے پورا ہو گا۔

دفنہ ۱۸۶) اگر میعاد معینہ ختم ہونے کے قبل عہدیداران حلقہ کی کوئی جگہ خالی ہو تو اراکین حلقہ کا خاص جلسہ باتی بدلت کے لئے دوسرا عہدیدار منتخب کرے گا۔

دفنہ ۱۸۷) میعاد معینہ ختم ہونے کے بعد دہی عہدہ دار دبارہ کبھی منتخب ہونے کے بعد مجاز ہو نگے۔

## حصہ تعلیم و تلقین میں حلقہ ارشاد

دفنہ ۱۸۸) اراکین حلقہ اپنی و رفقا کی جماعت سے ایک یا ایک سے زائد اشخاص کو مختلف مقامات پر تعلیم و تلقین کے لئے متعین دامور فرماتے رہیں گے جن کے نگرانی کا حلقہ خاص نظر رکھے گا۔

دفنہ ۱۸۹) شخص یا اشخاص متعین کی طلب پر کسی خاص رکن کو برائے چند یوم خاص تعلیمات دیغیرہ کیلئے متعین کرنے کا حق مجلس شنبلہ کو مرو گا۔

دفنہ ۱۹۰) تدبیرات دارثی کے متعلق جملہ غلط فہمیں کا زوال ابڑتی ہے سن کرتے رہنا حلقہ کا ادل وض نہ ہو گا۔

دفنہ ۱۹۱) عام اور خاص احکامات دارثی کی پابندی کی تائید اور اس کی جاپن پر تال کا انتظام ہر ہمکن طریقہ سے کرنے کے لئے تین اراکین کی ایک جماعت احتساب ہو گی۔

دفنہ ۱۹۲) کسی رکن یا فریق حلقہ کے تعاون کامل تحقیقات کے بعد جماعت احتساب کو اگر تسلیم جوش طور پر علوم ہو کہ مشربی یا اخلاقی فروگذشت سرزد ہوئی ہے تو اس کی اطلاع حلقہ کو دینی ہو گی جو ایک جلسہ خاص میں حسب حال اخلاقی سرزد ہجڑیز کرے گا۔

دفنہ ۱۹۳) اگر سزاٹ بجزء جلسہ خاص کی تعلیم سے انکار یا خاص تعلیمات کی ضریح خلاف ورزی پائی ہو تو اس کی سزا عزل رکنیت یا عزل رفاقت تک ہو سکتی ہے مگر اس انتہائی کارروائی کا حق صرف حلقہ کے سالانہ جلسہ کو ہو گا۔

دفنہ ۱۹۴) مختلف زبانوں میں تعلیمات دارثی کو شائع کرنے کے لئے ایک مخلوط مجلس اراکین و رفقا و معاونین

کی زیر نگران حلقہ ہوگی۔

دفعہ ۱۸) سترین کو تعلیمات دارثی کے متعلق تشنیج بخش جواب دینے کا انتظام کرنا حلقہ کا فرض ہوگا۔

## اخذیا رات و فرا میں

دفعہ ۱۹) حلقہ کے جلسہ میں صرف ارکین درفقا کو رائے دینے کا حق ہوگا سوائے مسائل مالیات متعلق

حلقہ جس میں معاونین کو ارکین درفقا کے ساتھ برابر رائے دینے کا حق ہوگا

دفعہ ۲۰) تعلیمات دارثی کے متعلق صرف ارکین کو رائے دینے کا حق ہوگا درفقا اس کے متعلق اپنے خیال کر سکتے ہیں مگر ارکین کو شمار آرامیں اس کو شامل کرنے نہ کرنے کے مجاز ہونگے۔

دفعہ ۲۱) ارکین کو حق حاصل ہوگا کہ کسی رکن یا فریض حلقہ کی کسی فرد گذاشت کی تحقیقات کریں اور ثبوت اس کی تحریری اطلاع ناظم حلقہ کو دیں۔

دفعہ ۲۲) رفقاء حلقہ کو حق حاصل ہوگا کہ صرف اپنی جماعت میں سے کسی فرد کی فرد گذاشت کی تحقیقات کریں اور ثبوت اس کی تحریری اطلاع ناظم حلقہ کو دیں۔

دفعہ ۲۳) معاونین صحفہ کو مالیات کے متعلق ارکین درفقا کے ساتھ پرہنس کا معاونی حق ہوگا۔

دفعہ ۲۴) حقوق و اختیارات صدر حلقہ حسب ذیل ہوں گے۔

۱) صدر حلقہ سر جلسہ کی صدارت کرنے گا۔

ب) صدر حلقہ تہذیب اعلان فیصلہ متعلق حلقہ کی تعمیر کرنے والا ہوگا اور اس کی امور کی سیاست کو مجھی جانے گی۔

ج) صدر حلقہ کو ضروری موقع پر حلقہ کے خاص عہد کے لئے حکم دینے کا اختیار ہوگا۔

۴) حکام دارثی کے متعلق اختیارات رائے کی صدارت یعنی خاص اعلان کے ذریعہ صرف ارکین حلقہ کو ناقابل شمار قرار دنیا صدر حلقہ کا حق ہوگا۔

دفعہ ۲۶) اکی تعییں میں حکامات کا اعلان صدر حلقہ فرمائیں گے

دفعہ ۲۷) فرائض ناظم حلقہ حسب ذیل ہوں گے۔

۵) وفر طبقہ کی تنظیم ذمگانی ناظم حلقہ کے ذریعہ ہوگی۔

ب اخراجات کی پوری پوری جو ابدی ناظم حلقة پر ہوگی۔

ج اوقات العقاد جلسہ مائے حلقة کا اعلان کرنا ناظم حلقة کا فرض ہو گا۔

د اطلاعات زیر دفعات ۲۲ و ۲۳ پانے کے بعد صدر حلقات نے العقاد جلسہ خاص تجویز کر کے اس کا اعلان کرنا حلقة ناظم کا فرض ہو گا۔

ه مجلس اشاعت کو ہر ممکن طرح سے مدد دنیا اور اُنکے کاموں میں آسانیاں ہم پہنچانا اعلقہ ناظم کا فرض ہو گا۔

دفعہ ۲۶ صدر حلقة کی خدمت مورودگی میں نائب صدر حلقة کو اور حلقة ناظم کی خدمت موجو دگی میں نائب ناظم حلقة کو دہمی حقوق و اختیارات ہونگے جو صدر حلقة کی ناظم حلقة کو اعلیٰ قدر مراتب حاصل ہیں۔

## مالیات حلقات

دفعہ ۲۷ سرماہی حلقة فیس و عطیات پر مشتمل ہے۔

۲۸ فیس سالانہ و عطیات کی رسید پر وہی شخص یا اشخاص و تخطی کرنے کے مجاز ہوں گے جن کو اس کام کے لئے نامزد کرے گا۔

دفعہ ۲۹ حاذن اسی تعداد میں رتوات حوالہ ناظم کریا گا جس قدر برآمد کرنے کا ناظم کو حلقة مجاز کرے گا۔ ان رتوات کی روشنی رسید پیش کرنے کے بعد حاذن حجہ جو ابدی ہی سے برئی ہو گا۔

دفعہ ۳۰ سوائے ان رقم کے جو شخصی مدارت کے لئے مشروط کردی گئی ہوں اور جو ان ہی مشروط بہایت میں صرف پسکیں گی۔ باقی جملہ عطیات اعزامی و مفت احمد حلقات کے لئے صرف میں لائے جائیں گے۔

## و فرمہ حلقات

دفعہ ۳۱ دفتر حلقة میں حسب ذیل حجہ ہوں گے جو ایکین ورقہ دعا دین کو ملاحظہ کرنے کے لئے مل سکیں گے۔

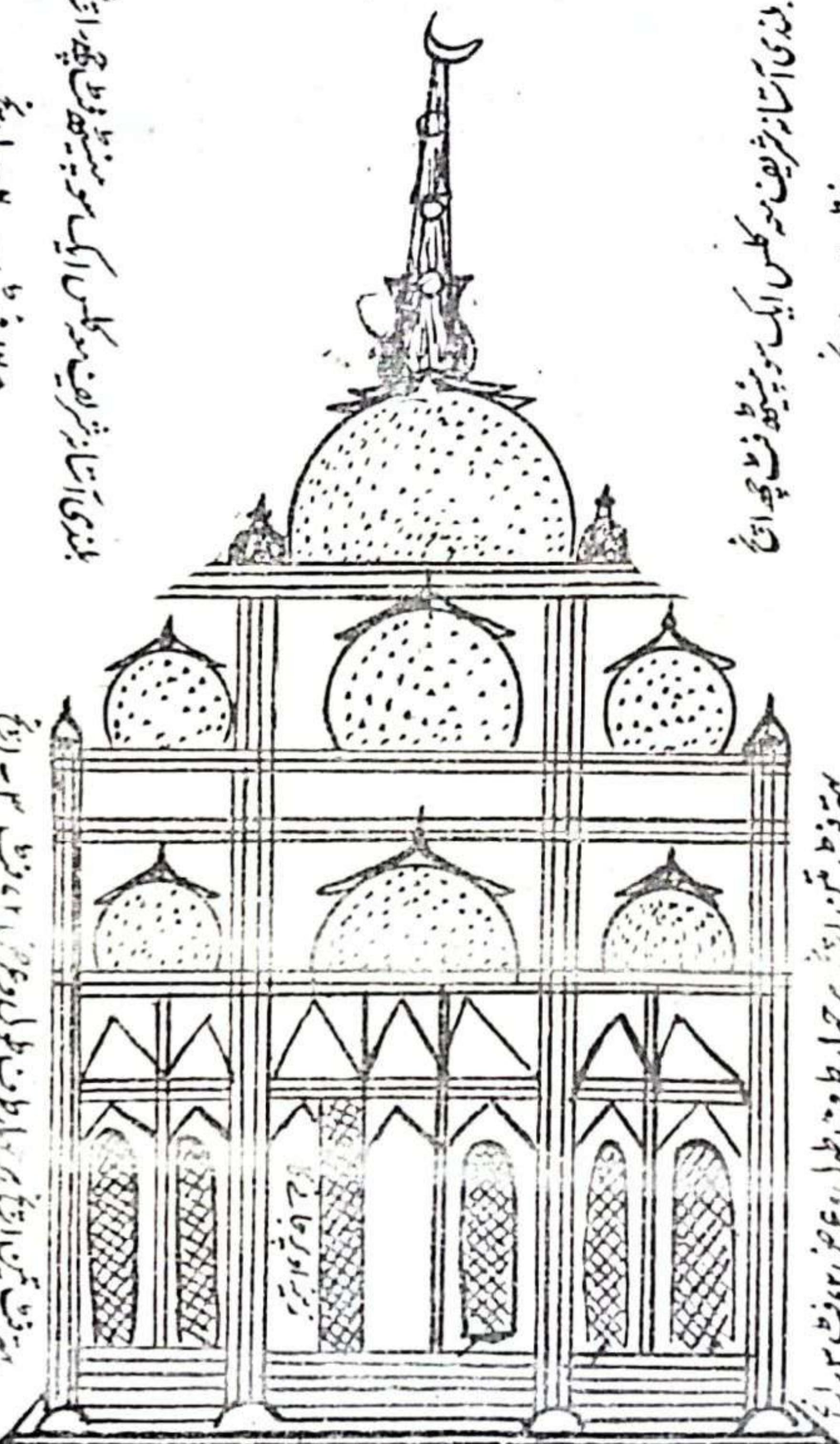
- ا) حسپر فہرست اسلامی ارکین حلقة نقید حروف تہجی  
 ب) حسپر فہرست اسلامی رفقاء حلقة نقید حروف تہجی  
 ج) حسپر فہرست اسلامی معادن حلقة مد پورا پہ  
 د) حسپر کارروائی جلسہ سالانہ  
 ه) حسپر کارروائی مجلس انتظامیہ  
 و) حسپر کارروائی شعبہ احتساب  
 خ) حسپر کارروائی مخلوط مجلس ارکین و رفقاء معادن برائے اشاعت  
 ح) حسپر مراسلات  
 ط) رسید و شنسی رسیدات حلقة  
 ی) حسپر جمع و خرچ

## املاں صدر کمروری

واضح باد کہ حلقة فقراء دارثی کی حسپری باضابطہ حسب منشاء ایکٹ ۲۱  
 شنبہ ۲۳ جولائی ۱۹۱۸ء میں ہو گئی ہے اور کل فائض حلقة ضابطے کے  
 ساتھ انجام پاتے ہیں۔

**رَأْمَمَ لِذَا عَهْدَ شَاهٍ وَأَرْفَى عَهْدَ عَنْهُ**

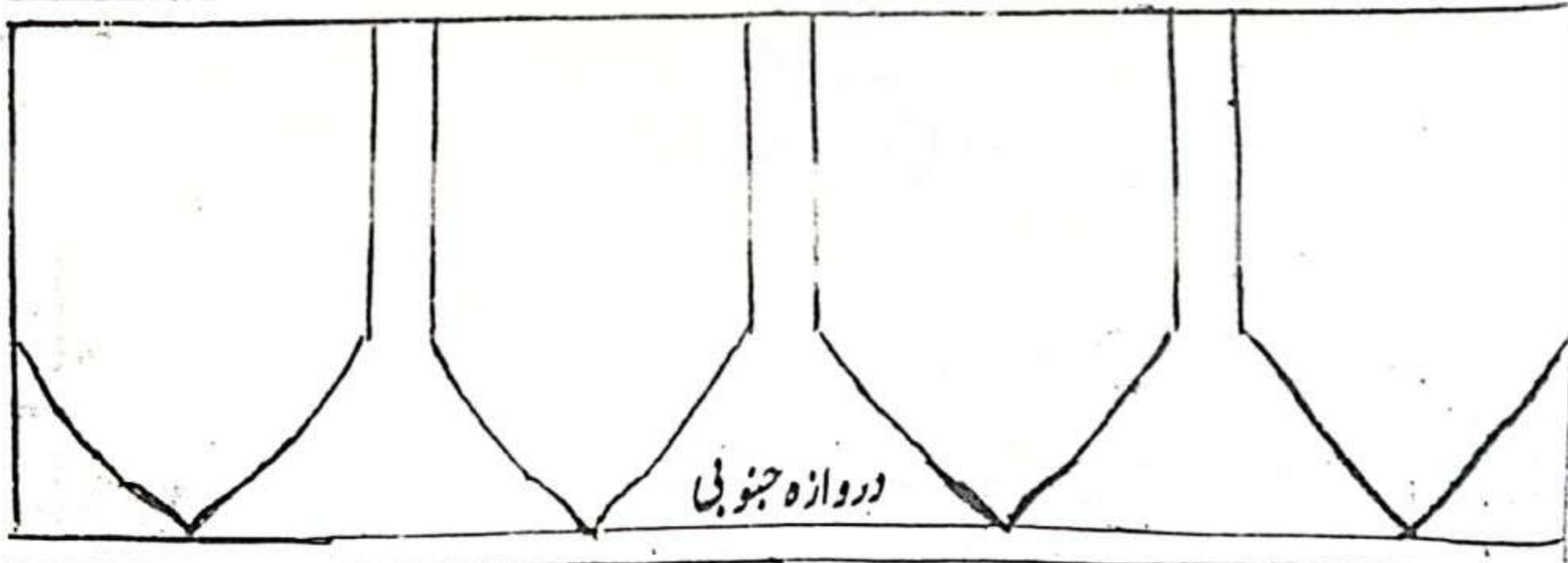
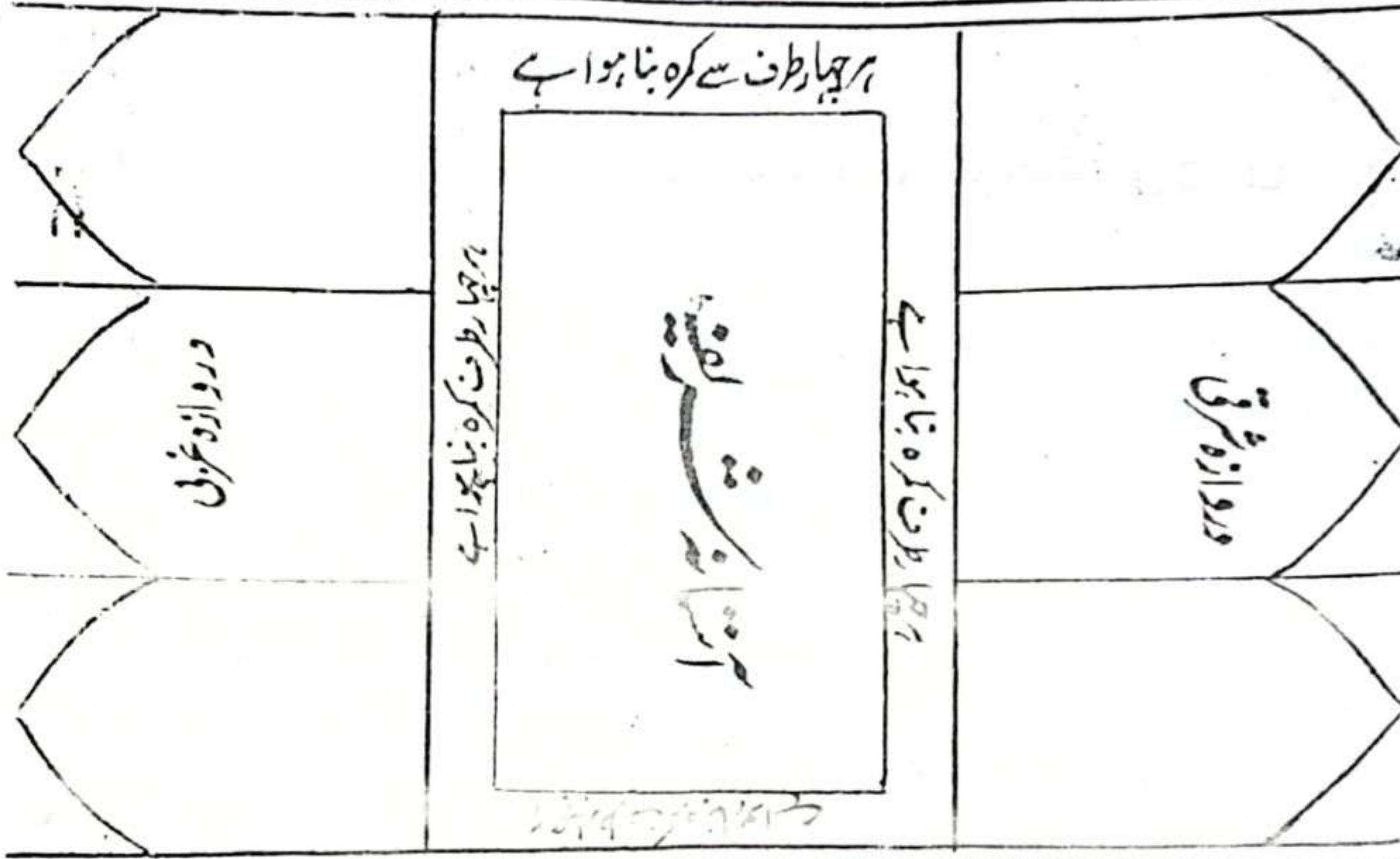
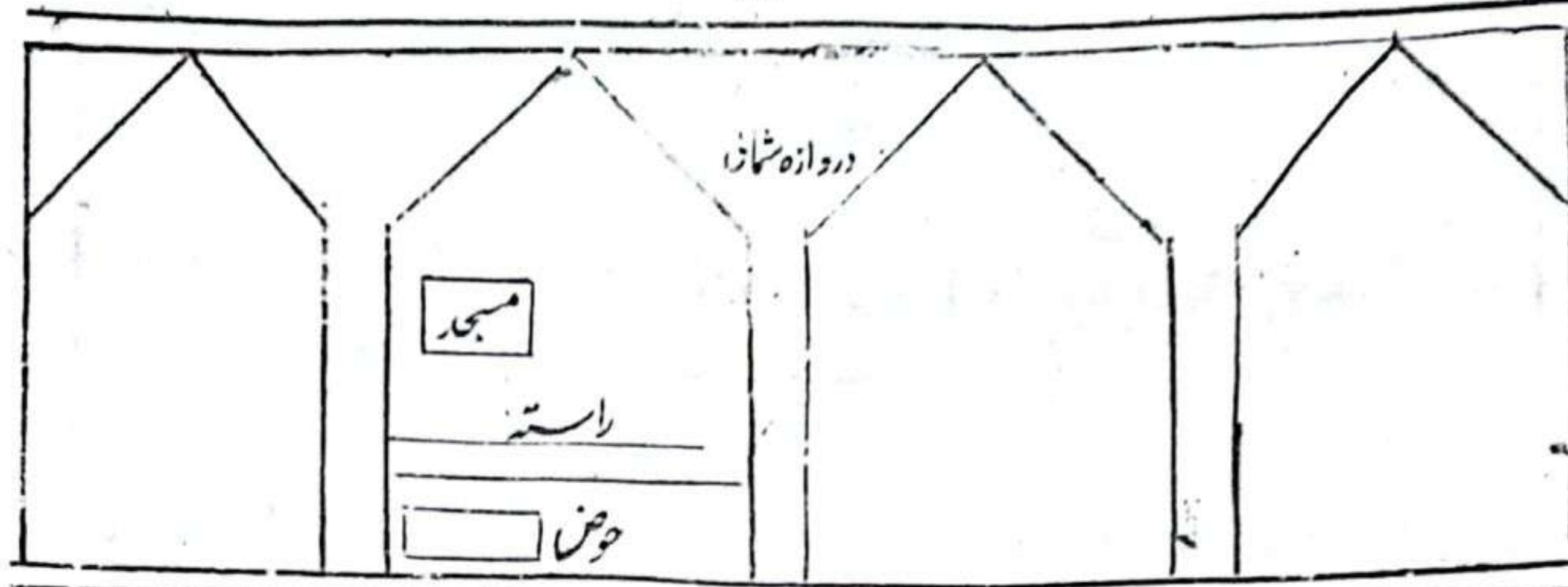
جے-۱۰۶۱۱۶ بیٹھ کر رکھا۔ اس کے بعد اپنے مختصر



بہتر فٹ تین ایکٹ ہر چار طرف طول و عرض - ۲۰ فٹ ۳۔ ایکٹ  
آستانا شریف پنج کا حصہ

چبوترہ آستانہ شریعت ہر چیز اور طرف اک سو اُمیں فٹ چھڑائیں ۔ ۱۱۹ فٹ ۶- اتنے

بیچوڑہ کا سے تکمیلیں ہیں، مگر جو اس کا ملک ہے اس کے ایک سو انگلی فٹ جگہ ایسے۔ ۶۱۱ فٹ، ۶۔ ایسے



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

## حمد و لعنت

لَقَدْ سَمِعَ اُولُو الْجَنَاحِيْنَ وَعَنْهُمْ لَوْا لِهَا  
وَلَعْنَتْ يَارِيْخَاتِهِمْ اكْلَبْنِيْنَ امْرُوْسَلِيْنَ النَّبِيِّ اكْلُهِيْ  
خَضْرَوْتَ مُحَمَّدَ مُصْطَفَى اَ حَسَدَ بِهِ تَبَّى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالْحَمْبَابِ اَ جُهَيْمَيْنَ قَاسِلَامُ عَلَى  
مَنِ تَبَّعَ الْفُرْدَى هُدَى

## إِنَّمَا كَانَ كَانَ إِنَّمَا

حمد و لعنت کے بعد واضح ہو کہ انسان کا صلی الاطلاق جناب پھر درکائناں عالمیہ النسلوۃ  
والسلام تھے جن کی تعلیم و تربیت کافہ امام کی بہنیت کے لئے خود پر وہ گار عالم نے کی روز  
ازل سے ہی خداوند کریم نے سے ای فیض و کرم اور مجیع برکات و حسنات و صاحب سماک  
و سدرک و عین تو پیدا ذات بزرگ بنا کر خاتم النبیین سیدنا نبی مسیح کا حظا ب عطا کیا۔  
إِنَّمَا كَانَ رَبُّكَ الَّذِي خَلَقَ اكْلَإِنْسَانَ مِنْ تَلْقَى هُدَى اپنے رب کا  
نام لے جس نے تجھے پیدا کیا جس نے ایک گوشت کے لوگوں کے کو انسانیت کا جامہ پہنایا۔ خداون  
 تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ محض انسانیت اور اکل انسان سیوی کی داننا سیوکا کے  
پورے صفات اور صاحب تکیں لو۔ لادی لکھا خلقت اکل فلادی تھے خداوند کریم  
نے ہم سب کی بہایت کے لئے آپ کو بھیجا خدا ہمارا طالب اور اُسی سے ہمارا نہور ہے۔  
لَكُنْتَ كَنْزًا أَنْخَيْنَا فَأَخْبَيْتَ أَنْ أُشْرَقَ فَخَلَقْتَ الْخَلْقَ هُدَى

میں اک مخفی خزانہ کھا میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا کیا۔

## محفوظت الہی کا ذکر اور اُس کے شعرو ط

مگر شرط یہ ہے کہ انسان قیل و قال اور فیضانیت کو پڑھ کر صاحب بہادیت و منہر بوبیت ہو کر عرفان الہی حاصل کرے مگر غیر اے اللہ لا يَخْفِي عَلَيْهِ شَيْئاً وَمَنْ عَرَفَ ذَلِكَ فَقَدْ طَالَ إِسْمَانَهُ جسے خدا نے تعالیٰ کو پہچانا اُس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی اور اپنی زبان کو بند کر لیتا ہے یا کھول دیتا ہے مگر جان لینا چاہیے کہ جب خدا نے تعالیٰ عین مخلوق ہو کرنا چاہیے۔ مقام قاب اور مقام روح مخلوق ہیں۔ ان سب مقامات تے گذر کر مقام سترہ میں پہنچتا چاہیے جو مقام مخلوق ہے جہاں بندے کو اپنے پروردگار سے راز دنیا حاصل ہوتا ہے بندے اپنے رب کو یاد کرتا اور پروردگار اپنے بندے کو جیسا کہ اُس نے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمائے فا ذکر و نی اذکر کم کم دشکش و لبی و دنگوڑ دن د تم یاد کر میں تھیں یاد کر دیں گا مگر میں چاہیے کہ سیری سکر گزاری کر دنہ کر کھران انت۔ اسی لئے زندگی یہ ہے بُنْهُ وَ الْلَّهُ يَقْبِلُ اللَّهُ فَإِنَّقَ النَّفْسِ۔ اپنا نفس چھوڑ کر تم خدا کی طرف آمد خدا نفسیت چھوڑنے والے کو اپنے پاس جگہ دیتا ہے۔ نفسیت اور آرام ٹلبی کے سچے خدا کے حقوق کا خون نہ کرے۔

جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے صن لئہ یوئی دا انصیو س الدّاریہ لَهُ يَقْبِلُ اللَّهُ لَهُ فُوضُ الْوُقْتِ جو کوئی خدا نے تعالیٰ کے مقرہ فرض کو ادا نہ کرے خدا نے تعالیٰ اُس کی کوئی عبادت قبول نہیں کرتا مگر جس طرح یہ کرنا زندگانی کے بردان دیگر ذکر و اذکار قبول نہیں اسی طرح بدن ذکر دا ذکار کے منازع قبول نہیں۔

اگرچہ اس طرح سے خالی مکریں لگاتے لگاتے پیچھے کیوں نہ پڑھی ہو جائے۔ سلطان الا ذکار ذکر غیر مخلوق برزخ اسم اللہ و اسم اللہ و اسہم ہو ہے ذکر ہو سے فیکر مقام فنا فی اللہ میں غرق ہوتا ہے۔

## بَدْوَنْ ذِكْرِهِ كَمْ هُرَسَ السَّرْمَدُ هَوْلَىٰ كَمْ

اسی لئے جناب سردار کا نتات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ نفیں یعنی وجہ بغیر ذکر کر لائیں چاہئے بیوں ذکر اللہ کے جو سائنس نکلے وہ مردہ ہے۔ ذاکر صادق کافیں ذکر کے سبب سے ایسا ہو جاتا ہے اور دل روح سے اسیم اسٹے ہے اور اسکم اللہ تو حید ہے اور توحید غیر مخلوق ہے موحد الہ تو حید مخلوق اسی کو صاحب ستر کہتے ہیں۔

چرا پیشتم نہ بیند خوشنیں را کہ نفع کشہ باید رہن را

## عَلَمُكَمْ كَيْ رَاهٌ اوْ مَرْشِيدٌ كَارَاهُرْ هُونَا

علم کیا ہے راہ ہے اور مرشد کیا ہے رہبر ہے راستہ بیوں رہبر کے نہیں ہو سکتا اسی سینہ جو خود راہ ہوتا ہے وہ مگر اس ہو جاتا ہے اور جو کسی کے سہراہ ہوتا ہے کامیاب ہوتا ہے اسکی طرح طالب صادق مرشد کے ذریعہ اپنے مقامات طے کرتا ہے۔

پہلا مرتبہ اس کے لئے تمامی ایشخ اور دوسرا فنا فی الرسول اور تعمیر اقامتی اسٹر کا ہوتا ہے اس صحن و مقام و اذکر رَبِّكَ إِذَا أَبَيْتَهُ

بہر قلت بیدار رہتا ہوں اور کسی وقت اس سے غافل نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اُنیں شناختوا  
الْجَوَّحَتِيَّ تَقْنِيقُهُو اَفْهَمَا تَحْبَبُو وَنَهْجُهُمْ بِهِجَانِيَّ كَذَنِیْ سَكِّیْ تَوْقِیْلَهُ تَهْرِیْزِیَّ مَنْدِدَهُ سَنْدِدَهُ  
جزر دل کو خرچ نہ کرو مگر لاگوں نے کیا سمجھا ہے کہ ہم بدلوں اپنا جاں دمال خرچ کے سارا سب دن سا جاں  
کر لیں گے۔ خدا نے تمامی فرمایا ہے طو او شنو بُو او کا تَسْهِيْلَهُ فُوْرَاتَهُ لَا يُجْمَعُ الْجَمِيْعُ فِيْنَ  
تم بقدر حضورت کھاؤ دو در پی اور بیجا صرف نہ کرو۔ مگر نفس و شیطان کیا کہتا ہے۔ غوب کھانا د اور  
بیو اور خدا کی رہم میں کچھ بھی نہ دو۔ یہ نہیں جانتے کہ امکیں روز آئیں مرنے ہے خدا کو منہود کھانا ہے اسے

اُسے کیا جواب دیں گے الموت حبسو تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس الحبیب موت ایک پیلی جو دوست کو دوست سے ملتا ہے۔ کل نقشِ ذائقہ الموت ہر ایک جان موت کا مرد چکنے والی ہے۔ بالکل فردگذشت کئے ہوئے ہیں ساغر غفت پی کرست ہو رہے ہیں مخلوقِ حق کے سامنے خالق کا حق بھولے ہونے میں جس کا نتیجہ یہ نہ تھا ہے عن کائنات فی ھذا اعْمَى فَهُوَ فِي الْأَخْرَى لَا كَغْيَى جو دنیا میں خدا سے غافل رہا۔ آخرت میں کبھی خدا سے غافل رہے گا۔

## اہل علم اور اہل فتنہ کا سیاں

اہل علم کیا ہیں اہل روایت اور اہل فتنہ کیا ہدایت روایت ہدایت کے لئے ہے نہ کہ طلب زوال کے لئے خوب دینار درم مگر اہل اور بدعت ہے جس کے لئے جناب سردار کائنات ملیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ایں عَلَیْهِ حَنَّ لَآلَّتْ حَنَّ لَهُ فِي الْمَتَّارِیں بدعت مگر اسی ہے درزِ خصوصی سے کیا گلی

شیطان صحیح کے وقت طبلہ بجا تما اور دنیا کو زیب دزیست سے گراستہ کر کے اُس کے طالبوں کے سلنے لاتا ہے اہل ہوا وہوس اس سے بغلکر موت ہے اس سے باہم کرتے ہیں اور ہر دو روز اسی کا ذکر و تذکرہ کرتے رہتے ہیں شیطان حوش ہوتا ہے کیونکہ دنیا اسی کی تباہ ہے اور اہل دنیا کو اس کی ذریت ہیں یہ سب طالب دنیا اس کے تا اجدار بنتے ہیں اسی لئے فرمایا ہے قَرْبُ  
اللَّهِ يُنَاهِي رَأْسَ كُلِّ عَيْنَادٍ وَ حُبُّ الدُّنْيَا كُلِّ حَهْيَةٍ۔ ترک دنیا کل عبادت کی اہل ہے اور حب دنیا کل گناہوں کی جڑ ہے جو دنیا کی محبت اپنے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی رکھے دہ بھی اپنے آپ کو شیطان کی ذریت میں سے جانے۔

چنانچہ جناب سردار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے حُبُّ الدُّنْيَا وَ الدِّينِ كَلَّ يَسْتَعْ فِي قَلْبِ كَلْمَاءِ النَّارِ فِي إِنَاءِ وَاحِدٍ دین دنیا دنیل کی محبت ایک دل میں ہیں

پہنچتی ہے میں طرح آگ دی پانی اک برتن میں ہنس رہ سکتا۔

## کامل کا قصہ میر حسین کریمی پھائی

بہت سے ریا کارا پنے آپ کو بزرگ اور مقدس بناتے ہیں اور درحقیقت ان کے دل میں بہت دنیا بھری ہوتی ہے لیکن لبلا ہر جدت دنیا کے دعویدار بنتے اور خالق اللہ کو دھوکا اور فرب دیتے ہیں گواہ حضور ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر درحقیقت وہ خدا سے دور ہوتے ہیں۔

چوں بیا لمیں آدم ردی سہت

پس بہر کا کس بنا برداد دست

دہ اپنے آپ کو اہل مجلسِ محترم شارکرتے ہیں مگر وہ اس مقام سے یخبر ہوتے ہیں اہل مجلسِ محمدی صلیعم پانچ قسم پر ہیں۔ اہل شہر لعیتِ خواب میں زمین پر مختار محمدی صلیعم سے مشرف ہوتے ہیں اور اہل طریقت مرانیہ میں۔ اور اہل حقیقت مکاشتفہ میں۔ اور اہل معرفت مقامِ روح اللہ میں مجلسِ محمدی صلیعم سے سر فراز ہوتے ہیں جسم زدن میں ہنر و استفراط حاصل کر کے مقامِ حضور میں پہنچتے ہیں کیونکہ فقرہ اک دنیا نے ناپیدا کنار ہے یہ مقامِ سدرۃ الملکتہ روح العالمین اور صاحب حق الیقین کا ہے۔ کہ جہاں اہل دنیں پہنچ کر وہاں کام شاہدہ کرتے ہیں یعنی عشق و محبت ہے کہ مذہب و صفات تحریر و تقریر کتابِ دنیا میں جس کی بحث نہیں۔ بلکہ وہ فیضِ رب الارباب ہے جو شدق داشتیاں اور خلوص و اخلاص سے حاصل ہوتا ہے۔ جناب سردار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت رب الارباب سے معراج کے روزِ دلپس آئئے تو عاشقان خدا نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے پروردگار کو دیکھا تو آپ نے فرمایا ماں دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ من رَأْتُ نَقْدَنَّهَا إِلَى الْحَقِّ جس نے مجھے دیکھا تو یا اُس نے خدا کو دیکھا۔ علامائے آپ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ نے خدا کو دیکھا آپ نے فرمایا وَ حَمَّا يَنْطِقُ عَنِ الْهُوَى ہما مایغیرِ کھپڑے اپنے جوی سے ہیں کہتا۔

## طائیں کسی دو کام کا محتاج نہیں ہوتا

جبے کے اللہ کافی ہے اُسے کافیہ اور شرح ملا کی ضرورت نہیں جبے خدائے تعالیٰ ہدایت کوے دہ ہدایہ اور کنز الارکوں کا محتاج نہیں جو شخص خدائے تعالیٰ سے واصل ہے اُس کے نڑے و کمپ تھیں علم صرف و نحو و اصول و منطق لا حاصل ہے علم عین ثواب ہے لیکن دوزخ سے بچات اور بہشت کا ثواب اہل حجت کو درکار ہے۔ اور نفس سے محاسبہ و چہاد کرنا اور اُس کی یاد میں دل جلانا درویشوں کا کام ہے اُنھیں نہ عذاب سے کچھ بحث اور نہ دوزخ و جنت سے کچھ سروکار اللہ بس مساوی اللہ ہو س۔ تقول

ما سقیانِ کوئے دلدارِ یکم رج دینا د دین نہیں آریم  
بلبل نہیم کز قضا و قدر اُوفتادہ جد از گلزارِ یکم  
علم سراسرا کمپ یاد داشت و حساب ہے اور فقیری ذکر نہ کر عشق و محبت حقیقی اور  
طلب دیدا رہے

## اہل عالم اور اہل فقر کی مہمیں!

کیونکہ عالمیہ ظاہر بمنزلہ حضرت موسیٰ علیہ بنیاء ملکم آصل اصواتہ و اسلام کے اور فقر بمنزلہ حضرت حضرت علیہم السلام کا قبۃ السورہ کہنے میں نہ کوہ ہے کہ حضرت حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس گفتگی میں کہ وہ خود ہی سوار تھے اُس کا تختہ توڑ ڈالا اور امکب لڑکے کو ماڑ ڈالا اور دیتیم، پچوں کی دیوار توڑ کر از سر نویفت مضبوط بنیادی حالانکہ خود ناقہ ہے تھے اور اُس بستی والوں نے انہی مہمان نوازی بھی نہیں کی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان تینوں پر اعتراض کئے بھیں کے جوابات اُنھیں حضرت خضر علیہ السلام نے بتائے اگر کوئی فقیر نظر پر لکھتا ہی ریاضت اور رحمت و

شفقت اٹھاتا زہر و تقویٰ کرتا رہتا ہو مگر ابھی توحید و قائم فنا فی العرش نیں اپنے بخانے مانے  
کرو، ابھی گراہی کے سیدان پڑا ہوا ہے اسے وسیلہ دھونڈنا چاہئے۔

## قیصر کامل کوئی خلا مشع کام کرنا

مَنْ هُمْ فَقِيرُ كُوئي خلاف ترسِّى هام نہیں کر سکتا اور نہ کسی سنت بندی معلم کو ترک کر سکتا ہے جناب مرسد  
کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اذا رَأَيْتَ رُجُلًا أَيْطَرَ فِي الْهُوَاعِ فَإِنَّكُلَّ  
النَّارَ وَنَمِشِي عَلَى السَّمَاءِ وَتَرَدِّي فِي سَمَاءٍ مُسَكِّنٍ فَاضْفَوْبَهُ بِالْتَّغْلِيلِ ۝  
جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو کر وہ ہدا میں آؤتا ہے آگ کھالتا اور دریا پر چلتا ہے با وجود داں  
کے اس سیری کوئی کوئی سنت کر دی تو ۹۰ سے تم جوتی سے مار د

## مرشد کامل کا صاحب حضور ہونا

مرشد دہ ہے کہ صاحب حضور ہونہ کے طالب دینا شری دل اور نہ طالب بہشت د  
حور دنصور مرشد کامل اسے کہتے ہیں کہ طالب پر ریاضت کا دردرازہ کھول دے تعالیٰ میں  
خلوں میں یادس حلوں میں یادپیغ میں یا ایک چلدہ میں یا میں روز میں یادس روز میں یا پانچ روز  
یں یا ایک ہری روز میں ملکہ چشم زدن میں کل مقامات ابتداء سے تک طے کرادے اور مکمل جوہی  
حلوں میں ہو چکا دے راہ باطن میں طالب کو عراج حاصل ہوتی ہے نہ کہ بدعت دا ستہ راج اور  
ذکر حقیقی دہ ہے اور عشق توحید اور شرق داشتیاں بھی اس پر مکمل ہو جاتا ہے بجز ذات الہی  
کے اور کچھ خیال نہیں رہتا خواب اور بیداری برابر ہو جاتی ہے۔

## عمل کیلئے ایک حرف نہیں کو

علم حقیقی ایک حرف ہے طالب صادق کو دی کافی ہے اور وہ حقیقی علم یہ ہے کہ طالب بجز ذات الہی کے اصول اور امور سے مطلق حرام ہے اسی لئے کہا گیا ہے **الْعِلْمُ نَكْتَهٌ وَكَتْبٌ لِّهَا إِلَّا لِجُهَّا** ایک علم حقیقی ایک راز ہے باقی علوم جہاں کے لئے ہیں علم تھوڑا ہو یا بہت عمل کیسا تھا بفیدہ ہونا ہے درستہ مختص دیاں جان ہوتا ہے علم باعمل ہی باکمال بنتا ہے درستہ کتنا ہی پڑھے صاحب علم بد خصال ہوتا ہے۔

علم صرف و نحو خوانی یا علم فنستہ دا صول  
ایں ہرہ جہل است دعاظمت جز خدا کردن اصول

## علم کوئی کی صیلہ پڑھنا اور اُس کا حصہ ہوں

فیر کو علم حق تعالیٰ نے سکھا دیئے نہ مگر جیز نہ کے۔ بباب سردر کاتات علیہ الفضلاۃ والسلام کو مدد کئے تعالیٰ نے سکھا یا آڈیپنی سرپی تربیت نہیں پر درگار نے کی طالب کو چاہیئے کہ مستقل مزاج رہتے کالیف دعماں بیساکی کے کچھ کہنے سنتے سے بے راہ نہ ہو جائے خدادند کیم نے فرمایا ہے۔ **وَلَقَدْ كَرَّهَ مَنَّا بِنِي آدَمَ** ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی ہے اس بزرگی کو قائم برکم، اور لوگوں کے آزار دینے سے پریشان نہ ہو جائے تو حیدر شاہت قدم رہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ستجید اللہ آنہ لا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمُلْكُ وَأَوْلُ الْحِلْمِ  
**قَاتِلُهَا يَا الْقُسْطُطِ** خدا شہادت دیتا ہے کہ اُس کی ذات ایک ہے اور فرشتوں نے اور اہل علم نے بھی انصاف پر ہر کوشش ارت دی کہ بجز اللہ کے اور کوئی معبود نہیں۔

## اہل علم کی نظر سبب پر اور اہل قصر کی نظر سبب پر ہوتی ہو

اہل علم کی نظر سبب پر ہوتی ہے اور فقراء کی نظر سبب پر اباب کا پیدا کر زیو الخدای تعالیٰ نے فرمایا ہے **وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ** جو خدا پر بھروسہ کرے تو وہ اُس کے لئے کافی ہے جناب

ب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے **أَللٰهُمَّ إِنَّكَ لَكَ وَلَا عَنْكَ بُشِّرٌ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا يُؤْمِنُ بِي فِي نَفْرَةٍ**۔  
 جسی تھارے لئے ہے اور عقیبی ابھی تھارے لئے ہے مجھے مولاً بس ہے بلاؤ کہتے ہیں کہ فقراء کیا بیوقوف  
 نہ ہوتے ہیں مگر انھیں یہ نہیں حلوم کہ صرف اکم اللہ سے وہ لوگا کہ سب کو بھول جاتے ہیں یہاں  
 کہ اگر عاشق باللہ و اصل الی اللہ ذکر و فکر و کرامت دیغزہ سب کو فروگذشت نہ کرے تو وہ  
 محضر ہرگز حاصل نہیں کر سکتا۔ **مَنْ أَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْوُصُولِ فَقَدْ كَفَرَ أَشْوَدَ رَجْسِ**  
 بیو۔ مجھے دصالک کے بعد عبادات کی اُس نے خداۓ تعالیٰ کے ساتھ کفر و شرک کیا خداۓ تعالیٰ نے فرمایا  
**إِنَّمَا يَنْهَاكُ حَتَّىٰ يَأْتِيَكُ الْيَقِينُ**۔ خدا کی عبادات یہاں تک کر دکہ انھیں یقین آجائے۔ لکھ جفروی  
 ایک جواب ہے اور قرب ایک بذاب ہوتا ہے تا و قیمتیکہ مقام ننانی انفا اور توحید مطلق میں  
 نہ ہو جائے پھر اس مقام پر مشاہدہ بجا ہو اور مشاہدہ ہو جاتا ہے۔

## مُرَاقبَةُ الْمُكْبِرِ

مُراقبہ اُسے کہتے ہیں کہ جب آنکھیں بند کرے مُراقبہ میں ہو کر جہاں چاہے وہیں پہونچ جائے ظاہری  
 نہ آنکھیں یہ حال و احوال نہیں رکھتی یوں دیسیے آنکھیں بند کرنے کا مُراقبہ نام نہیں ہے اسی طرح  
 اس بند کر کے نیچے رہتا تو بنا کا مُراقبہ ہے کہ وہ چوہڑ کے سکار کے لئے چپ خاموش یعنی رہتی ہے  
 یہ مُراقبے زالی اس آیتہ کے مصداق ہیں۔ **وَمَنْكِرُ فَوَاهَكَهُ اللَّهُ خَيْرُ الْمُأْكِرِ إِنَّمَا**  
**الظَّالِمُونَ** کا کہا اور خدا نے اُن سے دھوکا اور خدا کا وھ کا اُن کے کمرتے ٹرھ کر ہے مُراقبہ اُسے  
 ہے ہیں کہ مرشد طالب اللہ کو مقام حضور اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہونچا کر وحدانیت میں بزرگ کر دے۔  
 بشر طیکہ طالب صادق ہو مَنْ حَلَبَ الدُّنْيَا فَهُوَ طَالِبُ الدُّنْيَا وَمَنْ طَلَبَ الْعُقُوبَ  
 فَهُوَ لِلْعُقُوبَ وَمَنْ طَلَبَ الْمُؤْمِنَ طَالِبُ الْمُؤْمِنَ جو کوئی کہ دینا طلب کرے  
 یا کا طالب اور جو عقیبی طلب کرے وہ عقیبی کا طالب اور جو مولا کو طالب کرے وہ مولا کا طالب ہے۔  
 فقر کیا ہے وہ ایک صورت زیاد ملیح ہے وہ ایک فتحہ صحیح ہے جو اسیاتے اللہ سے پاک ہے زدنوں  
 ہاں اُس کے دیدا رکے مشتاق ہیں جس نے اس نئی کو دیکھا رہ خداۓ تعالیٰ کے نزد دیک پہونچ گیا۔

سرتی فقر برخدا ہے فقیر کا کان کلام اللہ سننے کے لئے ہے اور اس کی زبان سے اُس کے پڑھنے کے لئے  
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﷺ اللَّهُمَّ الصَّمَدُ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ إِلَيْهِ شَفِيعٌ إِنَّمَا أَحَدٌ  
کہہ داے ہمارے جیب صلتم کہ دہ ذات پاک جس کا نام اللہ ہے ایک ہے دہ معبد بحق بے نیاز  
ہے نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور کوئی اُس کا سہر نہیں دہ اپنی ذات دھفات میں لکانہ ہے  
فقیر کا دشمن درد نوں جہاں میں رو سیاہ ہے۔

## علم ظاہری اور اعمام عظیم کا حکایہ

علم ظاہری سربرداری اور شخص قیل و نال ہے اکثر علماء اس کم آعینتم کو نہیں جانتے پہچانتے اس  
لئے کہ ان کا وجود اسکم آعینتم کی عظمت سے خالی ہے اسکم آعظم وجود بے عظمت میں اتر نہیں کرتا اگرچہ  
اُسے کوئی جانتے اور پڑھا بھی کرے۔ اسی طرح سے اس کم ذات اس کم اللہ وجود پیدا میں ثابت نہیں کرتا  
اگرچہ کسی کامل دکیل کامل و مکمل نے اس پر نظر کی ہو اور دوسرا اس کی اجازت سے اس کم اللہ کا ذکر کرتا ہو  
مگر چونکہ اس کے دل میں حجت دنیا ہے اسی لئے اس کا اتر نہیں ہوتا جناب رسول تقبل صلی اللہ علیہ  
آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دنیا وہی حاجت کیلئے اہل دنیا کو دیکھتا ہے تو تھیر احمدؓ اس کے  
ذین کا اکل سے جاتا رہتا ہے اہل دنیا سے وہی فقیر سوال کرتا ہے جو دنیا کا محتاج ہوتا ہے وہی فقیر ہوگا  
جو خداۓ تعالیٰ سے دور ہو گا۔ فقیر جو پھر ماتگتا ہے وہ سوائے خداۓ تعالیٰ کے اور کسی کا محتاج نہیں  
ہوتا الفقیر مَا يَحْتَاجُ إِلَى اللَّهِ كُلُّ شَيْءٍ يُحْتَاجُ إِلَيْهِ۔ تفسیر الحسن  
اور کسی کا محتاج نہیں ہوتا اور کل شئے اس کی محتاج ہوتی ہے فقیر کامل اپنے کو دنیا اور اہل دنیا کی  
طریقہ رجوع نہیں کرتا مگر اس وقت کو درگاہِ الہی سے دور ہوا اور شریشان اُس کا پیشو ایوا۔

## فیض مادرزاد کی حیات کا میہم

بہتے ہیں کہ ایک روز جناب سردار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت جبریل علیہ السلام  
سے پوچھا کہ اے جبریل! کوئی شخص فقیر مادرزاد بھی ہے جبریل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ

پھنس ہے کہ جس روز سے شکم مادر سے پیدا ہوا ہے بھبڑ زکر اللہ کے اور بچہ ہنس جانتا ہے شے عزیز  
لذاقی صُکر و سُتی میں خاہوش لب لبتبہ دامِ اسکوت رہتا ہے جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام  
سلام نے فرمایا کے جبکہ ہمارے پاس لاڈ جریں اُس دردِ لش کو سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام  
حضورِ مسیح اے آنحضرت نے اُس دردِ لش پر توجہ فرمائی تھیات کی اور فرمایا کہ اے دردِ لش تم نے  
کھانا بھی کھایا ہے دردِ لش نے عرض کی یا رسول اللہ کھانے پینے کی مجھے خبر ہنس جناب سرورِ کائنات  
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اکیلِ سُھنی گندم لیکر خشک زمین پر ڈال دیئے دہ اُسی وقت سرپیز ہو گئے اور انہیں  
خوشی لگ گئے اور خشکس ہو کر اُن سے خلا تیار ہو گیا۔ آپ نے اُسے پوا کر اُس کے نام تیار کرائے  
دردِ اُس دردِ لش کے سلے رکھ کر آپ نے اُس سے فرمایا کھاؤ وہ دردِ لش ارشادِ نبوی مسلمی اللہ علیہ  
الصلوٰۃ والسلام کے سلے رکھ کر آپ نے اُس سے فرمایا کہ تم اسی طرح کھایا کہ  
اے ہلِ کم بجا لایا اور وہ تمام روپیاں کھائیں اس کے بعد آپ نے اُس سے فرمایا کہ تم اسی طرح کھایا کہ  
اُس دردِ لش نے دستِ سببہ عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ مجھ پر رحمت کی افزاں دالیں تاکہ میں پھر عزیز و متفراً  
ہو، ہو کر حق سے مشغول رہیں درینہ میں کھانے پینے میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ جناب سرورِ کائنات علیہ  
الصلوٰۃ والسلام نے اُس دردِ لش پر رحمت کی نظر کی جس سے دہ دحدت میں عزیز ہو گیا۔

اسی طرح سے آپ کے بعض اصحاب کا یہ حال تھا کہ تسلی کو پانی میں گھوپ کر پیٹتے تھے تاکہ زکرِ اللہ میں  
سرج و لق نہ ہو ایکیس اس بات کا خوف برداشتکار بدار اسکی کام میں مشغول ہیں اور اسکا پرہار اخراج  
بزار رکھرہ سمجھ ذکرِ اللہ میں مشغول نہ ہو سکیں قدم قدم اسی کو کہتے ہیں فقیر کی پیٹی نشانی یہ ہے کہ اس  
کا دل ماسوئے انتہر سے پاک و صاف ہو جائے۔

أَلَّا تَشْوِحْ لَكَ صَدْرُكَ أَكَ أَبَيْضَرِهِ كِبَرِهِ نَمَّهَا إِسْعِيَةُ كَهْرِلَهِنْسِ زِيَاجِنْ لَفْسِ بالِكَلِ  
رِجَانَاهَمْ بِكَلِّ هَمْ عَلَيْهَا نَانِ فَيَقْعِيَ وَجْهُ رَبِّكَ دُدْلَاجَمَلِ دُدْلَالِكَلِرَامْ - کلی چیزیں نہ  
ہونے والی ہیں صرف تیرے رب کی ذات پاک باقی رہیں چہ صاحب عزت و عظمت ہے اسکی طرف رہنے تو  
ہے لِمَنِ الْمَلَائِكَةِ الْيَوْمَ حِلَالُ اللَّهِ الْوَاحِدِ الْقَدِيرِ - آج کس کی سلطنت ہے صرف اللہ واحد  
کی جو سب سے زیادہ نوت والا ہے اس پر ظاہر ہو گئے رکنِ ارادہ انسان کی گذر ہے نہ گدھے کی جس  
ذمہ دے جوں گہ لفڑا بر انسان ہی کیوں نہ ہو کیوں نکلے لفٹن بنز لہ کافر کے ہے اگر کافر کی ہمیشی میں کی

تقویٰ اور پرہیز کاری اور ریاضت و شفقت کرتا رہے کافر ہرگز عاجز نہ ہو گا اور اگر کوئی کافر کے نزدیک کلمہ طیبہ پڑھے ذکر جھہری کرے کافر ہر جز ہو جائیگا اور اس کی تہذیبی چھوڑ دے گا۔

## اُفضل مارہ کی مخالفت

جن اہل علم کو نفس سے خلاف نہیں ہے ملکہ اکھنیں اس سے اخلاص ہے وہ اس آیت کے مصداق ہیں۔ **أَتَأَمْرُونَ النَّاسَ بِالِّإِيمَانِ وَتَنْهَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَإِنَّمَا هُنَّ مُشْرِكُونَ اللَّهُ أَعْلَمُ** لَوْلَمْ يَقُولُوا نَحْنُ نَحْنُ نے لوگوں کو نیکی بتاتے ہیں اور خود اپنے آپ کو بھوٹے ہوئے ہو جانا کہ تم خدا کی کتاب بھی پڑھ رہے ہو کیا متعصیں اتنی بھی بمحظہ نہیں۔

طالب اللہ کا مقام حیرت توحید ہے مگر مقام حیرت و مقام حیرت اُش و مقام حیرت حرص و مقام حیرت ہوا و مقام حیرت فنا حیرت شرک و عنیہ غلبہ کثافت اور لقرہ حسرام کھانے سے پیدا ہو جاتے ہیں اور کامل نفس کشی ذکر سے حاصل ہوتی ہے۔

**لَا حَوْلَ لِلَّهِ إِلَّا قُوَّةٌ** اور در دشرا لین کثرت سے پڑھنی چاہئے اور حیرت توحید اشیاء و دیدار اور خلیلہ عشق و صحبت سے پیدا ہوتی ہے اور حیرت مختصر حسر کی وجہ سے مقام آنا میں پیدا ہوتی ہے اس کے درجے کیلئے تو بہ ناسخ غفار کثرت سے پڑھنی چاہئے اور حیرت اُنس مقام بحربتِ محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس کے درجے کے لئے مرقبے زیادہ کرنے چاہیں تاکہ طالب کے وجود میں غفلت جاتی رہے اور حیرت حرص مقام خناسِ خرطوم شیطان سے اہل اللہ کی جلسوں میں بیٹھنا اور زیارت قبور کرنی چاہئے تاکہ موت کی عبرت اور اس کے خون سے دل کی سیپاہی جاتی رہے اور مقام حیرت ہوا نفس پر دری اہل دنیا کی صحبت سے پیدا ہوتی ہے اہل دنیا کی دنیا صحبت ترک کرے تاکہ آرام سے بس رہے اور دل راشن ہو جائے اور حیرت فنا و فکر روز نیامت و لفڑا مقام حضور سے پیدا ہوتی ہے اسی لئے فرمایا گیا ہے **لَفَكَرْ سَاغَةٌ يَجْتَهِي صِنْ عِبَادَةٌ الْقَلِيلُونَ**۔ ایک طور پر کسی کی فکر کا جس داشت کی عبادت سے بہتر ہے۔

# فقراء کے اقسام

## فقیر پاچ قسم کے ہوئے ہیں

اول وہ فقراء جو اس آیت کے مصداق ہو سکتے ہیں وَلَكَ لَكُشْتُرُو إِيمَانَنَا فِيلِدَارِيَانِي  
بِالْقُوَّتِنَ تھم یعنی آئین کے بدایے دینا وہی نہیں تھا نہ خریدا اور بھجوئے ہوت کرو۔

چنانچہ فقراء تابع مرید بادشاہ اور نگز زب

دوم فقراء اہل فساد چنانچہ اہل بعثت دا سندراج

سوم فقراء اہل جہاد چنانچہ وہ فقراء کہ نفس کو مارتے اور اس سے جہاد کرتے ہیں مخفی لوجہ احمد۔

چہارم وہ فقراء کہ ددنوں جہاں میں خراب ہوتے ہیں چنانچہ جو گیان کفار

نہ علم نہ داشت نہ حقیقت نہیں ہے چوں کافر دردش کردینا دنہ ہیں

پنجم فقلے صاحب غرق واستغرق دشوق داشتی تیق ناینہما اللہ عز وجلہ فشنہ حجۃ اللہ تم جدھر منکر دوس دش

اک موجود ہے جیسا کہ حضرت ابراهیم خلیلہ الصلاۃ دا سلام نے فرمایا تھا انی بحث و حجۃ الالز بھی فضل

لشکرات دل الارض حینما دھما آنا من المشرکین یعنی بtors کو تھوڑا کر کر ہیں لے خدا کی طرف رجھئے کیا

ہنسے آسمان دزمیں کو پیدا کیا ہیں حق کا طالب ہوں شرک نہیں اسی طرح فقراء ہیں تصور پانچ قسم کے ہیں۔

ول صاحب تصرف دا ایں شریعت یہ علمائے خالی ہیں۔

ششم صاحب تصرف طریقت کے اسوانے اللہ کو طلاق دیتے ہیں اور نبی کا طلاق اپنی گردن میں ڈالتے ہیں۔

ہفتم صاحب تصرف طریقت کو حق تعالیٰ کا حق اپنی گردن سے ساقط کرتے ہیں۔

ہشتم صاحب تصرف صرفت خبرتے دم کی نفس کو خوش یوں کرنے کی وجہ سے دھمیتے

اور انتظار ہیں رکھتے ہیں یعنی نفس کی حرمت ہے الانتظار ایشل جن میں الموت انتظار ہوتے ہے بھی سخت ہے

نهم صاحب حراط استقیم صڑھا طالذین اَلْعَوَتْ عَلَيْهِمْ هم ایک راہ جلا جن پر تو نے احسان کیا۔

لوگ دالی والی دلی والی ہدایت غیر صاحب خلق الہی اور آتیہ کریمہ کے مصداق ہیں اکابر ان افیاء عن اللہ لا

**خُوفٌ عَلَيْهِهِ وَكَاهْجَهْ أَجْهَمْ لَوْنَ خَدَا كَهْ دَسْتُولَ پَرْ كُوْلَ غَمْ ازْرَدْ بَحْ نَهْنَسْ اَخْسَ كَيْ لَبْتْ**  
**صَدْبَتْ تَرْسَيْهِ بَهْ اَنَّ اَوْلَى اَبَقِيْيَ تَعْتَقَتْ قَبَابِلَهْ لَكَاهْغَهْ عَيْنِيْيُ سِيرَے اَدْلَى اَسَرِيْيَ كَبَرَى اَنَّفَرَ كَبَرَى اَبَقِيْيَ**  
**اَنَّمَحْجَعَ كَرَلَى چَاهِيْسْ (۱)، عَلَمْ (۲)، عَلَمْ (۳)، شَرَعْ (۴)، فَقَرَجَبَ يَهْ پَآچَوْلَ مَجْتَسَعَ ہُرْ جَاهِيْسْ کَيْ تَوْنَفَرَ كَوْدَلَجَبِيْيَ**  
**ہُوْلَى حَسْبَسْ یَهْ پَآچَوْلَ صَفَيْسْ ہُنَوْلَ اَسَے فَنَفَرَهَ نَهْنَا چَاهِيْيَ اَسَيْ اَسَيْ طَحَنَفَرَ كَوْپَآچَرِیْزَ تَرَکَ كَرَلَى چَاهِيْسْ (۵)، حَبِلْ**  
**(۶)، دَنَارَ (۷)، اَلِلَّا دَنَيَا (۸)، نَفَسْ (۹)، رَبِادَ كَفَرَ - رَبِادَ اَسَے رَجَعَاتَ خَلَقَ پَيدَ اَهْرَتَيَ ہے۔**

ان یادیں بیرون کر دوسری بیان صفتیں انتہیا رکنی چاہیں (۱)، تو کل علی اللہ (۲)، پامندی شریعت (۳)،  
 انہاں اَسْتَعْلَمُ بِنَيْ اَمَانَ اَنَّهُ نَفَسَ خَدَا کی اسنے ہے۔ (۴)، مرشد عارت باشد (۵)، محبت کلام کو حدیث کریں  
 اَسَدَ صَلَمَ اَسَدَ عَلِیَهِ زَالَهُ دَلَمْ عَلَمَ کیا ہے۔ رِفَق دِبِیْ خَواهَ ہے اور مرشد کیا ہے پیشوا رَاهَ ہے۔ اور ذکر و  
 سرفت کیا ہے ذار دَلَوْشَہِ ہر دُجَاهَا۔ اور فَقَرَ کیا ہے سلطنت لازداں۔ اور فَقَرَ کے کہتے ہیں کہ لوگوں کو ماسون  
 شر سے پاک و صاف کر جس طرح کو دھوکی پکڑ دل کو دریا میں دھوکر صاف کر دیا ہے کیونکہ کسی انسان کے  
 دَرَدَلَ تَوْرَسَ نَہْ ہیں۔

**مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ جَلِيلٍ صِنْ قَلْبَيْنِ قِيْ خَوْفِهِ۔ خَلَانِ كَسِيْ كَيْ سَيْسِيْسِ دَرَدَلَ نَہْ رَكْلَهِ۔**  
**عَلَيْهِ اَسَاصَبَ فَسِيْحَتِ اَسِ اَوْرَفَرَانَے صَاحَبَ کَا بَهْ نَفَسَ اَوْرَظَلَ اَسَدَ اَرْمَاسِرَانَے اللَّهَ سَعِيْرَ مَحَاجَ**  
**اَوْرَصَاحَبَ دَلَائِتَ ہِیْ خَدَا اَنَّهَا دَسْتَ اَوْرَیْ خَدَا کَهْ دَسْتَ اَللَّهُ وَلِيْ اَلَّذِيْنَ اَهْمَنَهُوا**  
**مُخْجَرُ جَهَنَّمَ مِنَ الظَّاهِرَاتِ اِلَى اَلَّتَّوْنَ خَدَا ان لوگوں کو دَسْتَ رَكْتَرا ہے جو ایران لَا نے اَنْجِیں کَفَرَ**  
**وَسَرِکَ سَعِيْلَ اَرَایَانَ دِلَقَنَ کَیِ دَشَنَیِسِ لَا اَبَے۔**  
**فَقَرَرَسِ بِاَيْخَ جَرِیْسَ نَہْ ہُرْلَنَ چَاهِیْسَا۔**

اول صور دراگ کہ یہ عادات کفار سے ہے کہ دہ بول کے سانے گاتے اور بھلتے ہیں۔

ہوم جھوٹ ایمان کو برداشت کرتا ہے۔

صوم۔ ذائقہ نفس کے لذاتِ نفسانی سے دل سیاہ ہوتا ہے۔

چھام بخت کی باتیں کیونکہ قہرِ الہی اور جناب سرورِ کائنات علیہ الصلاۃ ذات احمد کر، خشمہ مرے ہے

باجود ان تمام باتوں کے اگر کچھ کسی طالب پر <sup>نیز</sup> نظر کشادہ ہوتا ہے چاہئے کیا داہلی کی طرف رجوع کرے قرآن کریم کو ایسا پیشوں بنائے اور کسی زندہ دل عزت دقطب کے مزار پاک پر حاضر ہذکر جو عکس کے اور جو کچھ قرآن بحیدر یاد ہو <sup>پڑے</sup> وہ صاحب قبر اق کی طرح مجلسِ محمدی سلی اللہ علیہ وسلم میں ہیوپی کر توحید میں عزت کرے گی اور منزل رفقہ دکو ہیوپی خادمے گی اور اب مجلسِ محمدی صلیعہم میں ہیوپیکر جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض مرد من کرے دہاں ہے جو کچھ علم ہو اس پر ثابت قدم ہے۔

إِذَا تَحْتَيْتُ الْأَرْضَ إِلَّا مُؤْمِنٌ فَإِنْجِينُونَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُوْصِ جَبَّ تَمَّ  
اپنے کاہوں میں حیران دپن شاہزاد بوجاؤ تو اہل قبور سے یہ ردلو۔ اس کا یہی مطلب ہے وصلی اللہ تعالیٰ علی سول خلیفہ محمد زر اعلیٰ آلہ واصحابہ ابھی اجمعین  
وَصَالَوَ فِي قَبْرِ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝

تمست پاک شیخ

آنساںہ علیب سے نیک پوتھ بیک حضرت سیدنا حافظ حاجی وار

